Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

67

شہوت و حفظانِ صحت

پبلشرز
نیو انڈیا پبلشنگ کمپنی لاہور

67

سول ایجنٹس
گورداس کپور اینڈ سنز بک سیلرز اینڈ پبلشرز
انارکلی - لاہور

قیمت ۹/۱ ـ

2/41

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ओ३म्
पुस्तक संख्या 2/६९ 7 5/41 5/41
पञ्जिका-संख्या.... 23216
पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई सज्जन पन्द्रह दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

67

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम शहरियत व हिफ़ज़ाने सेहत

लेखक शिक्षा विभाग

प्रकाशन वर्ष 1929

आगत संख्या 67

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جملہ حقوق محفوظ ہیں

شہریت

حفظانِ

23296
96
67;U
CHECKED
Initial

برائے

حصہ مڈل ورنیکولر و اینگلو ورنیکولر سکولز

منظور کردہ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب

بطور ٹیکسٹ بک بحکم سرکلر لیٹر نمبر ۱۵۵۱ سی مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۹ء ۱۹۳۸

منظور کردہ سررشتہ تعلیم صوبہ دہلی بطور ٹیکسٹ بک مطابق سرکلر نمبر ۱۸۵۵ ۱۴ فروری

ترمیم شدہ مطابق نئی ریفارم ۱۹۳۷ء

نیو انڈیا پبلشنگ کمپنی بیرون موری دروازہ لاہور

سول ایجنٹ گورداس کپور اینڈ سنز انارکلی — لاہور

بار چہارم — تعداد ۲۰۰۰ — قیمت 0-9-6

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سائز کتاب = ۲۰×۳۰/۱۶

وزن کاغذ = ۳۰ پونڈ

وزن کاغذ آرٹ پیپر برائے تصاویر } ۴۵ پونڈ ولایتی

وزن کاغذ ٹائیٹل = ۶۰ پونڈ

67;U

[illegible]ویر

۱۔ سکاؤٹ سوشل سروس۔
۲۔ شہنشاہ ملک معظم جارج ششم۔
۳۔ سنٹرل اسمبلی ہال (دہلی)۔
۴۔ پنجاب کی انہار۔
۵۔ نقشہ ہندوستان ملکی تقسیم مطابق گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء۔
۶۔ نقشہ گورنمنٹ آف انڈیا سٹیٹ ریلوے
۷۔ ٹیکہ چیچک۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین

نمبر شمار		مضمون	صفحہ
۱	پہلی فصل	تعاون یا اشتراک عمل	۷
۲	دوسری فصل	ضبط و تعاون کی مثالیں	۲۰
۳	تیسری فصل	سکاؤٹ تحریک	۲۹
۴	چوتھی فصل	حکومت اور اُس کے اقسام	۴۸
۵	پانچویں فصل	لوکل سلف گورنمنٹ یا مقامی سوراج	۸۱
۶	چھٹی فصل	قانون ساز مجلسیں	۹۲
۷	ساتویں فصل	محکمہ انصاف و امن	۱۱۹
۸	آٹھویں فصل	ٹیکس	۱۳۶
۹	نویں فصل	برطانوی حکومت کی سرگرمیاں	۱۴۳
	دوسرا حصہ حفظان صحت		
۱۰	پہلی فصل	قوانین حفظان صحت	۱۸۹
۱۱	دوسری فصل	وبائی امراض اور اُن کا علاج	۲۱۲
۱۲	تیسری فصل	متعدی امراض	۲۲۹
۱۳	چوتھی فصل	خوراک	۲۴۳
۱۴	ضمیمہ جات		۲۵۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیباچہ

یہ ایک مُسلمہ حقیقت ہے۔ کہ ہر مُلک کے لوگوں کے لئے اپنے وطن کا طرزِ حکومت اور آئین و قانون کی موٹی موٹی باتیں جاننا اور اپنے حقوق و فرائض کو پہچاننا بڑا ضروری ہے۔ چنانچہ دُوسرے ملکوں کے لوگ اپنی ذمہ داریوں سے پُوری طرح واقف ہوتے اور جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کا طرزِ حکومت کیسا ہے۔ حکومت کی طرف سے کِس قِسم کے قوانین نافذ کئے جاتے ہیں ملک کے اِنتظام میں ہمارا کِس قدر دخل ہے نیک اور فرض شناس شہری کے فرائض کیا کیا ہیں۔ اور ہم کِس طرح حکومت سے اپنے حقوق طلب کر سکتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں ابھی تک یہ باتیں جاننے کا شوق پیدا نہیں ہوُا اور عام لوگ تو ایک طرف رہے۔ اچھّے اچھے تعلیم یافتہ اشخاص بھی حکومت کے آئین و دستور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور شہریوں کے فرائض کے متعلق ابتدائی باتیں بھی نہیں جانتے +

علمی ترقی کے اس دور میں آئین حکومت اور شہری حقوق نے ایک خاص علم کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ جسے علم شہریت کہتے ہیں۔ یورپ کی مختلف زبانوں میں اس علم کے متعلق بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور وہاں کے مدرسوں میں اس کی تعلیم ضروری سمجھی جاتی ہے کیونکہ شہریت کے اصولوں سے آگاہی حاصل کئے بغیر بچوں کی تعلیم نکمل نہیں ہو سکتی۔ بڑی مسرت کا مقام ہے کہ پنجاب کے محکمۂ تعلیم نے بھی ثانوی مدارس کے طلبہ کے لئے اس علم کا مطالعہ ضروری قرار دیا ہے۔ اور اب پنجاب کے تمام اسکولوں میں علم شہریت بطور ایک علیحدہ مضمون کے پڑھایا جاتا ہے +

یہ مختصر سی کتاب جس میں ہندوستان کے نئے طرز حکومت۔ شہریوں کے فرائض اور حقوق کے متعلق تمام ضروری باتیں آگئی ہیں۔ ثانوی مدارس کے طلبہ کے لئے لکھی گئی ہے۔ ہم نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کتاب میں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے۔ کہ دقیق اور مشکل مسائل کو بھی سیدھی سادی اور عام فہم زبان میں بیان کر دیا جائے۔ ہر سبق کے خاتمہ پر امتحانی سوالات ہیں۔ جن سے طلبہ کو سبق دہرانے میں بڑی مدد ملے گی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ امتحان میں کِس قسم کے سوالات آیا کرتے ہیں ؞

اس کِتاب کے پہلے ایڈیشن میں پُرانے آئین حکومت کا تذکرہ تھا۔ دوسرے ایڈیشن میں نئے نظامِ حکومت کے مطابق اس میں بہت سی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ کِتاب بچّوں کے اندر باہمی اتحاد۔ ضبط ونظم اور سکاؤٹوں کا سچّا جذبہ پیدا کرنے میں ممدو معاون ثابت ہوگی۔ اور وہ نیک شہری بننے کی کوشش کریں گے ؞

مصنّف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہریت

پہلی فصل

تعاون یا اِشتراک عمل

باہمی میل جول اِنسان کی طبیعت کا خاصہ ہے۔ اس آپس کے میل جول کی طفیل ہی انسانوں نے بنوں اور جنگلوں کی جگہ شہر بسائے۔ تہذیب اور ترقی کے راستہ پر قدم مارے۔ اور ایسی ایسی اِیجادیں کیں جنہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمجھو۔ کہ انسان کی زندگی کا انحصار سوسائٹی یا جماعت پر ہے۔ اور سوسائٹی کا انتظام باہمی تعاون اور تنظیم سے ہی چل سکتا ہے۔ ہر انسان کے کچھ حقوق سوسائٹی پر ہیں۔ اور اس پر سوسائٹی کی جانب سے چند فرائض بھی عائد ہوتے ہیں۔ شہریت کا علم افراد اور سوسائٹی کے اپنے حقوق و فرائض کی تشریح کرتا ہے ؞

شہریت انگریزی لفظ سوکس (Civics.) کا ترجمہ ہے۔ جو لاطینی زبان کے لفظ سیوٹس (Civitus) سے بنا ہؤا ہے اور جس کے معنی شہر کے ہیں۔ سولیزیشن یا تہذیب اور سول یعنی شہری اور ملکی وغیرہ اسمائے مشتق اسی لفظ سے بنائے گئے ہیں اس لئے ایسا علم جو انسان کو پابند قانون امن پسند۔ مہذب اور نیک شہری بننے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ شہریت یا سوکس کہلاتا ہے ؞

علم شہریت کا مقصد | زمانۂ قدیم میں انسان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علیحدگی کی زندگی بسر کرتا تھا۔ اس کی ضروریات
کتنی کم تھیں۔ اسے گرد و پیش کے حالات
معلوم کرنے کے لئے بہت دوڑ دھوپ
نہیں کرنی پڑتی تھی۔ سادہ زندگی اور روحانی
ترقی اس کا مدعا تھا۔ وہ اپنی سوسائٹی کے
ہر فرد - انجمنوں اور ان کے نظام ترکیبی
سے اچھی طرح واقف تھا۔ لیکن جوں جوں زمانہ
بدلتا گیا۔ اس کی حالت بھی بدلتی گئی۔ پہلے
وہ صرف اپنی جائے پیدائش کو اپنا وطن
سمجھتا تھا۔ اب دوسرے لوگوں کے میل جول
کی بدولت تمام ملک کو اپنا وطن خیال
کرنے لگا۔ یعنی بیرونی طاقتوں نے اس
کے زاویۂ نگاہ میں اچھی خاصی تبدیلی پیدا
کر دی۔ اس عرصہ میں سائنس اور دیگر
علوم نے کافی ترقی کر لی۔ اور پیام رسانی
اور رسل و رسائل کے وسائل نے دنیا میں
ایسی تبدیلی پیدا کر دی۔ کہ انسان نہ صرف
اپنے ملک کو بلکہ تمام دنیا کو اپنا وطن خیال
کرنے پر مجبور ہوگیا۔ دیکھو۔ آج اگر ہندوستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں گندم کی فصل تباہ ہو جائے۔ تو اِس کا اثر یورپ کی تجارتی منڈیوں پر جا پڑتا ہے۔ اور اناج کا بھاؤ چڑھ جاتا ہے۔ یا اگر امریکہ میں کپاس کی فصل عمدہ نہ ہو۔ تو مانچسٹر کے کارخانوں میں ہل چل مچ جاتی ہے۔ اور ہندوستان میں لٹھے ململ کی قیمت بڑھ جاتی ہے ؛

اس زمانے میں ملکوں اور قوموں کے تعلّقات ایک دُوسرے کے ساتھ کچھ ایسے وابستہ ہوگئے ہیں۔ کہ ان کا جُدا ہونا بہت مشکل ہے۔ ایک کا نفع دوسرے کے نفع میں شامل ہے۔ اور دوسرے کا نقصان پہلے کے نقصان میں ہے۔ اِس لئے پہلے جہاں انسان کے لئے اپنی سوسائٹی کے نظام اور قوانین کے سمجھنے کی ضرورت تھی۔ اب دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے تعلّقات سے اور ان کے طرزِ حکومت سے واقفیت رکھنا نہایت ضروری ہوگیا ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قرونِ وسطیٰ تک بادشاہ مطلق العنان ہوتے تھے۔ اُنیسویں صدی کے آخری حصّہ میں لوگوں نے آزادی کی قدر وقیمت کا صحیح اندازہ لگایا۔ جمہور نے حکومت خود اختیاری یعنی سوراجیہ حاصل کرنے کے لئے ہر قِسم کی قربانیاں کیں۔ آخر اِن کو کامیابی ہوئی۔ اور سب سے اعلیٰ حکومت وہ خیال کی جانے لگی۔ جو لوگوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ اور لوگوں کے مفاد کے لئے کام کرے۔ پس جمہوری حکومت کو صحیح طریقوں پر چلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ لوگوں کو اس قِسم کی تعلیم دی جائے۔ کہ وُہ حکومت کے متعلق اپنی ذمّہ داریوں کو بخوبی سمجھ سکیں۔ اور اِنہیں معلوم ہو۔ کہ حکومت کی کل کِس طرح چلتی ہے۔ تاکہ ہر شخص ایک پُرزہ کی حیثیت سے اس کل کو چلانے میں اپنا فرض ادا کر سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج کل شہریت کا علم سیکھنا بڑا ضروری ہے۔ اور مدرسوں میں اس کی تعلیم دی جاتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انسانی فطرت اور سوسائٹی میں زندگی بسر کرنا۔

انسان سوسائٹی کے بغیر محض حیوان ہے۔

حیوانات ہی سوسائٹی کے بغیر گزارہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے کسی قسم کے انتظام کی ضرورت نہیں۔ لیکن ان میں سے بعض نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ کہ ان میں بھی سوسائٹی کے قائم کرنے کا احساس پیدا ہوگیا ہے۔ چنانچہ شہد کی مکھیوں اور چیونٹیوں نے اپنی ضروریات اور انتظام کے لئے اپنی حدود کے اندر جدا جدا سوسائٹیاں قائم کر لی ہیں۔ اور باہمی تعاون سے اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ اسی طرح قدرت نے حضرت انسان کی سرشت میں یہ بات ڈال رکھی ہے کہ وہ اپنے آرام۔ اپنے مفاد اور اپنے بچاؤ کے لئے سوسائٹی میں زندگی بسر کرے جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ شروع سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی اپنا کنبہ بنا کر زندگی بسر کرتا چلا آیا ہے - اور اپنی بیوی - بال بچّوں - رشتہ داروں اور نزدیکیوں سے کبھی علیحدہ نہیں ہُوا ہے شروع شروع میں انسان اپنے جانوروں اور مویشیوں کے لئے گھاس اور پانی کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتا تھا اور خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتا تھا - مگر موذی اور شکاری جانوروں کا خوف ہر وقت اسے تنگ کرتا رہتا تھا - اس لئے اِسے اپنی حفاظت کے لئے دُوسرے کنبوں اور قبیلوں کے ساتھ تعاون کرنا پڑا اور چند مجلسی اور تمدّنی قانون وضع کرنے پڑے جو مختلف قبیلوں کے رسم و رواج پر مبنی تھے - اگر برادری میں سے کوئی شخص کسی رسم یا رواج کو توڑنے کی جرأت کرتا تھا تو باقی ممبر اِسے سزا دیتے تھے - غرض شروع ہی سے اِنسان دُوسری ہستی کا محتاج رہا ہے - اس وقت انسان تہذیب و تمدّن کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ پر پہنچ چکا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور باقاعدہ حکومتوں کے قائم ہونے سے
دُشمنوں سے محفوظ ہے۔ مگر اس کا دائرہ
عمل اتنا وسیع ہے۔ کہ وہ اب تمام دنیا
کو اپنا وطن اور مختلف ملکوں کے باشندوں
کو اپنا بھائی بند تسلیم کرنے پر مجبور ہوگیا
ہے۔ یعنی اس کی سوسائٹی کی حد بہت
بڑھ گئی ہے۔ اور وہ اس حد سے باہر
نہیں جا سکتا ✣

خود غرض لوگوں کا انتظام

ہم دیکھتے ہیں
کہ دنیا کی ہر
ایک شے اپنی ہستی اور قیام کے لئے
دُوسری اشیا کی ہستی کی محتاج ہے۔
اور خدا نے ہر جاندار کو قربانی کا جذبہ عطا
کر رکھا ہے۔ پھر بھی بدقسمتی سے چند
اشخاص دُوسروں کو مار پیٹ کر یا دھوکا
دے کر اِن کا مال ہضم کر لینے کی کوشش
کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں اِن کے انتظام
کے لئے کئی پابندیاں عائد کرنی پڑتی ہیں۔
اگر ایسا نہ کیا جائے تو سوسائٹی اور حکومت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا شیرازہ بکھر جاتا ہے - غریبوں اور کمزوروں کے لئے زندگی دوبھر ہو جاتی ہے اسی لئے سیاسی۔ مذہبی۔ تمدنی اور اقتصادی مجالس کے منتظمین کو خاص اختیارات دئے جاتے ہیں جن پر عمل کرانے سے ایسے اشخاص قابو میں لائے جاتے ہیں۔ ذرا اپنے گاؤں کی طرف خیال کرو۔ کہ کس طرح سے کمہار قوم اپنے افراد کو اپنی برادری کے قانون پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص ناجائز طریقے سے اپنے بھائی بند کو تنگ کرتا ہے یا وعدہ پورا نہیں کرتا تو اُسے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ اگر اس پر بھی وہ اپنے چلن کو دُرست نہ کرے تو اسے برادری سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ علیحدگی کی زندگی اس کے لئے نہایت مشکل ہے۔ مجبوراً اسے اپنے قصور کے لئے معافی مانگنی پڑتی ہے پس خود غرض اشخاص کو ضبط کے ماتحت لانے کے لئے خاص کوشش کرنی پڑتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اسی طرح حکومت آزادی کے ساتھ ساتھ رعایا کو امن پسند شہری بنانے کے لیئے قانون اور سرکاری ضوابط پر عمل کروانا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور پولیس اور انصاف کے محکمے قائم کرتی ہے ۔

ضبط اور تعاون قانون کی پابندی کا دوسرا نام ضبط ہے۔ جب تک قانون کی پابندی اور اُس کی حفاظت نہ کی جائے گی ملک میں امن وامان قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اِس لیئے کوئی حکومت اُس وقت تک قائم نہیں رہ سکتی جب تک ملک میں امن وامان نہ ہو۔ اور لوگ امن کی برکتوں سے مستفید نہ ہوں۔ مگر اس مطلب کے لیئے باہم مِل جُل کر مختلف قسم کے کاروبار اور بود و باش کے طریقوں کو سرانجام دینے کے لیئے باہمی تعاون کی ضرورت ہے۔ اس لیئے جب تک کسی سوسائٹی یا حکومت کے پاس خاص اختیارات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ ہوں گے۔ اور لوگ باہمی تعاون سے کام نہ لیں گے کامیابی سے مل جل کر رہنا بہت مشکل ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ تعاون کے بغیر ضبط چنداں کار آمد ثابت نہیں ہوسکتا

باہمی تعاون کی ضرورت

دُنیا کے مشہور سائنس دان مسٹر ڈارون نے اپنی تحقیقات اور عملی تجربوں کی بنا پر یہ اصول قائم کیا کہ دُنیا کے اندر صرف زبردست ہستی زندہ رہ سکتی ہے کیونکہ وہ حالات کے تبدیل ہو جانے سے اپنے آپ کو حالات کے موافق ڈھال سکتی ہے۔ مثلاً خوراک میں کمی واقع ہو جائے، تو کمزور بھوک کے مارے مر جائیگا اور زبردست اس مصیبت کو برداشت کرلے گا۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ بعض کمزور ہستیاں بھی بچ جاتی ہیں۔ کیوں؟ وہ آپس میں متحد ہوکر بیرونی حملوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ انسان بھی موذی جانوروں کی نسبت کمزور ہے۔ مگر اس نے اپنی عقل کی بدولت ایسے ہتھیار بنا لئے۔ جن سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ اِن کا مقابلہ آسانی سے کر سکتا ہے۔
پس دنیا میں وہی ہستی یا قوم زندہ رہ سکتی
ہے۔ جو باہمی تعاون سے کام لیتی ہے۔ جن قوموں
نے تنظیم اور باہمی تعاون سے کام نہیں لیا
وہ تباہ ہوگئیں۔ اور آج اِن کا نام و نشان
بھی نہیں ملتا۔ اسی لئے اس وقت تمام
صنعتی۔ اقتصادی اور زرعی جماعتیں اپنی اپنی
تنظیم میں مشغول ہیں۔ مزدور طبقہ اپنی مجالس
کے اندر رہ کر کام کرتا ہے۔ سرمایہ دار اپنی
انجمنوں کے قواعد کے مطابق اپنا کاروبار
چلا رہے ہیں۔ اور دونو مِل کر معاشرتی ترقی
اور قومی دولت کے بڑھانے میں مشغول ہیں
محکمہ امداد باہمی اِمدادی انجمنوں کے ذریعے
زرعی تنظیم کر کے اپنے ملکوں کی خوش حالی
بڑھا رہا ہے۔ لیکن اگر یہ انجمنیں اپنے ہی
ممبروں کو فائدہ پہنچائیں۔ اور مقابل انجمنوں
کے کام میں روڑا اٹکائیں تو ملک کی ترقی
ناممکن ہے +

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مِل جُل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر زندگی بسر کرنے کے لئے تعاون ضروری چیز ہے۔ تعاون کے بغیر ضبط سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ؞

سوالات

۱ شہریت سے کیا مراد ہے؟ اور وہ کن امور پر بحث کرتا ہے؟

۲ شہریت کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

۳ کہا جاتا ہے کہ سوسائٹی میں زندگی بسر کرنا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اس پر بحث کرو۔

۴ خود غرض لوگوں کی سرگرمیوں پر پابندیاں لگانے کی کیوں ضرورت ہے؟

۵ ضبط اور تعاون سے کیا مراد ہے؟ اور مل جل کر رہنے کے لئے ان کی کیوں ضرورت ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسری فصل

ضبط و تعاون کی مثالیں

ضبط و تعاون کی پہلی مثال۔ "ہمارا گھر"

ذرا گھر کی طرف خیال کرو۔ دیکھو۔ کس طرح باپ صبح سے شام تک محنت کر کے روزی کماتا۔ بال بچوں کی پرورش کرتا اور سارے کنبے کا بوجھ سر پر اُٹھاتا ہے۔ کیا وہ اکیلا اس اہم کام کو سرانجام دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کی بیوی اس کے لڑکے بالے اور نوکر چاکر اس کی مدد کرتے ہیں۔ اور وہ ضروری امور میں اپنی بیوی سے صلاح مشورہ لیتا اور اس کی رائے پر عمل کرتا ہے۔ اگر گھر کے سب ممبر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ علیحدہ بنائیں اور باپ کے حکم کی پروا نہ کریں۔ تو گھر کا کام کیسے چلے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ اِتفاق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

/۹۱ 7/27 22296

67

میں بڑی برکت ہے ٭

کہانی ایک بوڑھے کے تین بیٹے تھے۔ مگر خود غرض، کاہل اور سست۔ ایک دن باپ نے لکڑیوں کا ایک گٹھا منگوایا اور لڑکوں کو توڑنے کے لئے کہا۔ سب نے باری باری زور آزمائی کی۔ مگر ناکام رہے۔ اب اس نے گٹھے کو کھلوا کر ایک ایک لکڑی ان کے ہاتھ میں دے دی۔ اور توڑنے کے لئے حکم دیا۔ باپ کے منہ سے توڑنے کا لفظ سنتے ہی اُنہوں نے اپنی اپنی لکڑی کے کئی ٹکڑے کر دئے ٭

بوڑھے باپ نے کہا۔ میرے بیٹو! تم نے دیکھا۔ کہ لکڑیاں اکٹھی بندھی ہوئی تھیں۔ تم نے کتنا زور لگایا مگر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ دوسری دفعہ جب یہ جُدا جُدا ہوگئیں تو تمہارا داؤ چل گیا۔ اسی طرح جھاڑو کی سینکوں کا حال ہے۔ جب تک وہ اکٹھی رہتی ہیں۔ مفید ثابت ہوتی ہیں لیکن جب بکھری ہوئی ہوں تو کسی مصرف

पुस्तकालय गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی نہیں ہوتیں۔ پس اگر تم دنیا میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو باہم متحد ہو کر کام کرو۔ اور باہمی تعاون سے کام لو۔ کیونکہ یہ ایک ایسا اوزار ہے۔ جس کے استعمال سے انسان ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوتا ہے ؛

مشترکہ خاندان کا طریقہ

ابتدائی زمانہ سے ہی ہمارے ملک میں مشترکہ خاندان کا طریقہ رائج ہے۔ جس کے مطابق گھر کا ہر ایک رکن خواہ باپ ہو۔ یا بیٹا۔ ماں ہو یا بیٹی۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہنسی خوشی اپنا فرض ادا کرتا ہے۔ ذرا گاؤں میں جاکر دیکھو کہ یہ لوگ کس طرح خوشی اور غمی کے وقت سب متحد ہو کر ایک دوسرے کا بوجھ بٹاتے ہیں۔ فی الواقع ایسے گھرانے دنیا میں بہشت کا نظارہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب گھر میں خود غرضی۔ کاہلی اور نا اتفاقی قدم جما لیتی ہے تو اس کنبے کی زندگی تلخ ہو جاتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ گھر کے بزرگ یعنی بادشاہ کے احکام کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ اس کا ضبط خراب ہو جاتا ہے۔ بچے۔ نوکر۔ چاکر جو اس کی رعایا کی مانند ہیں۔ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور اس کی وزیر یعنی بیوی سلطنت یعنی گھر کے نظم و نسق میں کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس چھوٹی سی ریاست کا سب کھیل بگڑ جاتا ہے۔ پس اگر تم کامیاب زندگی بسر کرنا چاہتے ہو۔ تو باپ کے ضبط کو قائم رکھو باہمی تعاون سے کام لو اور قانون کے ماتحت رہ کر گھر کی مشترکہ زندگی کے نظام میں فرق نہ آنے دو۔ اس طرح سے تم نہ صرف اپنے کنبے بلکہ اپنی قوم اور ملک کے لئے مفید ثابت ہوگے ؞

دوسری مثال مدرسوں میں بچوں کی تعلیم کا انتظام اور ان کی نگرانی کا کام ہیڈ ماسٹر اور اس کے عملہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور وہ مدرسہ پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس طرح حکومت کرتے ہیں جس طرح گورنر اپنی کونسل کی مدد سے صوبہ پر۔ اگر اُستاد دِل و جان سے اپنے افسر کے احکام کی پیروی نہ کریں۔ اور طالب علم مدرسہ کے ضوابط پر عمل پیرا نہ ہوں تو پھر اس مملکت کا کیا حال ہو۔ اسی لیئے اس مملکت کے لئے بھی ضبط و تعاون اور قانون و نظم کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسا کہ گھر کے اِنتظام کے لئے۔

مدرسہ سوراج کی تعلیم کا سنگِ بنیاد ہے

بچہ جب مدرسہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کا سکول کے لڑکوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو ایک ذمّہ وار ہستی اور اس گروہ کا ایک رُکن محسوس کرتا ہے۔ دورانِ تعلیم میں وہ اپنے ہم جماعتوں سے نیک برتاؤ کرتا ہے اُستادوں کی خدمت بجا لاتا ہے۔ اور ذمّہ دار شہری بننے کے لئے فرائض ادا کرنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا سبق سیکھتا ہے۔ لیکن یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ آج کل کے بچّے چند برس کے بعد بچّے نہ رہیں گے۔ بلکہ نوجوان بن کر گھر بار کی حکومت کا کام سنبھالیں گے۔ شہری اور ملکی انتظام میں حصّہ لیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچّوں کو مدرسوں میں عملی شہریت کی تعلیم دی جائے۔ اور وہ جمہوری حکومت کے اصولوں سے بخوبی واقف ہو کر دنیا میں داخل ہوں۔ اس مطلب کے لئے ہر مدرسہ میں طالب علموں کی ایک مقامی جماعت قائم کی جائے جو شریر لڑکوں کو مدرسے کا اچھا شہری بنائے۔ مدرسے کا ضبط قائم رکھے۔ کمزور اور غریب لڑکوں کی مدد کرنا اپنا فرضِ منصبی خیال کرے ایسی جماعت جس کے ممبروں کا چناؤ بذریعہ انتخاب ہونا چاہیئے۔ تاکہ بچّوں کو اپنی رائے کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے۔ اور وہ بڑے ہو کر انتخاب کے موقع پر بے رو رعایت اپنی رائے کا استعمال کر سکیں۔ اُن ممالک کے باشندے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو اس وقت جمہوری حکومت کے لطف سے
واقف ہیں رائے وہی کے حق کو بڑی
قدر اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔

تیسری مثال "کھیل کا میدان"

کھیل کے میدان میں تم دیکھتے
ہو کہ کھلاڑی کس جانفشانی کے ساتھ کھیلتے ہیں
کپتان جو حکم دیتا ہے اسے بسر و چشم منظور کرتے
ہیں۔ اور دل و جان سے اپنی عزت برقرار
رکھتے ہیں۔ یہی تعاون ان کو کامیابی کی منزل
پر پہنچاتا ہے۔ جو کھلاڑی اپنے کپتان کے جذبہ
کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ اور کھیل کے
قوانین پر پوری طرح عمل کرنے سے جی
چُراتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ریاست بڑودہ کی
کرکٹ کی ٹیم نے کسی مشہور ٹیم سے مقابلہ
کی ٹھانی۔ مگر جب وقت مقررہ آ پہنچا تو
اس ٹیم کا ایک زبردست کھلاڑی کسی خاص
وجہ سے حاضر نہ ہو سکا۔ کپتان بہت فکر
مند ہُوا۔ اور سوچنے لگا کہ اب ضرور بے عزتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوگی۔ بڑودہ کے مہاراجہ صاحب بھی میچ دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ کپتان کو مغموم دیکھ کر پوچھنے لگے کیا ماجرا ہے؟ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔

مہاراجہ صاحب نے کہا۔ فکر مت کرو۔ میں اس کھلاڑی کی جگہ کھیلنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اسی وقت ٹیم میں شامل ہو کر دوسرے کھلاڑیوں کی طرح اپنا فرض ادا کرنے لگے۔ ٹیم کا حوصلہ بڑھ گیا۔ اور اس نے باآسانی مخالف ٹیم پر فتح حاصل کر لی۔

کپتان مہاراجہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگا۔ آج کی فتح صرف آپ کے طفیل حاصل ہوئی ہے۔ مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ فتح صرف اس جذبہ کا نتیجہ ہے جس کا اظہار ہم سب نے مل کر کھیل کے میدان میں کیا ہے۔ اس لئے کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضبط اور تعاون سے کام لو۔ اور آئین و قوانین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی پیروی کرو۔ کیونکہ دنیا کے بڑے بڑے جرنیلوں مثلاً ڈیوک آف ویلنگٹن ۔ کلائو۔ نپولین وغیرہ نے کھیل کے میدان میں تربیت پائی۔ اور اپنے میں وہ صفات حسنہ پیدا کیں۔ جن کے باعث آج تک ان کا نام دُنیا میں مشہور ہے ٭

سوالات

۱۔ ثابت کرو۔ ضبط و تعاون کی پہلی مثال ہمارا اپنا گھر ہے ٭

۲۔ اس خیال کی تائید میں دلیلیں پیش کرو کہ مدرسہ سوراج کی تعلیم کا سنگ بنیاد ہے ؟

۳۔ کھیل کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے ؟

۴۔ کسی کہانی کے ذریعے بتاؤ۔ کہ اتفاق میں بڑی برکت ہے ؟

۵۔ مشترکہ خاندان کے طریقے سے کیا کیا فائدے ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیسری فصل

سکاؤٹ تحریک

اِنسانی زِندگی کا نصب العین ہمدردی ہے

ایک بزرگ کا قول ہے کہ ہمدردی کا درجہ عبادت سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ عبادت کا اصلی مقصد تو دِل کی دُرستی اور باطِن کی صفائی ہے ورنہ ذات باری ہماری عبادتوں اور دُعاؤں سے بے نیاز ہے۔ اُس کی فیاضیوں اور بخششوں کا دروازہ اِن لوگوں پر بھی جو اُس کی ہستی سے منکر اور خدائی دعوے کرتے ہیں کبھی بند نہیں ہوتا ہے مگر اس کی بنائی ہوئی کائنات اور غریب مخلوق کی راہ میں خرچ کرنا اور اُس کے کام آنا خدا کو بہت پسند ہے ؏

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابراہیم بن ادھم کی نسبت مشہور ہے
کہ وہ رات دن لوگوں کی خدمت میں
مصروف رہتے تھے۔ ایک دن انہوں نے
خواب میں فرشتہ کے ہاتھ میں ایک فہرست
دیکھی۔ اور پوچھا کہ یہ فہرست کیسی ہے
فرشتہ نے جواب دیا کہ یہ اُن لوگوں
کی فہرست ہے جو خداوند تعالےٰ سے محبّت
کرتے ہیں۔ جب ابراہیم بن ادھم نے
اِس فہرست میں اپنا نام نہ پایا تو وُہ
حیران و ششدر رہ گیا۔ اور کہنے لگا کہ
مَیں دِن رات خلقِ خدا کی خدمت کرتا ہوں
مگر میرا نام پھر بھی اس فہرست میں شامل نہیں
دُوسری رات پھر وہی فرشتہ فہرست
ہاتھ میں لئے خواب میں دِکھائی دِیا۔ ابراہیم بن
ادھم نے پُوچھا کہ یہ فہرست کیسی ہے؟
فرشتہ نے جواب دِیا کہ یہ فہرست آن
آدمیوں کی ہے۔ جن سے خدا محبّت کرتا
ہے۔ جب ابراہیم بن ادھم نے اس فہرست
کو دیکھا تو اپنا نام سب سے پہلے لکھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہؤا پایا۔

اس کہانی کا یہ مطلب ہے کہ خدا صرف اُن لوگوں سے محبّت کرتا ہے جو اس کی مخلُوق سے ہمدردی کرتے ہیں۔ جو ناداروں کے کام آتے ہیں۔ اور جو یتیموں اور بے کسوں کی غور و پرداخت کرتے ہیں۔ انہی اصُولوں پر بوائے سکاؤٹ اور گرل گائیڈ تحریکوں کی بنیاد رکھّی گئی ہے تاکہ ہمارے بچے اپنے لئے اپنے ملک کے لئے بلکہ ہر انسان کے لئے مفید ہستیاں ثابت ہوں۔

سکاؤٹ کی تعریف

سکاؤٹ کے لغوی معنی جاسوس کے ہیں۔ چونکہ حکومتوں اور فوجوں کو زیادہ تر جاسوسی کے کام سے واسطہ پڑتا تھا۔ اس لئے ایسے سپاہی کو جو جنگ کے دَوران میں دُشمن کے حالات اور اس کی حرکات و سکنات کے متعلق پُوری واقفیت حاصل کر کے اپنے افسروں کو اطّلاع دیتا تھا سکاؤٹ کے نام سے پُکارا جاتا تھا۔ مگر اصطلاح میں سکاؤٹنگ ایک قسم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی تعلیم ہے جس کے ذریعے ملک میں ایسا انقلاب پیدا کیا جاتا ہے کہ وہاں کے باشندے اپنی ذاتی راحتوں اور اُمنگوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے وطن، اپنے بادشاہ۔ اپنی قوم اور بنی نوع انسان کے جاں نثار خادم بن جاتے ہیں*

سکاوٗٹ کا عہد

اس قسم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہر ایک اُمیدوار سکاؤٹ کو سکاؤٹ ماسٹر کے سامنے یہ اِقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں اپنی عزّت کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ مندرجۂ ذیل کام سرانجام دینے میں کوتاہی نہ کرونگا۔

۱ خدا، بادشاہ اور ملک کی طرف سے جو فرائض مجھ پر عائد ہیں اُن کو پُورا کرونگا۔

۲ ہر وقت خدا کی مخلوق کی اِمداد کرونگا*

۳ سکاؤٹ قوانین کے تابع رہوں گا۔ اور اِن کی پیروی کرونگا۔"

سکاؤٹ قوانین

بچّوں کو انسانیت۔ ہمدردی اور ایثار کا سبق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سِکھانے کے لئے اِس تحریک کے بانی جنرل بیڈن پاول نے مندرجۂ ذیل دس قوانین مقرّر کئے جن کی تعمیل ہر سکاؤٹ کے لئے لازمی ہے ؛

۱ **سکاؤٹ کی عزّت قابلِ اعتبار ہوتی ہے**

جو شخص اپنی آبرو کا خیال نہیں رکھتا۔ اُس کا وجود فضول ہے۔ اِس لئے سکاؤٹ کو مفید ہستی بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنی عزّت کا خیال رکھّے اور دُوسرے اس کا خیال کریں ؛

۲ **سکاؤٹ اپنے بادشاہ۔ آقا بزرگ۔ ہم عمر اور اپنے سے چھوٹے کا وفادار ہوتا ہے**

اس اصول میں سکاؤٹ کو وفاداری کا سبق سکھایا گیا ہے۔ تاکہ وہ دوسروں کے ساتھ دھوکے بے ایمانی سے سلوک کرنے کو بڑا گناہ سمجھے۔ اور سب کے ساتھ اُنس اور محبت کا رشتہ پیدا کرے ؛

۳ **سکاؤٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کیلئے مفید بنائے اور اُنکی مدد کرے**

اسی اصول کے مطابق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تحریک روز بروز مقبول، عام ہو رہی ہے۔ اور مہذّب ملکوں نے اسے قومی تحریک قرار دے دیا ہے۔ جنگ کے میدان امن کے ایام۔ میلوں اور تہواروں کے موقعوں پر جدھر نگاہ کرو سکاؤٹ عملی ہمدردی کا ثبوت دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ؛

۴ سکاؤٹ ہر شخص کا دوست ہوتا ہے۔ اور ہر سکاؤٹ کو خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو اپنا بھائی تصوّر کرتا ہے۔

مساوات یعنی دنیا میں سب انسان برابر ہیں۔ اور عالمگیر برادری کے سبق سکھانے کے لئے یہ اصول وضع کیا گیا ہے کہ سکاؤٹ سب کو اپنا بھائی تصوّر کرتا ہے۔ اور ان کے ساتھ تعاون سے کام لیتا ہے ؛

۵ سکاؤٹ پاکیزہ اخلاق ہوتا ہے

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر دولت کا نقصان ہو تو کچھ نقصان نہیں ہوتا ہے۔ لیکن جب چال چلن خراب ہو جائے تو سب کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تباہ ہو جاتا ہے۔ اِسی لئے سکاؤٹ کا پاکیزہ اخلاق ہونا ضروری ہے ۔

۶ سکاؤٹ جانداروں کا ہمدرد ہوتا ہے۔ اور ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہے

دنیا کے تمام مذاہب ہم کو سکھاتے ہیں کہ جانداروں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ بیماروں اور اپاہجوں کی خدمت کرو۔ کیونکہ خدا کے پیارے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو خدا کی مخلوق سے ہمدردی کرتے ہیں۔ اس لئے سکاؤٹ کے لئے اِس قِسم کی تعلیم نہایت ضروری ہے ۔

۷ سکاؤٹ اپنے بزرگوں، سکاؤٹ ماسٹر اور پٹرول لیڈر کے احکام کی بلا حیل و حجت تعمیل کرتا ہے

ہر کام میں کامیابی کے لئے ضبط کی سخت ضرورت ہے اور ضبط بغیر فرماں برداری ناممکن ہے

دیکھو ۔ کِس طرح انگریزی سپاہیوں کے ایک دستے نے اپنے افسر کے حکم کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعمیل کرتے ہوئے رُوسی توپ خانہ پر ہلّہ بول دیا۔ اور کثیر حِصّہ نے اپنی جانیں قربان کرکے اپنے ملک کے نام کو روشن کیا ٭

۸ سکاوٹ دُکھ اور مصیبت میں مسکراتا اور خوش رہتا ہے

یعنی ہر ایک سکاوٹ خوشی اور غمی میں یکساں رہتا ہے ٭

۹ سکاوٹ کفایت شعار ہوتا ہے

فضول خرچی کے بُرے نتائج سے ایک دنیا واقف ہے۔ کِس طرح بڑے بڑے امیر اس نامُراد بُری عادت کے ہاتھوں تنگ آکر نانِ شبینہ کے محتاج ہو گئے۔ اس لئے جو اِنسان مکمل اِنسان بننا چاہتا ہے اُسے کفایت شعاری کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے ٭

۱۰ سکاوٹ اپنے خیالات۔ اقوال اور افعال میں پاکیزہ ہوتا ہے

مہاتما بُدھ نے "نروان" یعنی نجات حاصِل کرنے کے لئے جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آٹھ شرطیں عائد کی ہیں اُن میں سے ایک ضروری شرط یہ ہے۔ انسان کے خیالات نیک ہوں۔ وہ سچ بولتا ہو۔ اور نیک اعمال کرتا ہو۔ لوگ اس کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ اور دنیا اس کی قدر و منزلت بڑھاتی ہے۔

تحریک سکاوٹ کا مقصد

فارسی میں ایک ضرب المثل "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص پہلے خدمت کرتا ہے وہی بعد میں خدمت کرانے والا یعنی بڑا آدمی بن جاتا ہے۔ سکاوٹ تحریک کی بنیاد اس سنہری اصول پر رکھی گئی ہے۔ اس تحریک کے بانی لارڈ بیڈن پاول اپنی کتاب میں لکھتے ہیں "ہر برطانوی لڑکا ملک کی کسی نہ کسی طرح سے خدمت کرنا چاہتا ہے۔ اور سکاوٹ کی حیثیت سے وہ یہ کام بہت آسانی سے سر انجام دے سکتا ہے۔ اگر یہ بات برطانیہ کے حق میں درست ثابت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو سکتی ہے۔ تو ہر ملک کے لڑکے اس تحریک سے کیوں فائدہ نہ اُٹھائیں۔ خیال رہے۔ کہ یہ تحریک کوئی مذہبی یا فوجی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ اِس کے ذریعے ایسا اِنقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے کہ انسان بلند خیال۔ خدا پرست۔ خود دار اور قوم ملک کا جاں نثار خادم بن جائے ؏

مدرسوں میں سکاوٗٹ تحریک کی ضرورت

تعلیم کا صحیح مقصد یہ ہے کہ اِنسان ہر پہلو میں مکمل ہو۔ لیکن آج کل کی تعلیم جہاں اِمتحانوں کے پاس کرنے میں مدد دیتی ہے۔ بچّوں کی اخلاقی اور جسمانی حالت پر چنداں مفید اثر نہیں ڈالتی مدرسہ ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں بچّوں کو بھٹی میں ڈال کر کُندن بنایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ دُنیا میں جو مشکلات کا مقابلہ کرنے کا کُھلا میدان ہے کامیاب اِنسانوں کی طرح زندگی بسر کریں۔ اور نیک شہری بن سکیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچپن میں بچے کا دل نرم لکڑی کی مانند ہوتا ہے جس کو جس طرح چاہیں موڑ توڑ سکتے ہیں۔ اِس وقت بچے کو جس قسم کی تعلیم دی جائے گی وہ اُس کی زندگی کا جزو بن جائے گی۔ اور اِسی پر اِس کے چال چلن کی بنیاد رکھی جائے گی۔ اِس لئے مدرسے میں اگر آداب و اخلاق اور دیگر اوصاف سکھانے کے لئے بوائے سکاؤٹ کی تحریک پوری کوشش سے جاری کی جائے۔ تو بہت سے فائدہ کی اُمید ہو سکتی ہے ؂

بوائے سکاؤٹ تحریک اور مدرسہ کی اخلاقی حالت

یہ تحریک مدرسوں کی اخلاقی حالت بہتر بنانے میں بڑی ممد و معاون ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس تحریک کی بنا خدمتِ خلق کے سنہری اصول پر رکھی گئی ہے۔ سکاؤٹ قوانین پر عمل کرنے سے اِنسان اپنے مُلک۔ اپنی قوم اور اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھائی بندوں سے محبّت کرنا سیکھنا ہے۔
اور اپنے بادشاہِ وقت کا وفادار رہنا اپنا
فرض خیال کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بچّوں
میں کئی عیب اور نقص پائے جاتے ہیں
جن کا دُور کرنا اُستادوں کا فرضِ منصبی ہے
اِس لئے مدرسوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا
خیال رکھنا چاہیئے :-

ا بچّوں میں قدرتی طور پر کئی ایسے وصف
ہوتے ہیں کہ اگر اِن کی باقاعدہ تربیت
کی جائے۔ تو ملک کے لئے مفید ثابت
ہو سکتے ہیں۔ اور اپنا فرض ادا کرکے
اچھے شہری بن سکتے ہیں۔ لیکن اگر
اُن کی باقاعدہ رہنمائی نہ کی جائے
تو اِن کا وجُود ملک اور قوم کے لئے
نقصان رساں ثابت ہوگا۔ مثلاً بچّوں
میں وفاداری اور طرفداری کا قدرتی خیال
پایا جاتا ہے۔ اگر اِنہیں رواداری کی تعلیم
نہ دی جائے تو فِرقہ بندی میں مبتلا
ہو جائیں گے۔ اس طرح ملک کی مختلف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

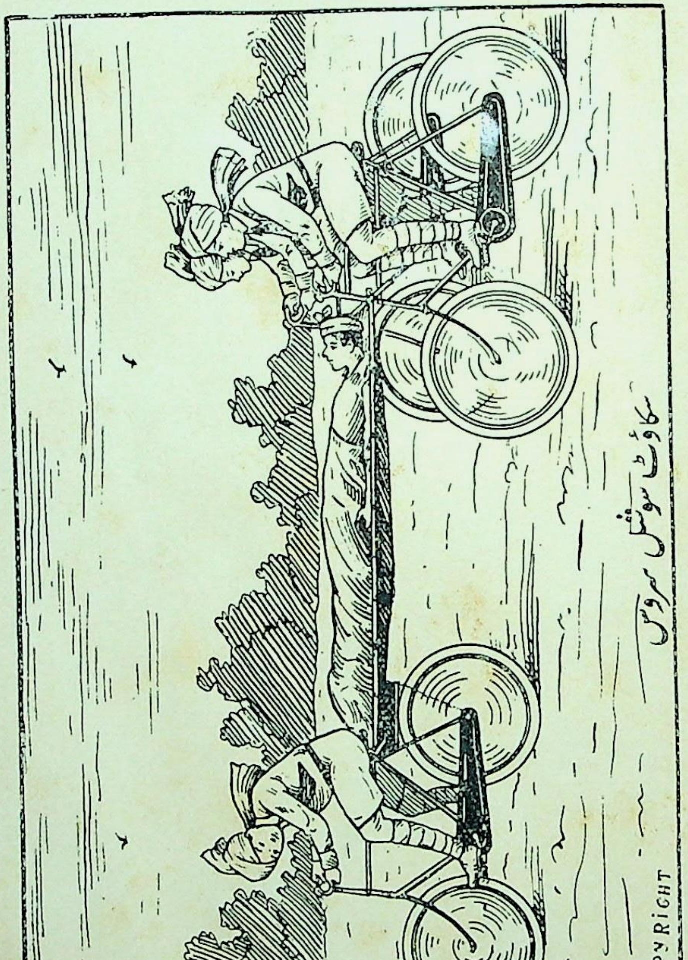

سکاوٹ سوشل سروس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جماعتوں میں اتحاد نہیں ہو سکیگا۔ اور ہمیشہ آپس میں لڑائی جھگڑے ہوتے رہیں گے۔ لیکن اگر اسی وصف کو کسی مفید مقصد کے لئے صرف کیا جائے۔ تو بچوں میں دلیری اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بڑے ہو کر سکاؤٹ کے اس فرض کو کہ وہ مصیبت کے وقت کبھی نہیں گھبرائے۔ بخوبی ادا کر سکتے ہیں۔

۲۔ بچے بہت جھوٹ بولتے ہیں اور معمولی باتوں پر بہانے بناتے ہیں۔ لیکن اگر ان کو سکاؤٹ کے قوانین سمجھا دئے جائیں تو وہ ہمیشہ سچ بولا کریں گے۔ اور ان کا اخلاق نہایت اعلیٰ ہو جائیگا۔

۳۔ بعض ماں باپ اور اُستاد اپنے بچوں کو ٹوکتے رہتے ہیں جس سے اُن کے قوٰی پر بہت زور پڑتا ہے۔ اور وہ پُورے طور پر نشو و نما نہیں پا سکتے ہیں۔ اس لئے والدین اور اُستادوں کو چاہئے کہ بچوں پر ناجائز دباؤ نہ ڈالیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور آزادانہ طور پر ان کی طاقتوں کو بڑھنے دیں تاکہ وہ دُنیا میں آزادی کی قدر سمجھ سکیں ؎

۴۔ بچوں میں شوخی کا مادہ بہت ہوتا ہے اور کبھی نچلے نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر مدرسوں میں اِن پر نامناسب دباؤ ڈالا جائے گا۔ تو وہ کمزور دِل اور سُست بن جائیں گے۔ اور بڑے ہوکر مُلک اور قوم دونو کو اُن کے وجود سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکیگا ؎

ایک وقت تھا کہ یونان کے ایک علاقہ سپارٹا کے اکثر بچے بہت کمزور تھے۔ لیکن وہاں کے لوگ اپنی نسل کو بہادُر بنانے کے لئے بچوں کو ایک پہاڑی سے گِرا دیتے تھے۔ جو کمزور ہوتے تھے وہ مرجاتے تھے، اور جو مضبُوط ہوتے تھے وہ زندہ رہتے تھے۔ اِس لئے اگر بچوں کی باقاعدہ تربیت کی جائے اور کھیلوں اور ورزشوں میں پُورا پُورا موقع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا جائے تو ان کے جسم مضبوط اور جسم سے قوی دِل اور دِل سے مصمّم اِرادہ جیسے وصف پیدا ہو سکتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ شوخ اور تیز طبیعت بچّے مشکل سے مشکل کام سر انجام دینے میں کوتاہی نہیں کرتے +

۵ بچّوں میں خدمت کرنے کا شوق بہت ہوتا ہے۔ یہ مادہ بوائے سکاوٹ بننے سے مفید نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس تحریک کی بنیاد خدمتِ خلق پر رکھی گئی ہے۔ مہذّب ملکوں میں جہاں پر بوائے سکاؤٹ تحریک زوروں پر ہے۔ سکولوں کے طالب علم اپنے ہمسایوں۔ شہریوں اور باشندوں کو آرام پہنچانے کے لئے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ آگ بجھانا۔ بیماروں کی خدمت کرنا۔ ناگہانی حادثوں کے وقت لوگوں کی امداد کرنا۔ میلوں اور تیوہاروں کے وقت انتظام کرنا بچّوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور عورتوں کی خبرگیری کو اپنا فرض منصبی خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مدرسوں میں بھی سکاؤٹ مختلف موقعوں پر خدمت کرنے سے گریز نہیں کرتے ہیں ؛

۶ سکاؤٹ مذہب کا خیال کئے بغیر ہر ایک کو اپنا بھائی خیال کرتا ہے اور دوست سمجھتا ہے۔ یعنی مذہبی رواداری کا نمونہ ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں اس قسم کی تعلیم کی سخت ضرورت ہے کوئی شہری نیک کہلانے کا حقدار نہیں اگر وہ مذہبی معاملوں میں روادار نہیں ہے۔ اس قسم کی تعلیم مدرسوں میں بوائے سکاوٹ کی تحریک جاری کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے ؛

۷ ہمارے ملک کے لئے جو مختلف نسلوں اور قوموں کا معجون مرکب ہے سکاؤٹنگ کی تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔ آج سے چند سال پہلے غیر ممالک کے لوگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستانیوں کو عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔ اور اِن ملکوں کی حکومتوں نے اِن کے داخلے کے متعلق کڑی شرائط لگا رکھی تھیں۔ مگر جب ہمارے سکاؤٹ بھائی آسٹریلیا میں جمبوری کے موقع پر شامل ہوئے تو اِن کی شائستگی اور تہذیب نے وہاں کے باشندوں کو دنگ کر دیا۔ اور وہ کہنے لگے کہ ہندوستان کے متعلق ہماری یہ رائے بالکل غلط تھی کہ یہ ملک قلیوں کا گھر ہے۔ اِسی طرح افریقہ، کینیا اور دیگر انگریزی بستیوں میں جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں اس تعلیم کی بدولت دُور ہو رہی ہیں ٭

سکاؤٹ سپرٹ اور غنڈہ پن کا مقابلہ

سکاؤٹ قوانین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مدرسوں میں بچّے اُن پر عمل کریں تو وہ اعلےٰ پایہ کے اِنسان بن سکتے ہیں۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدرسوں کی اخلاقی حالت بھی سُدھر سکتی ہے۔ سکاؤٹ سپرٹ اختیار کرنے سے آدمی اچھے شہری کے فرائض ادا کرتا ہے۔ یعنی اپنی روزی خود کماتا ہے۔ باہمی محنت سے جی نہیں چُراتا۔ زندگی میل جول اور امن وامان سے بسر کرتا ہے۔ خدمتِ خلق کا کام انجام دیتا ہے۔ اور اس خدمت کے لئے معاوضہ نہیں مانگتا ہے۔ قانون کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اِسے توڑنے والے کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ مذہبی معاملوں میں رواداری کا نمونہ پیش کرتا ہے اور سچّا محبِ وطن ہوتا ہے۔ مگر غنڈہ پن کے اظہار سے نہ صِرف اُس اِنسان کی اخلاقی موت ہوتی ہے۔ بلکہ وہ سوسائٹی کے لئے بھی خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا وجود حیوان سے بھی بدتر ہے۔ اور وہ اِنسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ وہ حکومت اور سوسائٹی دونو کا مشترکہ دُشمن ہے۔ جس کا انتظام کرنا اِن دونو کے لئے ضروری ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱ کِسی کہانی کے ذریعے ثابت کرو کہ اِنسانی مقصد خدمتِ خلق ہونا چاہیئے؟

۲ سکاؤٹ سے کیا مُراد ہے۔ اور اس تحریک کا کیا مقصد ہے؟

۳ مدرسوں میں تحریک بوائے سکاوٹ کی کیوں خاص ضرورت ہے؟

۴ وہ کونسے قوانین ہیں۔ جن کا جاننا ہر سکاوٹ کے لئے ضروری ہے؟

۵ وہ کونسے طریقے ہیں۔ جن کے اختیار کرنے سے تحریک بوائے سکاؤٹ مدرسے کی عام اخلاقی حالت بہتر بنانے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے؟

۶ سکاؤٹ سپرٹ اور غنڈہ پن کا مقابلہ کرو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چوتھی فصل

حکومت اور اُس کے اقسام

حکومت حکومت چند شخصوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جو سوسائٹی کے امن اور قیام کے لئے ہماری زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔ بعض ملکوں میں تو لوگ خود اس گروہ کو منتخب کرتے ہیں۔ بعض علاقوں میں یہ خود قبضہ کر کے لوگوں کو مجبور کرتا ہے۔ کہ اُسے اپنا حاکم تصوّر کرے حکومت اصل میں ایک سیاسی گروہ ہے جس کے ماتحت رعایا۔ قبضہ میں علاقہ اور ہاتھ میں ملکی اِنتظام ہوتا ہے ؛

حکومت کی ابتدا انسان پہلے اپنے کنبے میں زندگی بسر کرتا تھا اس کے گھر کے آدمی ، بچّے۔ نوکر چاکر اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ماتحت تھے۔ اور گھر کے بزرگ کے حکم کو ماننا اپنا فرض خیال کرتے تھے۔ مگر جب کنبوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے قبیلوں میں تبدیل ہوگئی۔ تو کنبے کے بزرگ کے اختیار حکومت قبیلہ کے سردار کے ہاتھ میں آگئے اسی طرح بہت سے قبیلوں نے مل کر اپنے لئے چھوٹی چھوٹی جمہوری حکومتیں قائم کرلیں اس قسم کی حکومت کی مثالیں ہندوؤں کی مشہور کتاب "منوسمرتی" میں ملتی ہیں ❊

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ حکومت کی ابتدا خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔ مہابھارت میں لکھا ہے کہ دُنیا کے شروع میں نہ کوئی راجہ تھا نہ حاکم۔ سب لوگ نیکی کی زندگی گزارتے تھے۔ لیکن جب طاقتوروں نے کمزوروں کو ستانا شروع کیا اور اُن کو نقصان پہنچنے لگا تو دیوتاؤں نے برہما جی کے آگے لوگوں کی حفاظت کے لئے دُعا کی۔ اِس پر برہما نے اپنے بیٹے کو دُنیا کا بادشاہ مقرّر کیا۔ اسی طرح مُسلمان بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بادشاہ کو "خلیفۃ اللہ" یعنی خدا کا نائب کہتے ہیں۔ مگر بعض آدمیوں کی رائے ہے کہ ریاست کا آغاز باہمی معاہدہ کی رُو سے قرار پایا ہے۔ ہندوؤں کی ایک مذہبی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب لوگوں کے اندر شخصی ملکیت کا خیال پیدا ہوا تو ایک شخص نے دُوسرے سے دھان چُرا لئے۔ اس پر لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ہمیں اپنی حفاظت اور چوروں کو سزا دینے کے لئے کسی طاقتور آدمی کو اپنا حاکم بنانا چاہئے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک آدمی کو اس قسم کے اختیار دے کر اپنا راجہ مقرر کیا۔ اور اُس کے گزارے کے لئے اپنے کھیتوں کی پیداوار کا کچھ حصہ دینا منظور کیا۔ فرانس کے ایک فلسفی کی بھی یہی رائے ہے کہ ریاست یعنی حکومت کی ابتدا باہمی معاہدہ کے ذریعے ہوئی تھی

حکومت کے اہم فرائض

۱- ہر مہذب گورنمنٹ کا فرض

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے کہ وہ تمام باتیں جن سے لوگوں کی
زندگی اچھی اور آرام سے گزر سکتی ہے۔
اور جن پر تمدنی ترقی کا دار و مدار ہے
اُن کی نگہداشت کرے۔ اس لئے حکومت
کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ رعایا کو
تمام بیرونی حملوں اور اندرونی دشمنوں
سے بچائے ٭

۲ رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرے
اور انصاف کے لئے عدالتیں قائم کرے

۳ ہر انسان کو شخصی آزادی حاصل ہو۔
اور اُس میں کوئی دُوسرا آدمی دخل نہ
دے ٭

۴ ہر گورنمنٹ کا فرض ہے کہ رعایا کی
صحت کا انتظام کرے۔ اور وبائی بیماریوں
کی روک تھام کرے ٭

۵ تعلیم کی اِشاعت کرے۔ اور جگہ جگہ مدرسے
کھولے۔

۶ مادّی ترقی کا اِنتظام کرے۔ یعنی صنعت
و حرفت اور زراعت کی ترقی کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہریں۔ سڑکیں۔ ریلیں و دیگر ذرائع آمد و رفت کا انتظام کرے ✣

حکومت کی مختلف صورتیں

آج کل مختلف ملکوں ہیں مختلف قسم کا طرزِ حکومت ملتا ہے۔ مگر عمدہ حکومت وہی کہلا سکتی ہے۔ جس کا مدعا اپنے ماتحت ملک کے باشندوں کی خوش حالی ہو۔ اور اس مطلب کے لئے وہ اپنی تمام کوشش صرف کرے۔ چونکہ مختلف ملکوں کے لوگوں کی طبیعتوں اور عادات میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اور اُن کے رسم ورواج بھی جُدا جُدا ہوتے ہیں اس لئے ایک ہی قسم کا طرز اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ لوگ اپنی ضرورت اور حالات کے مطابق حکومت کا کام چلاتے ہیں ✣

طرزِ حکومت

۱ مطلق العنانی۔ وہ طریقۂ حکومت ہے جہاں بادشاہ خود مختار ہے۔ اور حکومت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے انتظام میں اپنے وزیروں کی صلاح
کا پابند نہیں ہوتا ہے۔ خود ہی قانون
بناتا ہے۔ اور خود ہی منسوخ کرتا ہے
یعنی اس کا ہر حکم، ہر خواہش قانون
ہے۔ نیز اپنے ملک کی آمدنی کو جس
طرح چاہے خرچ کرتا ہے۔ رعایا اس
کے کام یا حکم میں کسی قسم کا دخل
نہیں دے سکتی ہے۔ اس قسم کی حکومت
کی مثال رُوس میں زارِ رُوس کے ماتحت
ملتی تھی۔ ہمارے ملک میں بعض دیسی
ریاستوں میں اِس قسم کا طرزِ حکومت پایا
جاتا ہے۔

۲ آئینی سلطنت۔ آئینی حکومت ایسے طرزِ
سلطنت کا نام ہے۔ جس میں بادشاہ
کے اختیارات محدود ہوتے ہیں۔ حکومت
کا اِنتظام رعایا کی طرف سے چنے ہوئے
نمائندوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور
وہ ممبر ملک کی بڑی قانونی کونسل میں
ان قوانین کو جو ملک کے لئے مفید

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتے ہیں۔ منظور کرتے ہیں۔ غرض حکومت
کے تمام اختیارات لوگوں کے ہاتھ میں
ہوتے ہیں۔ اور بادشاہ یہ خیال کرتے
ہوئے کہ لوگ ان قوانین کو پسند
کرتے ہیں۔ اُن کے نافذ کرنے کے
لئے منظوری دے دیتا ہے۔ اس قسم
کی بادشاہت آئینی سلطنت کہلاتی ہے
انگلستان میں قانون بنانے کا سب
انتظام پارلیمنٹ کے ہاتھ میں ہے
جس میں انگریزی باشندے اپنے حلقہ
ہائے انتخاب میں سے ممبر منتخب
کرکے بھیجتے ہیں۔ اور اُن ممبروں
میں سے ہی وزیر اعظم اور دیگر وزیر
مقرر ہوتے ہیں ان وزیروں کی ایک
چھوٹی سی کمیٹی جسے کیبنیٹ کہتے ہیں
حکومت کا کام سنبھالتی ہے ؞

۳ حکومت امراء اِس قسم کی حکومت میں
تمام اختیارات ایک چھوٹی سی مجلس
کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جس کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممبر یا تو اپنی ریاست کی طرف سے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ یا ممبری کا حق اُنہیں ورثہ میں پہنچتا ہے۔ انگلستان کے پارلیمنٹ میں دارالامرا کا اِنتخاب اِسی اصُول پر ہوتا ہے۔ مگر اس جماعت کے اختیارات بہت کم کر دِیے گئے ہیں اور اصلی طاقت دارالعوام کے ہاتھوں میں ہے ۔

۴ حکومتِ جمہوری۔ ایسی حکومت میں رعایا خود راعی یعنی بادشاہ کے فرائض ادا کرتی ہے۔ یعنی رعایا اپنی طرف سے ممبر منتخب کر کے بھیجتی ہے۔ اور وہ اپنے میں سے کِسی لائق شخص کو خاص عرصہ کے لئے اپنا صدر چُن لیتے ہیں۔ جو ملک پر اپنی کونسل اور وزیروں کی کمیٹی کے صلاح و مشورے سے حکومت کرتا ہے۔ جب مقرّرہ میعاد ختم ہو جاتی ہے۔ تو دوبارا ممبروں کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ اور نئے سِرے سے صدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقرر ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی ایک قسم کی آئینی حکومت ہے۔ کیونکہ اس میں صدر وزیر۔ حاکم سب کو قانون کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ فرانس۔ اضلاع متحدہ امریکہ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ میں جمہوری طرزِ حکومت ہے ⁂

سلطنت برطانیہ میں مختلف طرزِ حکومت

سلطنت برطانیہ میں اس وقت کئی ایسے علاقے ہیں۔ جن میں حکومت خود اختیاری یعنی سوراجیہ پایا جاتا ہے۔ بعض ابھی بالکل حکومتِ برطانیہ کے ماتحت ہیں۔ اور وہاں پارلیمنٹ کے منظور کردہ قوانین کے مطابق حکومت کا کام چلایا جاتا ہے۔ سلطنت مشترکہ برطانیہ میں مندرجۂ ذیل طرزِ حکومت قائم ہے ⁂

۱ آئینی بادشاہت۔ ایسی حکومت کو کہتے ہیں جس میں بادشاہ کے اختیارات محدود ہوتے ہیں اور عوام کے نمائندے سلطنت کا انتظام کرتے ہیں

۲ خود مختار نوآبادیات۔ کینیڈا۔ جنوبی افریقہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ وغیرہ اِن علاقوں میں لوگوں کو اندرونی معاملات میں پوری آزادی اور خود مختاری حاصل ہے اور بیرونی معاملات میں روز بروز آزاد ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ دُوسری سلطنتوں سے تجارتی عہدنامے کر سکتے ہیں۔ اور اپنے سفیر ان سلطنتوں کے دارالخلافوں میں بھیج سکتے ہیں۔ شاہِ برطانیہ صرف گورنر جنرل اور گورنر اپنی طرف سے مقرر کر کے وہاں بھیجتا ہے۔ مگر ان حاکموں کے اختیارات بہت محدود ہوتے ہیں۔ وہاں کی پارلیمنٹیں اپنے اپنے ملکوں کے لئے قانون بناتی ہیں ؎

۳۔ شاہی بستیاں۔ اِن بستیوں کے اعلےٰ حاکم گورنر کہلاتے ہیں۔ اور اِن کو بادشاہ سلامت کی طرف سے جو ہدایات اور احکام موصول ہوتے ہیں عمل کرنا پڑتا ہے۔ لنکا میں اسی قسم کی حکومت قائم ہے ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سلطنت برطانیہ

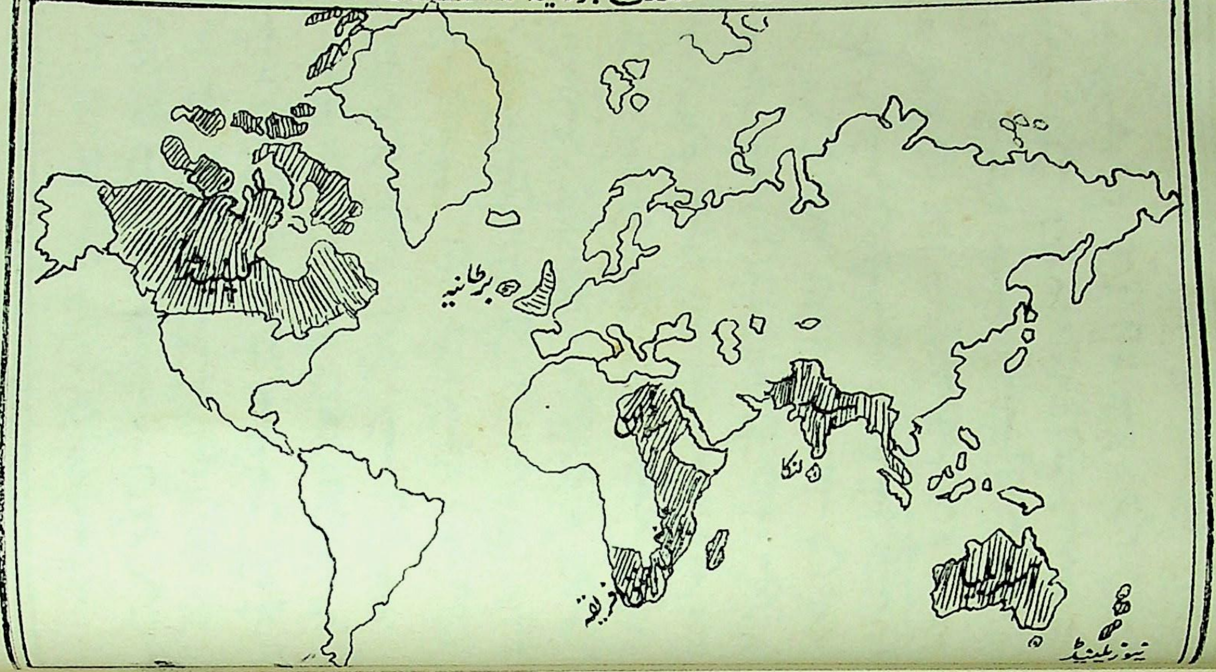

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴ ممالک محروسہ یا ماتحت ملک ۔ ان پر برطانوی حکومت کام کرتی ہے اور برطانیہ سے جو حکم بھیجے جاتے ہیں ۔ افسر ان پر عمل کرتے ہیں ۔ ہندوستان میں پہلے اس قسم کی حکومت پائی جاتی تھی ۔ مگر اب اس ملک میں بھی نو آبادیوں جیسے طرزِ حکومت کی بنیاد رکھی گئی ہے ۔

فیڈرل یا وفاقی حکومت

فیڈرل یا وفاقی حکومت بھی آئینی حکومت کی ایک قسم ہے جس میں گورنمنٹ دو حصوں میں بٹی ہوتی ہے ۔ پہلا حصہ مرکزی حکومت کے متعلق ہوتا ہے ۔ اور دوسرا صوبوں کے متعلق ۔ یعنی وہ معاملات جن کا تعلق سارے ملک سے ہے ۔ وہ مرکزی حکومت کے ہاتھ میں ہی ہوتے ہیں ۔ اور وہ ایسے قانون بناتی ہے جو سارے ملک میں نافذ کئے جاتے ہیں ۔ باقی معاملات میں صوبے یا ریاستیں خود مختار ہوتی ہیں ۔ وہ اپنے اپنے علاقے کی خاص ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون بناتے ہیں۔ اور مرکزی حکومت اُن میں دخل نہیں دیتی۔ یُوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ فیڈرل حکومت کے ماتحت صُوبوں کو اندرُونی خود مختاری حاصِل ہوتی ہے ٭

اِس قِسم کا طرزِ حکومت اب ہندُوستان کے لئے وضع کیا گیا ہے جس میں دیسی ریاستیں اور برطانوی صُوبے شامِل ہیں۔ اِس کے مقابلہ میں یونیٹری طرزِ حکُومت ہے جس میں مرکزی حکومت کو صُوبوں پر پُورا پُورا اختیار حاصِل ہوتا ہے۔ اِنگلستان میں یونیٹری طرزِ حکومت ہے۔ ہندوستان جیسے ملک کے لئے جو اصل میں ایک برّ اعظم ہے۔ اور جس کے مختلف صُوبوں میں مختلف نسل۔ معاشرت۔ زبان اور مذہب کے اعتبار سے بہت سے اختلاف ہیں فیڈرل قِسم کا نظامِ حکُومت زیادہ موزوں ہے ٭

زمانۂ حال میں غربا۔ نسوان اور پسماندہ اقوام کے حقوق کی نگہداشت	موجُودہ زمانہ میں لوگوں کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میلان جمہوری حکومت کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ جمہوری حکومت اصل میں کیا ہے یہ ایک ایسی حکومت ہے جس میں تمام لوگوں کو اپنے اوپر حکومت کرنے کا خود اختیار حاصل ہوتا ہے۔ لیکن سب قومیں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ کوئی ترقی یافتہ کوئی پس ماندہ ہوتی ہے۔ بھلا اِن حالات میں سب قومیں کیونکر یکساں فائدہ اُٹھا سکتی ہیں اس لئے ہر ایک مہذب گورنمنٹ کا فرض ہوتا ہے کہ وہ غریبوں۔ پس ماندہ اقوام اور عورتوں کے حقوق کا خیال رکھے۔ مثلاً انگلستان میں جو آئینی معاملہ میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ آج سے پچیس برس پہلے عورتوں کو رائے دہی کا حق حاصل نہیں تھا۔ لیکن عورتوں کی جدّو جہد نے پارلیمنٹ سے ایک قانون منظور کروا لیا جس کی رُو سے اب ہر ایک بالغ عورت کو رائے دینے کا حق حاصل ہے۔ اِسی طرح ہمارے ملک میں بھی نئے قانون کی رُو سے عورتوں کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حق رائے دہی مِل گیا ہے۔ اور وہ بھی ملک کی حکومت میں حصّہ لے رہی ہیں۔ اِس کے علاوہ عورتوں کو بھی اعلےٰ عہدوں پر مقرر کیا جاتا ہے۔ ہر ایک حکومت اپنے خرچ کے پورا کرنے کے لئے ٹیکس لگاتی ہے۔ مگر ٹیکس لگانے وقت اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ کہیں غریبوں کو تکلیف نہ ہو۔ اور اِن سے کم از کم ٹیکس وصول کیا جائے۔ بعض غریب آدمی جب کِسی جرم کے عوض قید ہو جاتے ہیں تو حکومت اپنی طرف سے اپیل کرتی ہے۔ اور تمام خرچ خود برداشت کرتی ہے۔ اسی طرح اُن کو بہت سے معاملات میں رعائتیں دیتی رہتی ہے ٭

پس ماندہ قوموں کی ترقی کے لئے حکومت کئی طریقے اختیار کرتی ہے۔ ان کے بچّوں کی تعلیم کے لئے کئی قِسم کی سہولیتیں دی جاتی ہیں۔ فیس معاف کی جاتی ہے۔ وظیفے دیئے جاتے ہیں۔ اُن کی کِتابوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا خرچ برداشت کیا جاتا ہے۔ ملازمت میں کچھ اسامیاں مخصوص کی جاتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپل کمیٹیوں۔ قانونی اسمبلی میں اِن کی نمائندگی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور اِن کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کو سدھارنے کے لئے کئی تجویزیں اختیار کی جاتی ہیں۔

شہری کے حقوق اور فرائض

وہ شخص جو کسی حکومت کے علاقے میں پیدا ہوتا ہے شہری کہلاتا ہے اور وہ حکومت کے کام میں حصہ لینے اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کا حقدار ہے دُوسرے ملکوں کے اشخاص بھی اس حکومت کے شہری بن سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہاں وہ کافی عرصہ سے رہائش رکھتے ہوں۔ اور اُن کا اپنے ملک سے کسی قسم کا پولیٹکل (سیاسی) تعلق نہ ہو۔

حقوق (۱) ہر ایک شہری اس ملک میں جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے حاصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے کا حق رکھتا ہے ؎

۲ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اس کی جان و مال کی حفاظت کرے ؎

۳ وہ اپنے حقوق کے لئے عدالت میں چارہ جوئی کر سکتا ہے ؎

۴ اگر اُسے رائے دینے کا حق حاصل ہے تو اسمبلی وغیرہ کے اِنتخاب کے وقت رائے دے سکتا ہے۔ اور ممبر بھی کھڑا ہو سکتا ہے ؎

فرائض۔ ۱۔ نیک شہری بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ شخص اپنی طاقت کے موافق دُوسروں کی خدمت کرے۔ اور ہمدردی سے پیش آئے ؎

۲۔ اپنے بزرگوں۔ اُستاد اور اپنے سے بڑوں کی عزّت کرے۔ اور برابر والوں سے نیک سلوک کرے ؎

۳ وہ لوگ جو رُتبہ میں اس سے کم ہیں اُن کے ساتھ عزّت کا برتاؤ کرے۔ کمزوروں۔ اپاہجوں کی خدمت سے گریز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ کرے ٭

۴ مذہبی رواداری اور دُوسروں کی تہذیب کی عِزّت کرنے میں غفلت نہ کرے ٭

۵ حکومت کے نظم و نسق اور ضبط کی پیروی کرے۔ اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ تعاون سے کام لے ٭

۶ اپنی قوم اور اپنے ملک کے ساتھ محبّت کرے۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت میں مصروف رہے ٭

ضِلع کی حکومت

ملکی تقسیم کے لحاظ سے ہمارا صوبہ ۲۹ اضلاع میں منقسم ہے۔ اور ہر ایک ضِلع کا بڑا افسر ڈپٹی کمشنر کہلاتا ہے۔ جس کے فرائض اِتنے اہم ہیں۔ کہ کوئی ایسی بات ضِلع میں نہیں ہو سکتی۔ جس کی خبر ڈپٹی کمشنر کو نہ ہو۔ ضِلع کی حکومت کئی محکموں میں تقسیم ہوتی ہے۔ **محکمۂ اِنصاف** میں ڈپٹی کمشنر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوتا ہے۔ اور اُس کے ماتحت اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مجسٹریٹ وغیرہ ہوتے ہیں۔ مگر کام کی زیادتی کے باعث اکثر مقدمات کو وہ اپنے ماتحت افسروں کی عدالت میں بھیج دیتا ہے اور خود اُن کے کام کی نگرانی کرتا ہے ٭

مالیہ وصول کرنے کی ذمہ داری ڈپٹی کمشنر کے سپُرد ہوتی ہے۔ اور **محکمۂ مال** میں کالکٹر کے فرائض ادا کرتا ہے۔ مال افسر تحصیلدار۔ نائب تحصیلدار۔ گرداور قانونگو۔ پٹواری سب اِس کے ماتحت ہوتے ہیں

اِنتظامیہ محکمہ میں ڈپٹی کمشنر کہلاتا ہے۔ اور ضِلع کے تمام اِنتظام کا ذمہ دار ہے۔ مثلاً امن کا قائم رکھنا۔ اگرچہ یہ کام محکمۂ پولیس کے سپُرد ہے۔ اور ہر ضلع میں ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہے مگر وہ ضروری امور میں ڈپٹی کمشنر کے صلاح و مشورے پر چلتا ہے۔

ضِلع میں **تعلیم** کی اِشاعت کا کام بھی اسے کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس اور اس کے نائب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز اس کے ماتحت ہوتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضلع کے افسر
انتظامیہ معاملات میں

ڈپٹی کمشنر

|

تحصیلدار

|

نائب تحصیلدار

|

ذیلدار

|

سفید پوش

|

نمبردار

|

چوکیدار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محکمۂ مال

کلکٹر (ڈپٹی کمشنر)

|

مال افسر

|

تحصیلدار

|

نائب تحصیلدار

|

گرداور قانونگو

|

پٹواری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محکمۂ انصاف

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈپٹی کمشنر)

|

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

|

تحصیلدار

|

نائب تحصیلدار

|

دیہاتی پنچایت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رعایا اور گورنمنٹ کے مابین ہونے کی وجہ سے وہ لوگوں کی شکایات سنتا ہے۔ اور میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے کام کی پڑتال کرتا ہے ٭

ڈپٹی کمشنر اپنے علاقے میں تمام سرکاری عمارتوں۔ سڑکوں۔ نہروں۔ پلوں اور جنگلوں کا محافظ ہوتا ہے۔ اس لئے انجنئیر۔ اوورسیر اور سب اوورسیر اپنے محکمہ کے افسر ہوتے ہوئے بھی ڈپٹی کمشنر کو ہر معاملہ کی اطلاع دیتے ہیں۔ اسی طرح محکمہ نمک اور محصول کے افسر ڈپٹی کمشنر کو ضروری معاملات کے متعلق مطلع کرتے ہیں ٭

صوبہ کا طرزِ حکومت

اُوپر کے بیان سے ضلعوں اور تحصیلوں کا نظامِ حکومت تمہاری سمجھ میں آگیا ہوگا اب ہم صوبوں کی حکومت کا حال بیان کرتے ہیں۔ تمہیں معلوم ہے۔ کہ کئی تحصیلیں مل کر ضلع بنتی ہیں۔ اور ضلعوں کے مجموعے کا نام قسمت ہے۔ جس کا حاکم کمشنر کہلاتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ کمشنر کے ذمہ عدالتی فرائض بالکل نہیں ہوتے۔ اُس کا کام مالگذاری وصول کرنا ہے اس کے علاوہ کمشنر اپنے ماتحت ڈپٹی کمشنروں کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس قسم کی کمشنریاں یا قسمتیں مِلا کر صُوبے بنائے جاتے ہیں۔ جن کے حاکم کو گورنر کہتے ہیں یہ گورنر وائسرائے یا گورنر جنرل کے ماتحت ہیں جو سارے ہندوستان کا حاکم اعلےٰ اور اس ملک میں ملک معظم کا نائب سمجھا جاتا ہے۔

پہلے ہندوستان دس بڑے اور پانچ چھوٹے صُوبوں پر مشتمل تھا۔ لیکن حال میں ہندوستان کے انتظام میں بڑی بڑی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اور اِنگلستان کی پارلیمنٹ نے ملک معظم کی منظوری سے اس ملک کے اِنتظام میں بڑی اِصلاحیں کر دی ہیں پہلے برما ہندوستان کا ایک صوبہ سمجھا جاتا تھا۔ اب اُس کا اِنتظام بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کو اس سے کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعلق نہ ہوگا۔ سندھ احاطہ بمبئی میں شامل تھا۔ اِسے علیحدہ صُوبہ بنا دیا گیا ہے اُڑیسہ صوبہ بہار کا حصّہ سمجھا جاتا تھا۔ اِسے بھی علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ گویا اب ہندوستان میں گیارہ بڑے بڑے صُوبے ہیں۔ جنہیں گورنری صُوبے کہا جاتا ہے۔ اِن صوبوں کے نام یہ ہیں۔ مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ۔ پنجاب۔ بہار۔ آسام سرحد۔ اُڑیسہ۔ صوبجات متوسط و برار۔ سندھ

اِن میں برار اگرچہ صوبجات متوسط کا جزو سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اِس پر ہز اگزالٹڈ ہائینس نظامِ دکن کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اِن صوبوں کے علاوہ دہلی۔ اجمیر۔ کورگ انڈیمان اور بلوچستان چھوٹے چھوٹے صُوبے ہیں۔

صوبے کے گورنر کو ملک معظم ایک کمیشن کے ذریعے مقرر کرتے ہیں۔ اور وہ مجلس قانون ساز اور وزیروں کی مدد سے صوبے کا نظم و نسق کرتا ہے۔ اندرونی طور پر ہر صوبہ خود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

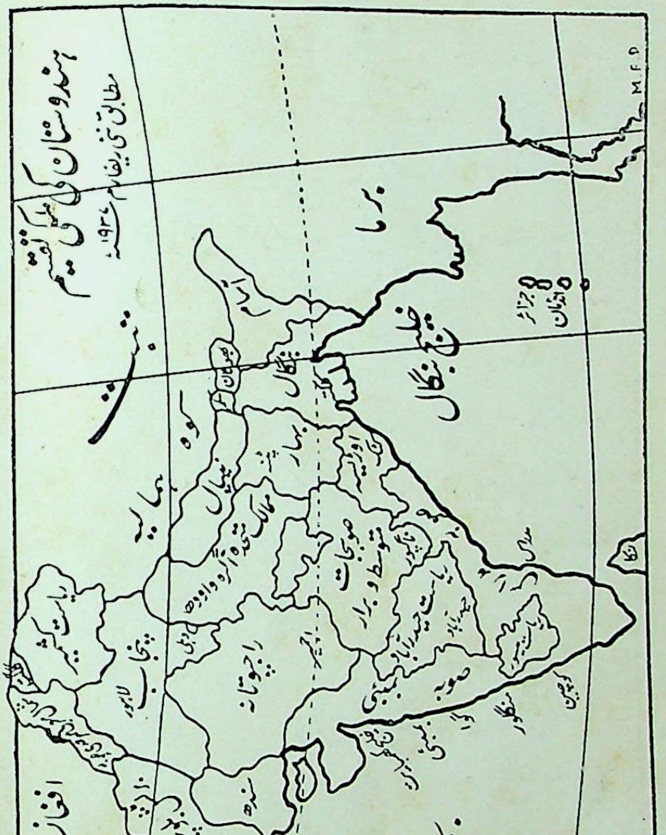

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مختار ہے۔ اور اُسے بعض خاص خاص صیغوں مثلاً فوج۔ تجارتی محصول۔ ریلوے۔ ڈاک اور انکم ٹیکس کو چھوڑ کر ہر صیغے کے متعلق قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے۔ صوبہ کی قانون ساز مجلس مرکزی حکومت کی نگرانی سے بالکل آزاد ہے۔ پہلے کچھ صیغے مثلاً پولیس، عدالت جیل وغیرہ گورنر کے ہاتھ میں ہوا کرتے تھے لیکن اب انہیں بھی وزیروں کے سپرد کر دیا گیا ہے جو عوام کے نمائندوں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ یعنی صوبوں میں قانون کے بنانے کے لئے دو مجلسیں ہیں اور بعض میں ایک۔ پنجاب میں صرف ایک مجلس ہے۔ جسے لیجسلیٹو اسمبلی کہتے ہیں۔ اس کے ممبر ۱۷۵ ہیں۔ جو سب کے سب منتخب ہو کر آتے ہیں۔ گورنر انہیں ممبروں میں سے وزیر مقرر کرتا ہے ؎

گورنر ذاتی طور پر صوبہ کے امن اور آئین کا ذمہ دار ہے۔ وہ اگرچہ وزیروں کے مشورہ سے حکومت کا انتظام کرتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن اگر وہ سمجھے کہ وزیروں کا مشورہ امن قائم کرنے میں حائل ہے۔ وہ اُسے رد کرسکتا ہے۔ اُسے یہ بھی اختیار ہے کہ اپنی مرضی سے چھ مہینے کے لئے جو قانون چاہے نافذ کر دے۔ لیکن اگر وہ اس قانون کی میعاد بڑھانا چاہے تو اُسے اِنگلستان کی پارلیمنٹ سے منظوری لینی پڑے گی۔ اُسے یہ بھی اختیار ہے کہ اگر صُوبے کے اِنتظام میں کوئی خرابی پیدا ہوتی دیکھے تو سارے اختیارات پر خود قبضہ کرلے ؞

ہر صوبے میں ایک ایڈووکیٹ جنرل مقرّر کیا گیا ہے۔ جو قانونی باتوں کے متعلق صوبے کی حکومت کو مشورہ دیتا رہیگا ؞

ہندوستان کا نظامِ حکومت

ہندوستان بڑا وسیع ملک ہے۔ اس کا رقبہ ۱۸۰۲۶۵۷ مربع میل ہے۔ اس میں سے جن صُوبوں پر حکومت ہند کی حکمرانی ہے۔ اس کا رقبہ ۱۰۹۲۰۷۴ مربع میل ہے۔ اور دیسی ریاستیں ۷۱۰۵۸۳ مربع میل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

HIS MAJESTY
KING GEORGE VI

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رقبہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ مردم شماری کا صحیح اندازہ مشکل ہے۔ مگر اس وقت ۳۵ کروڑ سے زائد ہندوستان کی آبادی ہے۔ جسمیں ۱/۴ لوگ ریاستوں میں ہیں۔ اس وسیع ملک پر شاہ جارج ششم حکومت کرتے ہیں۔ اُن کے اختیارات بہت وسیع ہیں۔ وہ دُوسری حکومتوں سے معاہدہ کر سکتے ہیں۔ اِنہیں دُوسرے ملکوں کے خِلاف اعلان جنگ کرنے کا حق بھی حاصِل ہے۔ اِس کے علاوہ وہ جسے چاہیں بڑے سے بڑا خِطاب دے سکتے ہیں۔ جو لوگ عدالتوں میں سزا پا چکے ہیں ملک معظم کو اُنہیں معاف کر دینے کا حق بھی حاصِل ہے۔ لیکن عام طور پر وہ اپنے وزیروں کے مشورہ کے بغیر یہ اختیارات اِستعمال نہیں کرتے۔

اِنگلستان میں قانون بنانے کے لئے دو مجلسیں قائم ہیں۔ ایک تو دارالامرا جس میں بڑے بڑے لارڈ اور لاٹ پادری شامِل ہیں۔ دُوسری دارالعوام جس کے ممبر ملک کے عام باشندوں میں سے منتخب کئے جاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔ دارالعوام میں کئی پارٹیاں ہیں۔ ان میں سے جس پارٹی کو ملک میں ہردلعزیزی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے لیڈر کو ملک معظم اپنے پاس بُلا کر وزیراعظم مقرر کرتے ہیں۔ اور پھر وہ اپنی جماعت کے لوگوں میں سے مختلف صیغوں کے وزیر منتخب کر لیتا ہے۔ گویا اِنگلستان کی حکومت کے تین حصّے ہیں (۱) ملک معظم۔ (۲) دارالامرا۔ (۳) دارالعوام۔ اور ان تینوں حصوں کے مجموعہ کا نام حکومت ہے۔ ہر قانون پہلے ایک ایوان میں پیش کیا جاتا ہے۔ پھر دوسرے میں۔ جب دونو ایوان اِسے منظور کر لیتے ہیں۔ تو پھر ملک معظم سے اُس کی منظوری حاصل کی جاتی ہے ؎

وزیر ہند

ملک معظم اپنی سلطنت کے ممالک محروسہ پر اپنے وزیروں کے ذریعے حکومت کرتے ہیں۔ ہندوستان کے نظم و نسق کی نگرانی کے لئے ایک خاص وزیر مقرر ہے جسے سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا یا وزیر ہند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہتے ہیں۔ یہ وزیر پارلیمنٹ اور بادشاہ کے سامنے ہندوستان کے تمام معاملات کے لئے جواب دہ ہوتا ہے۔ پہلے وزیرِ ہند کے اختیارات بہت زیادہ ہوتے تھے۔ لیکن وہ اب بہت گھٹا دِئے گئے ہیں۔ اُس کی مدد کے لئے ایک کونسل بھی ہے۔ جسے اِنڈیا کونسل کہتے ہیں۔ پہلے اس کے ممبر کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہوا کرتے تھے۔ لیکن ۱۹۳۵ء کی اِصلاحات کی رُو سے انڈیا کونسل کے ممبر کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ چھ مقرر ہوئے ہیں ۔

حکومتِ ہند ہندوستان کا سب سے بڑا حاکم گورنر جنرل اور وائسرائے کہلاتا ہے۔ اُسے ملک معظم دارالامرا کے ممبروں میں سے منتخب کرتے ہیں۔ پہلے ہندوستان کی حکومت اِنگلستان کی حکومت کی طرح یونیٹری تھی۔ لیکن اب یہاں فیڈرل حکومت کی بنیاد ڈالی گئی ہے جس میں برطانوی ہندوستان کے علاوہ دیسی ریاستوں کے نمائندہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی شامل ہوں گے۔ قانون بنانے کے لئے دو مجلسیں ہوں گی۔ ایک تو کونسل آف سٹیٹ جسے ہندوستان کا درالامرا سمجھنا چاہیئے۔ اور دُوسری فیڈرل اسمبلی۔ یہ مجلس صرف ایسے قانون بنائے گی جن کا تعلّق سارے ملک سے ہے۔ ورنہ صوبوں کو اندرونی طور پر پُوری پُوری خود مختاری دیدی گئی ہے اور وہ اپنی اپنی ضرورت کے لئے علیحدہ علیحدہ قانون بنا سکتے ہیں۔ بعض صیغوں کا انتظام وائسرائے خود کرے گا۔ اور بعض صیغے وزیروں کی ایک کونسل کے سپرد کر دئے گئے ہیں۔ فوج۔ معاملاتِ خارجہ۔ امورِ مذہبی اور قبائلی علاقہ کا اِنتظام وائسرائے کے ذمّہ ہے۔ اُسے اختیار ہے کہ اِن صیغوں کے اِنتظام کے لئے اپنی مرضی سے وزیر مقرر کرے۔ ریلوے کے محکمہ کا اِنتظام ریلوے بورڈ کے قبضہ میں ہے۔ اور برٹش بلوچستان کا نظم و نسق وائسرائے کے ہاتھ میں ہے۔ باقی محکموں کے انتظام کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وزیروں کی ایک کونسل مقرر کی گئی ہے جس کے ارکان کی تعداد زیادہ سے زیادہ دس قرار دی گئی ہے۔ ان وزیروں کے تقرر کا اختیار خود وائسرائے کو حاصل ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ انہیں فیڈرل اسمبلی کے ارکان میں سے منتخب کیا جائے۔ یہ وزیر مالگذاری۔ تجارت۔ زراعت۔ تعلیم وغیرہ کے متعلق وائسرائے کو مشورہ دے سکتے ہیں۔ فوج۔ معاملات خارجہ۔ برٹش بلوچستان اور امور مذہبی وغیرہ سے انہیں کوئی تعلق نہیں ÷

وائسرائے کے اختیارات بہت وسیع ہیں قوانین کو رد کرنے اور اپنی مرضی سے خاص قانون منظور کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اگر نظم و نسق میں کوئی خرابی رو نما ہو جائے تو وہ مرکزی مجالس قانون ساز کو بھی توڑ سکتا ہے ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ حکومت سے کیا مُراد ہے؟ اور اس کی ابتدا کس طرح ہوئی؟

۲۔ حکومت کے اہم فرائض بیان کرو۔

۳۔ حکومت کی مختلف صورتیں کون کونسی ہیں مثالیں دے کر اپنے جواب کی توضیح کرو۔

۴۔ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ملکوں میں کس قسم کا طرزِ حکومت پایا جاتا ہے؟

۵۔ فیڈرل حکومت سے کیا مُراد ہے؟

۶۔ موجودہ زمانے میں حکومت کس طرح غربا۔ نسوان اور پسماندہ اقوام کا خیال رکھتی ہے؟

۷۔ نیک شہری کے حقوق اور فرائض بیان کرو

۸۔ اپنے ضلع اور صُوبہ کا طرزِ حکومت بیان کرو

۹۔ دارالامراء اور دارالعوام کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

۱۰۔ کون کونسے محکمہ ایسے ہیں۔ جن کا نظم و نسق خود وائسرائے کے قبضہ میں ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانچویں فصل

لوکل سلف گورنمنٹ (مقامی سوراج)

مقامی سوراج کی ضرورت

مقامی سوراج سے ایسی حکومت مراد ہے۔ جس میں لوگوں کے نمائندے اپنے شہر۔ قصبہ یا گاؤں میں مل جل کر لوگوں کے لئے اور صرف لوگوں کے فائدے کے لئے قانون بنائیں۔ ایسے راج کی عملداری محدود ہوتی ہے۔ مثلاً بڑے شہروں میں میونسپل کمیٹیاں۔ قصبوں میں رقبہ مشتہرہ کی کمیٹیاں جن میں لوگوں کی طرف سے ممبر منتخب ہو کر جاتے ہیں۔ اپنی اپنی عملداری میں لوگوں کی سہولت اور آرام کے لئے۔ تعلیم، صحت۔ پانی صفائی اور دیگر ضروریات کا انتظام کرتی ہیں اس لئے اُنہیں مقامی سوراج کے نام سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پکارا جاتا ہے ٭

لارڈ رپن اور مقامی سوراج

انگلستان میں عرصہ سے یہ طریقہ چلا آتا ہے کہ ہر شہر اور قصبہ کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جاتی ہے جس کے ممبر وہاں کے باشندوں میں سے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ اور اپنے علاقہ میں صفائی۔ تعلیم۔ پانی وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ ۱۸۷۰ء میں لارڈ میو نے جو اُن دنوں ہندوستان کے وائسرائے تھے انگلستان کے نمونے پر ہندوستان میں بھی جگہ جگہ کمیٹیاں قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن اُن کے زمانے میں یہ تجویز پروان نہ چڑھی آخر ۱۸۸۲ء میں لارڈ رپن نے جو بڑے نیک دل وائسرائے ہو گزرے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کے انتظام کے لئے میونسپل کمیٹیاں اور ضلعوں کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ قائم کرنے کی غرض سے لوکل فنڈ ایکٹ اور میونسپل ایکٹ کے نام سے دو قانون منظور کئے۔ یہ کمیٹیاں ملک کے نظم و نسق میں حصہ لینے کے لئے تربیت گاہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی وجہ سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ مقامی ضرورتوں سے باخبر ہونے کے بعد اُن میں آہستہ آہستہ ملکی معاملات میں حصہ لینے کا مادہ بھی پیدا ہوگیا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً اصلاحات ہوتی رہیں۔ اور ان مقامی مجالس کے اختیارات برابر بڑھتے چلے گئے۔ ۱۹۱۹ء میں جب ہندوستان کو نئی اصلاحات دی گئیں تو میونسپلٹیوں کے اختیارات بھی بڑھا دیے گئے۔ لیکن مقامی سوراج کے آغاز کا سہرا لارڈ رپن کے ہی سر ہے جنھوں نے سب سے پہلے یہ مجالس قائم کیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے فرائض

ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ بورڈ قائم ہیں جن میں لوگوں کی طرف سے ممبر منتخب ہوکر شامل ہوتے ہیں۔ کچھ سرکار کی طرف سے بھی نامزد ہوتے ہیں۔ رائے دہی کے لئے لوکل ریٹ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اب جینیتی ٹیکس ادا کرنیوالوں کو رائے دہی کا حق مل گیا ہے

ڈسٹرکٹ بورڈوں کی بناوٹ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں مختلف ہے پنجاب میں عام طور پر ڈپٹی کمشنر ہی ڈسٹرکٹ بورڈ کا صدر ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ماتحت بھی کئی بورڈ ہیں جن کے اختیارات بہت محدود ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ تو وہ محصول ہے جو اُس کی طرف سے زمینوں پر لگایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مقامی حکومت بھی وقتاً فوقتاً اُس کی مالی اعانت کرتی رہتی ہے ٭

مندرجہ ذیل فرائض اِن بورڈوں کے سپُرد کئے گئے ہیں

۱ آمد و رفت میں سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ضِلع کی سڑکوں کی مرمّت کروانا ٭

۲ پرائمری تعلیم کی اِشاعت کے لئے گاؤں میں مدرسے کھولنا۔ اور محکمۂ تعلیم کے افسروں کی معرفت اِن کی نگرانی کروانا ٭

۳ لوگوں کی صحت کا خیال رکھنا اور دیہاتوں میں شفاخانے کھولنا ٭

۴ چیچک۔ طاعون۔ ہیضہ جیسے امراض کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تدارک کے لئے لوگوں کو ٹیکہ لگوانا۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے ضلع میں سول سرجن کے ماتحت ڈاکٹر رکھے جاتے ہیں۔ جو گاؤں میں جا کر صفائی اور لوگوں کی صحت کا معائنہ کرتے ہیں۔ اور وبائی بیماریوں کے انسداد کے لئے لوگوں کو ٹیکہ لگاتے ہیں ٭

۵ مسافروں کے آرام کے لئے سرائیں بنوانا۔ اور کوئیں کھدوانا۔

۶ مویشی کی نسل بڑھانے کے لئے گاؤں میں عمدہ سانڈ بھجوانا۔ اور بڑے بڑے قصبوں میں مویشیوں کے سالانہ میلے لگوانا ٭

۷ مفید درختوں کے ذخیرے لگوانا تاکہ زمیندار وہاں سے پودے وغیرہ خرید کر باغات لگوائیں۔ اور اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکیں ٭

پبلک سے متعلق میونسپل کمیٹیوں کے فرائض

۱ شہروں میں یہ کمیٹیاں اپنی اپنی عملداری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں بہت مفید کام کر رہی ہیں۔ مثلاً شہروں میں خالص ہوا اور صاف پانی کی کمی ہوتی ہے۔ اس مطلب کے لئے ہر ایک کمیٹی کے ماتحت واٹر ورکس بنے ہوئے ہیں۔ جن میں کنوؤں سے پانی کشید ہو کے آتا ہے۔ اور نلکوں کے ذریعے گھر گھر پہنچتا ہے ٭

۲ آمد و رفت میں آسانی پہنچانے کے لئے شہر کے مختلف حصّوں میں سڑکیں بنائی جاتی ہیں۔ اور ان کی باقاعدہ مرمّت کروائی جاتی ہے ٭

۳ خالص ہوا کے لئے شہر کے مختلف حصّوں میں باغات لگائے جاتے ہیں۔ لوگ فرصت کے وقت وہاں اکٹھے ہوتے ہیں اور تازہ اور کھلی ہوا سے فائدہ اُٹھاتے ہیں ٭

۴ لوگوں کی صحت کو قائم رکھنے کے لئے گندہ نالیوں اور علاقہ ماتحت میں پُلوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وغیرہ کی تعمیر یا درستی کا خیال رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ چیچک۔ طاعون اور ہیضہ کے ٹیکے کا انتظام بھی کرتی ہے۔ جگہ جگہ خیراتی ہسپتال قائم کرنا۔ قحط اور سیلاب کے زمانے میں لوگوں کی مدد کرنا بھی اس کے فرائض میں داخل ہے

۵ شہر کی صفائی کے لئے ہیلتھ افسر۔ داروغہ صفائی اور خاکروب مقرر کرتی ہے۔

۶ شہر میں روشنی کا انتظام کرتی ہے۔

۷ مکانات کو آگ سے محفوظ رکھنے کے لئے فائر بریگیڈ رکھتی ہے۔ اور ہر طریقہ سے لوگوں کو آرام پہنچانے کی تدبیریں سوچتی رہتی ہے۔

۸ شہر میں پرائمری تعلیم کی اشاعت کے لئے مدرسے کھولنا اور لوگوں کی تربیت کے لئے لائبریریاں اور ریڈنگ روم کھولنا بھی میونسپل کمیٹیوں کا اہم فرض ہے۔

اِن کاموں کو سرانجام دینے کے لئے اِن کمیٹیوں کو سرکار کی طرف سے اجازت ہوتی ہے۔ کہ وہ اِن چیزوں پر محصول وصول کریں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو اُن کی عملداری میں باہر سے آتی ہیں - یہ ٹیکس چنگی کا محصول کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہاؤس ٹیکس (مکانات کا ٹیکس) گاڑی ٹانگے وغیرہ کا لائسنس ٹیکس اور سرکاری امداد اِس کمیٹی کی آمدنی کی بڑی بڑی مدات ہیں۔ بعض پیشوں اور تجارتوں پر بھی ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ جو پانی میونسپلٹی نلوں کے ذریعہ بہم پہنچاتی ہے۔ اس کی قیمت بھی وصول کی جاتی ہے ؀

رقبہ مشتہرہ یا نوٹیفائڈ کمیٹی

اِن قصبوں میں جو نہ تو بڑے بڑے شہروں میں اور نہ دیہات میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور جن کی آبادی چند ہزار سے زیادہ نہیں ہوتی۔ سرکار چھوٹی کمیٹی یا رقبہ مشتہرہ کی کمیٹی قائم کرتی ہے۔ ایسی کمیٹیوں میں ممبروں کی تعداد تھوڑی ہوتی ہے۔ اور یہ ممبر اپنے علاقہ میں صفائی۔ صحت اور تعلیم وغیرہ کے ذمہ وار ہوتے ہیں ؀

پنچائتیں اور اُن کے فوائد

ہندوستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں کوئی سات لاکھ دیہات ہیں جن میں ملک کے اسّی فیصدی باشندے آباد ہیں یہی لوگ سارے ملک کے لئے خوراک اور فوج کے لئے سپاہی بہم پہنچاتے ہیں۔ مالگذاری بھی جو حکومت کی آمدنی کی سب سے بڑی مد ہے انہیں سے وصول کی جاتی ہے۔ اس لئے اِن لوگوں میں قومیّت کی رُوح پیدا کرنا اور اُن کو جمہوری حکومت سے واقف کرانا ہر حکومت کا فرض ہے۔ پُرانے زمانے میں دیہات کے لوگ جمہوری طرزِ حکومت سے اچھی خاصی واقفیت رکھتے تھے۔ کیونکہ اُن دِنوں ہر گاؤں اپنے اندرونی انتظام میں خود مختار تھا۔ ہر جگہ پنچائتیں قائم تھیں جن کے اختیارات بہت وسیع تھے۔ دیوانی اور فوجداری مقدّمات کا فیصلہ پولیس کا اِنتظام۔ مالگذاری جمع کرنا۔ پنچائتوں کے سپرد تھا۔ اور مرکزی حکومت اُن کے معاملات میں دخل نہ دیتی تھی۔ لیکن جب انگریزی حکومت آئی اور پنچائتوں کے ذِمّے جو کام تھا وہ عدالت۔ محکمۂ مال اور پولیس میں تقسیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر دیا گیا تو پنچائتیں مٹ گئیں۔ لیکن پنچائتوں کا یہ طریقہ ایسا مفید تھا کہ ہندوستان کے لوگوں نے پھر اسے رائج کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ سنہ ۱۹۱۲ء میں حکومت پنجاب نے ایک قانون منظور کیا۔ جس کے ماتحت پنجاب کے دیہات میں پنچائتیں قائم کی گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد دوسرے صوبوں میں بھی پنچائتیں قائم ہونے لگیں۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں پنجاب کی حکومت نے اس قانون میں کسی قدر ترمیم کر دی۔ اب ملک کے اکثر حصوں میں پنچائتیں بہت مفید کام کر رہی ہیں ؎

اِن پنچائتوں کی وجہ سے لوگوں کو بڑا فائدہ یہ پہنچا ہے کہ وہ اپنے اکثر جھگڑے گاؤں میں ہی نمٹا لیتے ہیں۔ اور اِنہیں عدالتوں میں جا کر مقدمہ بازی میں روپیہ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ کیونکہ پنجاب کے کسان جن میں ابھی تعلیم بہت کم ہے۔ مقدمہ بازی کے بڑے شوقین ہیں۔ اور مقدمے لڑنے میں بڑا روپیہ ضائع کر دیتے ہیں۔ پنچائتوں کو چھوٹے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھوٹے دیوانی اور فوجداری مقدّمات سننے کے اختیارات دیدئے گئے ہیں۔ لیکن ابھی پنچائتوں کے نظام میں ترقی کی کافی گنجائش ہے ٭

سوالات

۱ لوکل سلف گورنمنٹ سے کیا مراد ہے ؟
۲ ہندوستان میں لوکل سلف گورنمنٹ کب قائم ہوئی اور کس نے قائم کی ؟
۳ میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے فرائض کیا کیا ہیں ؟
۴ لوکل سلف گورنمنٹ سے لوگوں کو کیا کیا فائدے پہنچے ؟
۵ پُرانے زمانے میں دیہات کے اندر جو پنچائتیں قائم تھیں۔ اُن کے فرائض کیا کیا تھے ؟
۶ انگریزی حکومت میں دیہاتی پنچائتیں کب قائم ہوئیں۔ اور اُن کے فوائد کیا کیا ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھٹی فصل

قانون ساز مجلسیں

ہندوستان کی آئینی ترقی کی داستان

تمہیں معلوم ہوگا کہ پہلے ہندوستان کی حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضہ میں تھی۔ ۱۸۵۸ء میں اس ملک کا انتظام انگلستان کی پارلیمنٹ کے سپرد کر دیا گیا۔ اور ملکہ وکٹوریہ آنجہانی ہندوستان کی فرمانروا قرار پائیں۔ ملکہ وکٹوریہ نے حکومت کی باگ ڈور ہاتھ میں لیتے وقت جو اعلان کیا تھا۔ اُس میں اُنہوں نے ہندوستانیوں سے وعدہ کیا تھا کہ انگلستان کے دوسرے مقبوضات کو جو حقوق حاصل ہوں گے۔ وہ ہندوستان کو بھی دئے جائیں گے۔ چنانچہ اُس وقت سے آج تک ہندوستان کے نظامِ حکومت میں بڑی اہم تبدیلیاں ہو رہی ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن کی وجہ سے ہندوستانیوں کو بہت سے
حقوق حاصل ہو گئے ہیں ۔
۱۸۵۸ء میں ہی مرکز اور مدراس اور بمبئی
کے احاطوں میں قانون ساز کونسلیں قائم کی
گئی تھیں جن میں نصف ممبر سرکاری نصف
غیر سرکاری ہوتے تھے۔ غیر سرکاری ممبروں
میں زیادہ تر ہندوستانی ہوا کرتے تھے۔ لیکن
انہیں حکومت نامزد کرتی تھی۔ ۱۸۹۲ء میں
قانون بنانے والی کونسلوں کے نظام میں
بہت سی تبدیلیاں کی گئیں۔ اور کچھ لوگوں
کو یونیورسٹیوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ میونسپلٹیوں
اور تجارت کے ایوانوں کی جانب سے منتخب
کرکے بھیجا جانے لگا۔ لیکن انہیں حکومت
سے صرف سوال کرنے کا حق تھا۔ اور کسی
بات میں وہ دخل نہیں دے سکتے تھے لارڈ منٹو جو
اُس وقت ہندوستان کے وائسرائے تھے
لارڈ مارلے وزیر ہند کے ساتھ مل کر کے
ہندوستان میں اصلاحات نافذ کرنے کی
ایک نئی سکیم بنائی جسے "منٹو مارلے سکیم"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہتے ہیں۔ ان نئی اصلاحات کی رُو سے کونسلوں کے غیر سرکاری ممبروں کی تعداد بڑھا دی گئی اُنہیں ووٹ کے ذریعہ منتخب کیا جانے لگا۔ اور بجٹ پر بحث کرنے اور تجویزیں پیش کرنے کا حق بھی دیا گیا۔ اس کے علاوہ وائسرائے اور گورنروں کی انتظامی کونسلوں میں ہندوستانیوں کو بھی عہدے ملنے لگے*

سنہ ۱۹۱۶ء میں ہندوستان کے وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ اور مسٹر مانٹیگو وزیر ہند نے مل کر نئی اصلاحات کی ایک سکیم مرتب کی جس کی رُو سے مرکز میں کونسل آف سٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی اور صوبوں میں قانون ساز کونسلیں قائم کی گئیں جن کے ممبروں میں غیر سرکاری ممبروں کی تعداد بڑھا دی گئی ووٹ دینے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ مرکزی حکومت کا سارا انتظام وائسرائے اور اُس کی انتظامی کونسل کے ہاتھ میں رہا۔ لیکن صوبوں کے بعض محکمے مثلاً تعلیم، زراعت۔ حفظانِ صحت۔ لوکل سیلف گورنمنٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستانی وزیروں کے سپرد کر دیئے گئے جنہیں عوام کے نمائندوں میں سے منتخب کیا جاتا تھا ٭

اس موقع پر حکومت کی طرف سے یہ بھی اعلان کیا گیا تھا کہ دس دس سال کے بعد ہندوستان کے حالات کی تحقیق کر کے اُس کے طرزِ حکومت میں مناسب تبدیلیاں کی جایا کریں گی۔ چنانچہ ۱۹۲۸ء میں پارلیمنٹ کے سات ممبروں کا ایک کمیشن جس کے صدر انگلستان کے مشہور مدبر سر جان سائمن تھے یہ معلوم کرنے کے واسطے بھیجے گئے کہ اس ملک میں کس قسم کا طرزِ حکومت رائج کیا جائے۔ اور ہندوستانیوں کو کیا کیا اختیارات اور حقوق دیئے جائیں اس تحقیقاتی کمیشن نے سارے ملک کا دورہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کر دی۔ اس رپورٹ پر غور کرنے کے لیے لندن میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو گول میز کانفرنس کے نام سے مشہور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اس میں پارلیمنٹ کے علاوہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں اور طبقوں کے نمائندے بھی شریک تھے۔ اُن میں دیر تک ہندوستان کے طرزِ حکومت کے متعلق بحثیں ہوتی رہیں اس قسم کی تین کانفرنسیں منعقد ہوئیں جن میں ہندوستان کے نئے نظامِ حکومت کا مکمل خاکہ مرتب کیا گیا۔ پھر اُسے پارلیمنٹ میں پیش کرکے اُس کی منظوری حاصل کی گئی۔ اور جب یہ سارے مرحلے طے ہو چکے تو اس نئے آئین حکومت کو ملک معظم کے سامنے پیش کرکے اُن کی منظوری لی گئی اور ۱۹۳۷ء میں ہندوستان کو نئی اصلاحات دینے کا اعلان کیا گیا۔ یہ قانون جس کی رُو سے ہندوستان کے نظامِ حکومت میں تبدیلیاں کی گئی ہیں ۱۹۳۵ء کا انڈیا ایکٹ کہلاتا ہے ۞

صوبائی خود مختاری

اگرچہ انگلستان میں یونیٹری نظامِ حکومت رائج ہے یعنی سارا ملک مرکزی حکومت کے ماتحت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے وسیع ملک میں اس قسم کا طرزِ حکومت چنداں موزوں نہیں۔ اس لئے بڑے غور و فکر کے بعد یہ صلاح ٹھیری کہ ہندوستان میں فیڈرل یعنی وفاقی قسم کا طرزِ حکومت رائج کیا جائے۔ اور سارے صوبوں کو اندرونی خود مختاری دیدی جائے۔ چنانچہ اب ہندوستان کے صوبوں میں جو قانون ساز مجالس قائم ہوئی ہیں۔ وہ بالکل آزاد ہیں۔ صوبہ کے تمام محکموں کا انتظام وزیروں کے ہاتھ میں ہے جو قانون ساز مجالس کے ممبروں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

صوبائی کونسلیں

نئے انڈیا ایکٹ کے رُو سے مدراس۔ بمبئی۔ بنگال صوبجات متحدہ و بہار اور آسام میں قانون بنانے کے لئے دو دو مجلسیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں ایک "لیجسلیٹو کونسل" کہلاتی ہے اور دوسری "لیجسلیٹو اسمبلی"۔ یہ مجلسیں انگلینڈ کی پارلیمنٹ کے دو ایوانوں یعنی دار العوام اور دارالامرا کے نمونے پر قائم کی گئی ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باقی صوبوں یعنی پنجاب - سندھ - صوبجات متوسط اور برار - صوبہ سرحد اور اُڑیسہ میں صرف ایک قانون ساز مجلس ہے جو لیجسلیٹو اسمبلی کہلاتی ہے - یہ صوبائی اسمبلی پانچ سال تک رہتی ہے - اس میعاد کے ختم ہونے پر نئے سرے سے انتخاب ہوتا ہے - جن صوبوں میں دو مجالس ہیں وہاں بھی لیجسلیٹو اسمبلی پانچ سال کے بعد توڑی جاتی ہے - البتہ لیجسلیٹو کونسل مستقل مجلس سمجھی جاتی ہے لیکن ہر تیسرے سال اس کے ⅓ ممبر علیحدہ ہو جاتے ہیں - اور اُن کی جگہ نئے ممبر چنے جاتے ہیں - لیجسلیٹو اسمبلی کے سارے ممبر لوگوں کے ووٹ کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں - لیجسلیٹو کونسل کے کچھ ممبر گورنر کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں ؛

اِن مجلسوں کے ممبروں میں صوبہ کی مختلف جماعتوں کے نمائندوں کی نشستیں مقرر کردی گئی ہیں - جداگانہ انتخاب بحال رکھا گیا ہے یعنی ہندو - مسلمان - سکھ - عیسائی اپنی اپنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جماعت کے نمائندوں کو ووٹ دیتے ہیں ۔

ذیل کے نقشہ صفحہ ١٠٠ سے ہندوستان کی مختلف صوبائی مجالس کی نشستوں کی ترتیب تمہاری سمجھ میں آجائے گی۔ اس نقشہ میں عام سے ہندوؤں کی نشستیں مراد ہیں عام نشستوں میں سے کچھ نشستیں ہریجنوں کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ جو نقشہ میں الگ دکھائی گئی ہیں ۔

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں زمینداروں کی آٹھ نشستوں میں سے ایک نشست تمنداروں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔ اس مجلس میں دیہاتیوں کی نشستیں ١٣٠ ہیں۔ جن میں ٧٥ مسلمانوں کی ہیں۔ ٢٦ عام یعنی اونچی ذات کے ہندوؤں اور اچھوتوں کے لئے اور ٢٩ سکھوں کے لئے۔ باقی نشستیں شہروں کے لوگوں کے لئے ہیں ۔

ووٹروں کی تعداد

ووٹر یا رائے دہندہ ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کی رائے یا ووٹ سے ممبر چنے جاتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیجسلیٹو اسمبلی

(صوبہ وار نشستیں)

نام صوبہ	کل نشستیں معہ عورتوں کے	عام	اقوام مندرجہ جدول (اچھوت)	پسماندہ اقوام	سکھ	مسلمان	اینگلو انڈین	یورپین	ہندی عیسائی	صنعت و حرفت تجارت کانکنی وغیرہ کے نمائندے	زمیندار	یونیورسٹی کے نمائندے	مزدور
مدراس	۲۱۵	۱۴۳	۳۰	۱	۰	۲۸	۲	۳	۵	۶	۶	۱	۶
بمبئی	۱۷۵	۱۱۴	۱۵	۱	۰	۲۹	۲	۳	۳	۷	۲	۱	۷
بنگال	۲۵۰	۷۸	۳۰	۰	۰	۱۱۷	۳	۱۱	۲	۱۹	۵	۲	۸
صوبجات متحدہ	۲۲۸	۱۴۰	۲۰	۰	۰	۶۴	۱	۲	۲	۳	۶	۱	۳
پنجاب	۱۷۵	۴۲	۸	۰	۳۱	۸۴	۱	۱	۲	۱	۵	۱	۳
بہار	۱۵۲	۸۶	۱۵	۷	۰	۳۹	۱	۲	۱	۴	۴	۱	۳
آسام	۱۰۸	۴۷	۷	۹	۰	۳۴	۰	۱	۱	۱۱	۰	۰	۴
صوبہ سرحد	۵۰	۹	۰	۰	۳	۳۶	۰	۰	۰	۰	۲	۰	۰
اڑیسہ	۶۰	۴۴	۶	۵	۰	۴	۰	۰	۱	۱	۲	۰	۱
سندھ	۶۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صرف عورتوں کی نشستیں

(لیجسلیٹو اسمبلی)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

صرف عورتوں کی نشستیں

(لیجسلیٹو اسمبلی)

نام صوبہ	کل نشستیں مع مردوں کے	عام	سکھ	مسلمان	اینگلو انڈین	ہندی عیسائی		
مدراس	۲۱۵	۶	۰	۱	۰	۱		
بمبئی	۱۷۵	۵	۰	۱	۰	۰		
بنگال	۲۵۰	۲	۰	۲	۱	۰		
صوبجات متحدہ	۲۲۸	۴	۰	۲	۰	۰		
پنجاب	۱۷۵	۱	۱	۲	۰	۰		
بہار	۱۵۲	۳	۰	۱	۰	۰		
آسام	۱۰۸	۱	۰	۰	۰	۰		
صوبہ سرحد	۵۰	۰	۰	۰	۰	۰		
اڑیسہ	۶۰	۲	۰	۰	۰	۰		
سندھ	۶۰	۱	۰	۱	۰	۰		
متوسط و برار	۱۱۲	۳	۰	۰	۰	۰		

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

لیجسلیٹو کونسل

صوبہ	کل نشستیں	عام	مسلمان	یورپین	ہندوستانی عیسائی	لیجسلیٹو اسمبلی کے نمائندے	گورنر کے نامزد نمائندے
مدراس	کم از کم ۵۴ اور زیادہ سے زیادہ ۵۶	۳۵	۷	۱	۳	۰	کم از کم ۸ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰
بمبئی	کم از کم ۲۹ اور زیادہ سے زیادہ ۳۰	۲۰	۵	۱	۰	۰	کم از کم ۳ اور زیادہ سے زیادہ ۴
بنگال	کم از کم ۶۳ اور زیادہ سے زیادہ ۶۵	۱۰	۱۷	۳	۰	۲۷	کم از کم ۶ اور زیادہ سے زیادہ ۸
صوبجات متحدہ	کم از کم ۵۸ اور زیادہ سے زیادہ ۶۰	۳۴	۱۷	۱	۰	۰	کم از کم ۶ اور زیادہ سے زیادہ ۸
بہار	" " ۲۹ " " ۳۰	۹	۴	۱	۰	۱۲	" " ۳ " " ۴
آسام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۹۱۹ء کے قانون حکومت ہند کی رُو سے بہت تھوڑے لوگوں کو رائے دینے کا حق حاصل تھا۔ چنانچہ پنجاب میں ووٹروں کی تعداد ساڑھے سات لاکھ سے کم تھی۔ اب پنجاب کے ووٹروں کی تعداد ۲۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۱ سو ۸۳ ہے۔ سارے ہندوستان کے ووٹروں کی تعداد ساڑھے تین کروڑ سے کچھ اوپر ہے۔ جن میں سے دو کروڑ نوّے لاکھ مرد ہیں۔ اور ساٹھ لاکھ عورتیں ⁂

ووٹروں کے اوصاف

مردوں میں سے صرف وہی شخص پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے ووٹ دے سکتا ہے۔ جو مندرجۂ ذیل اوصاف میں سے کم از کم ایک وصف رکھتا ہو:-

۱ پانچ رُوپے یا اس سے زیادہ مالیہ ادا کرتا ہو ⁂

۲ پانچ رُوپے سالانہ مالیہ کی زمین پر موروثیت کا حق رکھتا ہو ⁂

۳ ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو جس کی معافی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا جاگیر دس رُوپے سالانہ سے کم نہ ہو ٭

۴ دو ہزار رُوپیہ سالانہ کی مالیت غیر منقولہ جائداد رکھتا ہو۔ یا کم از کم ساٹھ رُوپے سالانہ کرایہ ادا کرتا ہو ٭

۵ کسی ایسی غیر منقولہ جائداد پر کرایہ دار کی حیثیت سے قبضہ رکھتا ہو جس کا سالانہ کرایہ ۶۰ رُوپے سے کم نہ ہو ٭

۶ ۶ ایکڑ آبپاشی یا ۱۲ ایکڑ غیر آبپاشی زمین رکھتا ہو ٭

۷ کم از کم پچاس رُوپے میونسپل کمیٹی یا چھاونی کا ٹیکس ادا کرتا ہو ٭

۸ انکم ٹیکس ادا کرتا ہو۔

۹ کم از کم دو روپے حیثیت ٹیکس یا ڈسٹرکٹ بورڈ ٹیکس ادا کرتا ہو ٭

۱۰ ذیلدار۔ انعامدار۔ سفید پوش یا نمبردار ہو ٭

۱۱ باقاعدہ فوج کا پنشنر۔ سابق افسر یا نن کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو ٭

۱۲ برطانوی ہند کی پولیس کا پنشنر یا سابق افسر یا کینسٹبل یا ہیڈ کینسٹبل ہو ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۳ - کم از کم پرائمری پاس ہو -
ووٹر عورتوں کے لئے ذیل کی شرطیں مقرر کی گئی ہیں۔
۱ - پڑھنا جانتی ہو -
۲ - کسی ایسے شخص کی بیوی ہو جو یا تو کم از کم چار ہزار روپے کی مالیت کی غیر منقولہ جائداد کا مالک ہو یا ۹۶ روپے سالانہ کرایہ ادا کرتا ہو یا ایسی جائداد غیر منقولہ پر کرایہ دار کی حیثیت سے قبضہ رکھتا ہو جس کا سالانہ کرایہ کم از کم ۹۶ روپے ہو۔ یا کم از کم ۵۰ روپے چھاؤنی یا میونسپل کمیٹی کا ٹیکس دیتا ہو یا انکم ٹیکس ادا کرتا ہو۔ یا ایسی زمین کا مالک ہو جس کا سالانہ مالیہ کم از کم پچیس روپے ہو۔ یا ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو جس کی معافی یا جاگیر ۵۰ روپے سالانہ ہو۔ یا ایسی سرکاری زمین کا مزارع یا پٹہ دار ہو جس کا سالانہ لگان ۲۵ روپے ہو۔ یا جو ۲۵ روپے سالانہ لگان کی زمین پر حق موروثیت رکھتا ہو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳ باقاعدہ فوج کے پنشنر۔ نن کمشنڈ افسر۔ یا سپاہی کی بیوی کو بھی ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔

۴ باقاعدہ فوج کے افسر۔ نن کمشنڈ یا سپاہی کی وظیفہ خوار بیوہ یا ماں بھی ووٹ دے سکتی ہے۔

اچھوتوں میں ایسے لوگوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا جو یا تو پڑھنا جانتے ہوں یا کسی ایسی جائداد غیر منقولہ یا مکان کے ملبہ کے مالک ہوں جس کی مالیت پچاس روپے سے کم نہ ہو۔ اور یا کسی ایسی جائداد غیر منقولہ پر کرایہ دار کی حیثیت سے اُن کا قبضہ ہو جس کا سالانہ کرایہ ۳۶ روپے سے کم نہ ہو۔

اچھوتوں کی نشستیں دوہرے انتخاب کے ذریعہ پُر کی جائیں گی۔ یعنی پہلے ہر حلقے سے اچھوت چار آدمیوں کو اپنا نمائندہ منتخب کریں گے۔ پھر اچھوت اور اُونچی ذات کے ہندو مل کر اُن چار آدمیوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں سے ایک شخص کو ممبر چن لیں گے [1]

پنجاب اسمبلی کی ممبری کے لئے کوئی ایسا شخص امیدوار نہیں ہو سکے گا:۔

۱. جو برطانوی ہندوستان یا کسی ہندوستانی ریاست کی رعایا نہ ہو۔

۲ جس کی عمر ۲۵ سال سے کم ہو۔

۳ جو گورنمنٹ کا تنخواہ دار ملازم ہو (حکومت کے وزیر اس شرط سے مستثنیٰ ہیں)

۴ جس کو کسی عدالت مجاز نے دیوانہ قرار دیا ہو۔

۵ جو دیوالیہ ہو۔

۶ جو کسی فوجداری جرم میں عبور دریائے شور یا قید کی سزا بھگت رہا ہو۔

۷۔ جو مجالس قانون ساز کے انتخاب کے سلسلہ میں کسی جرم کا خلاف قانون حرکت کا مجرم گردانا گیا ہو:۔

۸۔ جس کو کسی عدالت نے عبور دریائے شور یا کم از کم دو سال قید کی سزا دی ہو

[1] پنجاب کے مختلف انتخابی حلقوں کی فہرست کتاب کے اخیر میں ضمیمہ کے طور پر دی گئی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اُسے رہا ہوئے پانچ سال کا عرصہ نہ گزر چکا ہو ؛

۹ جو خود لیجسلیٹو اسمبلی کا اُمیدوار یا کسی اُمیدوار کا ایجنٹ رہا ہو۔ اور انتخاب کے اخراجات کا حساب مقررہ میعاد کے اندر پیش نہ کر سکا ہو۔

اسمبلی کا طریق کار ہر قانون کا مسودہ اسمبلی میں منظور ہونے کے بعد گورنر کے پاس بھیج دیا جاتا ہے۔ اُسے منظور یا نا منظور کرنا گورنر کے اختیار میں ہے اگر اُسے اس مسودہ پر مزید غور و خوض کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو وہ اُسے اپنے اختیار سے منظور یا نا منظور کر دیتا ہے۔ یا پھر ملک معظم کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔ کوئی قانون جسے گورنر یا گورنر جنرل منظور کر چکا ہو ملک معظم اُسے اس منظوری کے بعد سال بھر کے اندر اندر منسوخ کر سکتے ہیں ؛

مختلف صوبوں کے اختلافات اگر مختلف صوبوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

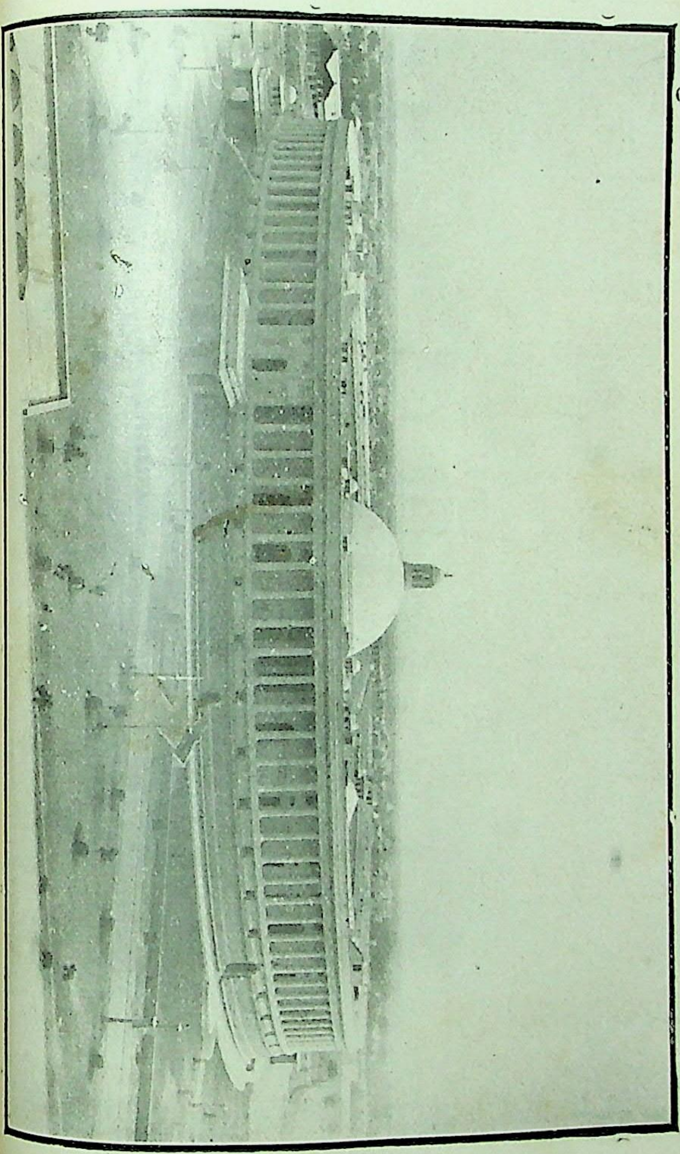

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختلافات پیدا ہو جائیں تو ایسے موقع پر ایک کونسل قائم کی جائے گی جس میں مختلف صوبوں کے نمائندے شریک ہوں گے۔ اگر دو صوبوں کے درمیان انتظامی یا قانونی اختیارات کے بارے میں کوئی اختلاف ہو جائے تو جس صوبے کو کچھ نقصان پہنچے۔ وہ گورنر جنرل سے مداخلت کی درخواست کر سکتا ہے۔ وہ یا تو خود اس جھگڑے کا فیصلہ کرے گا۔ ورنہ ایک کمیشن مقرر کر دیگا جس کی رپورٹ پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ فیڈرل کورٹ کے نام سے ایک خاص عدالت بھی قائم کی جا رہی ہے جو مختلف صوبوں کے جھگڑے چکائے گی ؎

مرکزی مجالس قانون ساز

سنہ ۱۹۳۵ء کے قانون حکومت ہند کی رُو سے اس ملک میں فیڈرل حکومت قائم کی جا رہی ہے جس میں دیسی ریاستیں بھی شامل ہوں گی۔ فیڈرل حکومت کے تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اجزا اپنے اندرونی معاملات میں خود مختار ہوں گے۔ وہ صرف ایسے مسائل سے تعلق رکھے گی جس کا اثر سارے ملک پر پڑتا ہے ؛

نئے قانون کی رُو سے مرکز میں دو مجلسیں قائم کی جائیں گی۔ ایک تو کونسل آف سٹیٹ اور دُوسری فیڈرل اسمبلی۔ کونسل آف سٹیٹ ایک مستقل جماعت ہوگی۔ لیکن اس کے ایک تہائی رُکن ہر تیسرے سال علیحدہ ہو جایا کریں گے۔ اس میں برطانوی ہند کے ۱۵۶ اور ریاستوں کے زیادہ سے زیادہ ۱۰۴ نمائندے شامل ہوں گے۔ برطانی ہند کی ۱۵۶ نشستوں میں سے ۱۵۰ نشستیں گورنری صوبوں۔ چیف کمشنروں کے صوبوں۔ اینگلو انڈین۔ یورپین اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے ہوں گی۔ باقی ۶ نشستوں کو گورنر جنرل اپنی مرضی سے پُر کر لیا کرینگے ؛

فیڈرل اسمبلی میں برطانوی ہند کے ۲۵۰ اور ہندوستانی ریاستوں کے زیادہ سے زیادہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۲۵ نمائندے ہوں گے۔ اور ۴ نشستیں صنعت و حرفت کے نمائندوں اور ایک مزدوروں کے نمائندے کے لئے مخصوص ہیں انہیں نمائندوں میں سے مختلف صیغوں کے وزیر مقرّر کئے جائیں گے۔ البتہ چند محکموں۔ یعنی فوج معاملات خارجہ۔ امورِ مذہبی اور برٹش بلوچستان کا اِنتظام وائسرائے کے قبضہ میں رہیگا ؛

ذیل کے نقشہ سے تمہیں کونسل آف سٹیٹ اور فیڈرل اسمبلی کی نشستوں کی ترتیب معلوم ہو جائے گی ؛

فیڈرل اسمبلی میں ریاستوں کی جانب سے زیادہ سے زیادہ ۱۲۵ نمائندے شامل ہوں گے۔ گویا اس کے کل ممبروں کی تعداد ۳۷۵ ہوگی۔ یہ مجلس پانچ سال کے بعد توڑ دی جایا کرے گی۔ اور از سرِنو ممبروں کا اِنتخاب ہوگا ؛

ممبروں کا انتخاب	کونسل آف سٹیٹ کے لئے برطانوی ہندوستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کونسل آف سٹیٹ

صوبے یا جماعتیں	کل نشستیں	عام نشستیں	اقوام مندرجہ جدول	سکھوں کی نشستیں	مسلمانوں کی نشستیں	عورتوں کی نشستیں
مدراس	۲۰	۱۴	۱	۰	۴	۱
بمبئی	۱۶	۱۰	۱	۰	۴	۱
بنگال	۲۰	۸	۱	۰	۱۰	۱
صوبجات متحدہ	۲۰	۱۱	۱	۰	۷	۱
پنجاب	۱۶	۳	۰	۴	۸	۱
بہار	۱۶	۱۰	۱	۰	۴	۱
صوبجات متوسط برار	۸	۶	۱	۰	۱	۰
آسام	۵	۳	۰	۰	۲	۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صوبہ سرحد	۵	۱	۰	۰	۴	۰
اُڑیسہ	۵	۴	۰	۰	۱	۰
سندھ	۵	۲	۰	۰	۳	۰
برٹش بلوچستان	۱	۰	۰	۰	۱	۰
دہلی	۱	۱	۰	۰	۰	۰
اجمیر مارواڑ	۱	۱	۰	۰	۰	۰
کورگ	۱	۱	۰	۰	۰	۰
یورپین	۷	۰	۰	۰	۰	۰
ہندوستانی عیسائی	۲	۰	۰	۰	۰	۰
میزان	۱۵۰	۷۵	۶	۴	۴۹	۶

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ تو ۲۵۰ نشستوں کی ترتیب ہے۔ اس کے علاوہ ۶ نمائندے وائسرائے اپنی مرضی سے نامزد کریگا۔ اور ۱۰۴ نمائندے دیسی ریاستوں کی جانب سے آئیں گے۔ گویا کل فیڈرل اسمبلی میں ۳۶۰ نمائندے ہوں گے ٭

فیڈرل اسمبلی

نام صوبہ	کل نشستیں	عام	اقوام مندرجہ جدول	سکھ	مسلمان	اینگلو انڈین	یورپین	ہندوستانی عیسائی	تجارت و صنعت و حرفت کے	زمیندار	مزدور	عورتیں
مدراس	۳۷	۱۹	۴	۰	۸	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۲
بمبئی	۳۰	۱۳	۲	۰	۶	۱	۱	۱	۳	۱	۲	۲
بنگال	۳۷	۱۰	۳	۰	۱۷	۱	۱	۱	۳	۱	۲	۱
صوبجات متحدہ	۳۷	۱۹	۳	۰	۱۲	۱	۱	۱	۰	۱	۱	۱
پنجاب	۳۰	۶	۱	۶	۱۴	۰	۱	۱	-	۱	۰	۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنجاب	۳۰	۴	۱	۶	۱۴	۰	۱	۱	۰	۱	۰	۱
بہار	۳۰	۱۶	۲	۰	۹	۰	۱	۱	۰	۱	۱	۱
صوبجات متحدہ ستلو برار	۱۵	۹	۲	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۱
آسام	۱۰	۴	۱	۰	۳	۰	۱	۱	۰	۰	۱	۰
صوبہ سرحد	۵	۱	۰	۰	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اُڑیسہ	۵	۴	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سندھ	۵	۱	۰	۰	۳	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰
برطانی بلوچستان	۱	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
دہلی	۲	۱	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اجمیر مارواڑ	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
کورگ	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
غیر صوبائی	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۱	۰
میزان	۲۵۰	۱۰۵	۱۹	۶	۸۲	۴	۸	۸	۱۱	۷	۱۰	۹

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے نمائندوں کا اِنتخاب مختلف قوموں کی طرف سے ہوگا۔ ہندو۔ سِکھ اور مسلمان اپنے اپنے نمائندے ووٹ دے کر چنیں گے لیکن اقوام مندرجہ جدول یعنی اچھوت اینگلو انڈین۔ یورپین۔ اور ہندوستانی عیسائیوں کا کوئی نمائندہ بھی اِنتخاب کے ذریعہ نہیں لیا جائیگا۔ عورتوں کی نِشست کے لئے لیجسلیٹو اسمبلی کے ارکان کسی عورت کو منتخب کریں گے۔

فیڈرل اسمبلی کے نمائندے مختلف صوبوں کی مجالِس قانون ساز میں سے چنے جائیں گے مثلاً پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ہندو۔ مسلمان سکھ۔ اینگلو انڈین۔ یورپین اور ہندوستانی عیسائی ارکان کچھ نمائندوں کو منتخب کر کے فیڈرل اسمبلی میں بھیجیں گے۔ عورتوں کی نمائندہ کا اِنتخاب اسمبلی کی ممبر عورتیں کریں گی۔ فیڈرل اسمبلی میں برطانیہ ہند کی جانب سے ۹ عورتیں شامل ہوں گی۔ ان میں سے کم از کم دو مسلمان ہوں گی اور ایک ہندوستانی عیسائی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرکزی اور صوبائی قانون ساز مجالس کے تعلقات

اگر مرکزی مجلس قانون ساز میں کوئی ایسا قانون پیش ہونے والا ہو جس سے صوبوں پر اثر پڑتا ہو۔ تو مرکزی حکومت یہ قانون پیش کرنے سے پہلے صوبوں کے نمائندوں کو بلا کر اُن کی رائے دریافت کرے گی۔ اگر کوئی ایسا قانون بنانے کی ضرورت پیش آئے جس کا ذکر اختیارات کی فہرست میں نہیں آیا۔ تو ایسی حالت میں گورنر جنرل کو اختیار ہو گا کہ وہ ایک عام اعلان کے ذریعے مرکزی اور صوبائی قانون ساز مجالس کو ایسا قانون بنانے کا اختیار دیدے۔

اس مختصر بیان سے مرکزی اور صوبائی مجالس قانون ساز کی ساخت تمہاری سمجھ میں آگئی ہوگی۔ نئے قانون حکومتِ ہند نے اس ہندوستان کے نظامِ حکومت میں اچھی خاصی تبدیلی کرکے ہندوستانیوں کو ترقی اور خوش حالی کے ایک نئے راستے پر ڈال دیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جوں جوں زمانہ آگے قدم بڑھاتا جائیگا اس ملک کی حالت بہتر ہوتی جائے گی ؂

سوالات

۱۔ گول میز کانفرنس کے متعلق تم کیا جانتے ہو
۲۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر کتنے ہوں گے
۳۔ لیجسلیٹو اسمبلی اور لیجسلیٹو کونسل میں کیا فرق ہے؟ کن کن صوبوں میں لیجسلیٹو کونسل قائم کی گئی ہے ؂
۴۔ صوبوں کے باہمی جھگڑوں کو چکانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائیگا؟
۵۔ ۱۹۳۵ء کے قانونِ حکومت ہند کے رُو سے کتنے لوگوں کو رائے دینے کا حق مل گیا ہے
۶۔ کونسل آف سٹیٹ اور فیڈرل اسمبلی کے اندر کتنے کتنے ممبر ہوں گے؟ اُن میں برطانی ہند کے نمائندے کتنے ہوں گے؟ اور دیسی ریاستوں کے نمائندے کتنے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساتویں فصل

محکمہ اِنصاف و امن

ابتدائی زمانہ میں انصاف حاصِل کرنے کے طریق

پرانے زمانہ میں جب انسان تہذیب سے کوسوں دُور تھا۔ اِنصاف کا طریقہ نرالا تھا۔ خون کے بدلے خون اور قصاص جائز تھا۔ ملزم گرم تیل میں ہاتھ ڈال کر اپنی بریّت کا ثبُوت دیتا تھا۔ اگر اِس طرح اس کے ہاتھ زخمی نہیں ہوتے تھے تو وہ سچّا سمجھا جاتا تھا۔ نہیں تو اُسے قصور وار خیال کر کے سزا دی جاتی تھی۔ آہستہ آہستہ لوگ مہذب ہوتے گئے۔ اور اُن کے دِل میں خیال آیا کہ اس طرح تو اِنصاف کا خون ہوتا ہے۔ اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ اگر کوئی شخص قتل کے بدلے مقتول

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے رشتہ داروں کو روپیہ یا قیمتی چیز دے کر راضی کر لے تو اُسے بری کر دینا چاہئے لیکن اس طریقہ سے بھی زبردست کمزور پر غالب آجاتا تھا۔ اور انصاف کا منشا پورا نہ نہ ہوتا تھا۔ آخر انہوں نے عدالتیں قائم کیں اور ججوں کے ذریعے انصاف ہونے لگا۔

منضبط قانون کے فوائد

ہر ترقی یافتہ ملک میں لوگوں کے آپس کے جھگڑے مقررہ قانون کی رُو سے طے پاتے ہیں۔ اِسی لئے قانون بناتے وقت ہمیشہ خیال رکھا جاتا ہے کہ کسی فرقہ یا قوم کے ساتھ بے انصافی نہ ہو۔ اور لوگ آسانی سے اُس کی پیروی کر سکیں۔ قانون بناتے وقت حکومت عام طور پر ملک کے رسم و رواج۔ مختلف مقامات کے حالات اور مختلف مذاہب کے پیرؤوں کے مذہبی جذبات کا خیال رکھتی ہے۔ جس کے سبب کسی کو شکایت کا موقعہ نہیں ملتا ہے۔ اور وہ اپنے ہمسایوں اور دیگر لوگوں سے نیک سلوک کرنے لگتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون کا اطلاق کیا امیر کیا غریب کیا حاکم کیا محکوم سب پر یکساں ہوتا ہے۔ جج فیصلہ کرتے وقت قانون سے اِدھر اُدھر ایک اِنچ نہیں ہٹ سکتے۔ قانون کی بدولت شہریوں کے مال و جان چوروں قزاقوں اور دغابازوں کے ہاتھ سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں ÷

جج اور وکلاء ابتدائی زمانہ میں بادشاہ خود عدالت لگایا کرتا تھا۔ لیکن اب بادشاہ کے ماتحت اِتنے عِلاقے ہیں۔ کہ وہ ہر جگہ دربار نہیں لگا سکتے ہیں۔ اور نہ بذاتِ خود لوگوں کی فریادوں اور شکائتوں پر غور کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہر حکومت عدالتیں قائم کرتی ہے۔ جن کا کام لوگوں کے جھگڑے چُکانا اور لوگوں سے اِنصاف کرنا ہے۔ ایسے افسر جو مقدّمات کے ہر پہلو پر غور کر کے اِن کا فیصلہ کرتے ہیں۔ جج کہلاتے ہیں۔ سرکار نے ججوں کی آسانی کے لئے اور قانون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے سمجھنے کے لئے وکلاء کو اجازت دے رکھی ہے۔ کہ فریقین کی طرف سے عدالت میں حاضر ہوکر مقدّمہ کے سب حالات اور قانون کا منشاء جج صاحبان کے رُوبرو بیان کریں۔ چونکہ جج بادشاہ کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص عدالت میں بیہودگی اور یاوہ گوئی سے کام نہیں لے سکتا ہے اگر ایسا کرے۔ تو اُس پر توہین عدالت کا مقدّمہ چلایا جاتا ہے۔ اور اُسے سزا ملتی ہے۔

حکومت صِرف اُنہیں لوگوں کو جج یا منصف مقرّر کرتی ہے جو اعلےٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ ملکی قانون کا اِمتحان پاس کرتے ہیں۔ یا قانون سے پوری پوری واقفیّت رکھتے ہیں۔ دیوانی مقدّمات کا فیصلہ ضابطہ دیوانی کے مطابق تحصیلوں اور ضلعوں کے ماتحت علاقوں میں سب جج اور اعلیٰ عدالت میں ڈسٹرکٹ جج کرتے ہیں۔ اِن کے فیصلوں کی اپیل ہائی کورٹ یا عدالت عالیہ میں دائر کی جاتی ہے۔ فوجداری مقدّمات میں سرکار مدّعی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی ہے۔ اور محکمہ پولیس کی طرف سے کورٹ انسپکٹر ماتحت عدالتوں میں اور سرکاری وکیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلے کی اپیل سشن جج اور بعد میں ہائی کورٹ میں پیش ہوتی ہے۔ وکلاء کے لئے ضروری ہے کہ اُنہوں نے قانون کی کوئی ڈگری حاصل کی ہو۔

فوجداری اور دیوانی مقدمات

مقدمات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ فوجداری اور دیوانی

جب کسی شخص کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے کوئی جرم کیا ہے۔ تو پولیس اُس کے متعلق تحقیقات کرتی ہے۔ جب جرم ثابت ہو جاتا ہے۔ تو پولیس کا افسر خود مستغیث بن کر کسی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیتا ہے۔ مجسٹریٹ پولیس افسر کا استغاثہ سنتا ہے۔ پھر گواہوں کے بیان لیتا ہے۔ سرکاری وکیل پولیس کی تائید میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دلیلیں دیتا ہے۔ پھر ملزم کا بیان لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ملزم کا وکیل اور سرکاری وکیل گواہوں پر جرح کرتے ہیں۔ مجسٹریٹ دونو طرف کے بیان اور دلیلیں سُن کر غور کرتا ہے۔ اگر ملزم پر جُرم ثابت نہ ہو تو اُسے بَری کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر ثابت ہو جائے تو اُس سے کہا جاتا ہے کہ تم صفائی کے گواہ پیش کرو۔ پھر صفائی کے گواہوں کی شہادتیں ہوتی ہیں۔ سرکاری وکیل اُن پر جرح کرتا ہے۔ آخر میں سرکاری وکیل اور ملزم کے وکیل میں مقدمہ کے متعلِق بحث ہوتی ہے۔ اور پھر مجسٹریٹ ساری کارروائی پر غور کرنے کے بعد فیصلہ صادر کرتا ہے۔ یہ فوجداری مقدّمہ کہلاتا ہے ؛

اب دیوانی مقدّمہ کی کارروائی سنو۔ اگر کوئی شخص کسی دُوسرے شخص پر یہ دعویٰ کر دے کہ اس کے ذمّے میرے اتنے رُوپے نکلتے ہیں یا فلاں جائداد میری ہے۔ اور اُس نے ناجائز قبضہ کر رکھّا ہے۔ تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دعوے کرنے والا مدّعی اور جس پر دعوے کیا گیا ہے۔ اُسے مدّعا علیہ کہتے ہیں۔ عدالت مدّعی کی درخواست پر غور کر کے مدّعا علیہ کے نام سمن بھیجتی ہے۔ وہ یا اُس کا وکیل عدالت میں حاضر ہو کر دعوےٰ کے جواب میں واقعات پیش کرتا ہے۔ اگر دعویٰ سچّا ہے۔ اور مدّعا علیہ اُسے تسلیم کر لیتا ہے تو مدّعی کو اپنا روپیہ یا مکان مدعا علیہ سے وصول کرنے کا حق دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر مدعا علیہ کو دعوے پر کوئی اعتراض ہو تو وہ اعتراض پیش کرتا ہے۔ اس کے بعد دونو طرف سے گواہ پیش ہوتے ہیں۔ دونو طرف کے وکیل بحث کرتے ہیں۔ اور جج فریقین کے بیان اور دلیلیں سننے کے بعد فیصلہ صادر کرتا ہے ؛

اپیل کی ضرورت

ہر عدالت کا یہ فرض ہے کہ فیصلہ کرتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ کوئی بے گناہ شخص سزا نہ پائے۔ اِس لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکومتوں نے عدالتوں کا نظام کچھ اس طرح بنایا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی عدالت کے فیصلے سے ناراض ہے تو وہ اعلےٰ عدالتوں میں اپیل کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ ماتحت عدالت نے کسی قانونی نقطہ یا کسی ضروری امر پر غور کرنے میں غلطی کی ہو۔ اس لئے بڑی عدالت اس غلطی کو درست کر دیتی ہے۔ اور کئی اشخاص بری ہو جاتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں اپیل کے لئے سب سے بڑی عدالت ہائی کورٹ ہے جس کے فیصلوں کی اپیل ولایت کی کونسل "پریوی کونسل" میں ہو سکتی ہے۔ مگر ایسا کرنے سے پہلے ہائیکورٹ سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ ہائی کورٹ کے جج بادشاہ سلامت مقرر کرتے ہیں۔ اُن میں سے ایک تہائی بیرسٹر ہوتے ہیں۔ اور ایک تہائی انڈین سول سروس کے ارکان۔ ڈسٹرکٹ ججوں کو صوبے کا گورنر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورہ سے مقرر کرتا ہے *

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پولیس اور اس کے فرائض

پولیس کے محکمہ کا کام امن و امان قائم رکھنا ہے۔ مجرموں کو گرفتار کر کے عدالتوں میں پیش کرنا اور سزائیں دلوانا۔ اس محکمہ کے ذمہ ہے۔ اس وقت اندرونی انتظام کے لئے ہر ضلع میں پولیس کا محکمہ قائم ہے۔ جس کا اعلےٰ افسر سپرنٹنڈنٹ پولیس کہلاتا ہے۔ اس کی مدد کے لئے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ انسپکٹر۔ اور سب انسپکٹر مقرر ہیں۔ ہر ضلع میں کئی تھانہ ہیں۔ جہاں ایک یا دو سب انسپکٹر جو تھانیدار کہلاتے ہیں دس بارہ سپاہیوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس محکمہ کے سب سے بڑے افسر انسپکٹر جنرل پولیس صوبہ کے صدر مقام میں رہتے ہیں جن کی مدد کے لئے دو یا تین ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ہوتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں پولیس تین محکموں یعنی ضلع پولیس۔ خفیہ پولیس اور ریلوے پولیس میں منقسم ہے۔ ضلع پولیس کے انتظام کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے تین ڈپٹی انسپکٹر جنرل ۔ انسپکٹر جنرل کے
مددگار ہیں۔ محکمہ خفیہ پولیس چوتھے ڈپٹی
کے ماتحت ہے۔ اور ریلوے پولیس اسسٹنٹ
انسپکٹر جنرل کے تابع ہے۔

پولیس کے فرائض

١۔ ملک کے اندر امن قائم رکھنا ∴

٢ ہر قسم کے جرائم کا انسداد کرنا۔ مجرموں کو گرفتار کرنا۔ مجسٹریٹوں کے سامنے انصاف کے لئے پیش کرنا ∴

٣ عدالتوں۔ مجسٹریٹوں اور حکام کے احکام پر عمل کرانا ∴

٤ حادثوں سے لوگوں کی جان بچانا۔ اور موٹروں۔ بگھیوں کو مقررہ رفتار سے زیادہ دوڑانے کی صورت میں ذمہ وار اشخاص کو گرفتار کرنا ∴

٥ جرائم پیشہ لوگوں اور بدمعاشوں کی نگرانی کرنا۔

٦ سیاسی جرائم کی تحقیقات کرنا۔ لیکن یہ پولیس کا محکمہ اسی صورت میں اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرائض کو اچھی طرح انجام دے سکتا ہے کہ لوگ جرائم کی تفتیش میں اس کی پوری پوری مدد کریں۔ اور سچّے واقعات کے بیان کرنے سے ذرا نہ رُکیں۔ سچی شہادتوں کے بغیر پولیس اپنے فرض کے ادا کرنے سے قاصر رہتی ہے۔

جُرموں کا سُراغ لگانا خفیہ پولیس کا کام ہے اس محکمہ کے لوگ عوام کی نظروں سے پوشیدہ رہ کر جُرموں کی ٹوہ لگاتے ہیں۔ انہیں بھیس بدلنے میں کمال ہوتا ہے۔ جب انہیں پتہ چل جاتا ہے تو اُسے گرفتار کرا دیتے ہیں۔ ریل کے مسافروں کو چوری ڈاکہ سے بچانے کا کام ریلوے پولیس کے سپرُد ہے۔ بعض جگہوں پر جہاں کے لوگ جنگجو ہوتے ہیں فوجی پولیس بھی رکھی جاتی ہے۔

پولیس کے افسروں کو کام سکھانے کے لئے جگہ جگہ اسکول قائم ہیں۔ مثلاً پنجاب میں پھلور کا اسکول بہت مشہور ہے۔ وہاں پولیس والوں کو قانون کی تعلیم دینے کے علاوہ جرائم کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سُراغ لگانے کے طریقے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اِنہیں ہتھیاروں کا اِستعمال بھی سِکھایا جاتا ہے ؂

جیل جو ملزم سزا پاتے ہیں۔ انہیں جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ صوبے کے تمام جیلوں کا افسر انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کہلاتا ہے۔ ہر ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ جیل ہوتا ہے جس کا انتظام سپرنٹنڈنٹ جیل کرتا ہے۔ اس کے ماتحت جیلر ڈپٹی جیلر۔ اسسٹنٹ جیلر اور وارڈر ہوتے ہیں جو جیل کے انتظام میں اُس کی مدد کرتے ہیں جیل میں قیدیوں سے کئی کام بھی لئے جاتے ہیں۔ اور اکثر قیدی جیل میں رہ کر بہت سے ایسے کام سیکھ لیتے ہیں جن کی بدولت وہ بڑے آرام سے اپنی زندگی بسر کرسکتے ہیں چھوٹے بچوں اور نابالغ لڑکوں کے لئے جو بُری صحبت میں پڑکر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ الگ جیل بنے ہوئے ہیں۔ جہاں اِنہیں تعلیم دی جاتی ہے۔ اور مختلف کام سِکھائے جاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں ❖

فوج سلطنت کی حفاظت کے لئے دو قسم کی فوج موجود ہے - اوّل برّی ۔ دوم بحری - برّی فوج کے لئے مختلف حصّوں میں چھاؤنیاں بنی ہوئی ہیں - اور سپہ سالار افواج ہند اس کے افسرِ اعلےٰ ہیں - بحری فوج کے پاس جنگی بیڑا جس میں کئی قسم کے جہاز اور دُخانی کشتیاں شامل ہیں - ہر وقت تیاّر رہتا ہے - کچھ عرصہ سے ہوائی فوج کی طرف بھی سرکار نے توجہ مبذول کی ہے اور ملک کے مختلف حصّوں میں ہوائی جہازوں کے اڈے قائم کئے گئے ہیں - ان ہوائی جہازوں کے ذریعے ولایت سے ہندوستان کی ڈاک کا سلسلہ بھی قائم ہوگیا ہے ❖

فرائض ۱- ہر ایک حکومت کا یہ فرض ہے - کہ ملک کو بیرونی حملوں سے بچائے - اور لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کرے - مگر یہ کام بغیر فوج کے پورا نہیں ہو سکتا - اس لئے ملک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی حفاظت کے لئے فوج کا قیام ضروری ہے ÷

۲ ملک کے اندر جب پولیس امن قائم رکھنے سے قاصر رہتی ہے تو فوج کی مدد طلب کی جاتی ہے۔ اور وہ بغاوت کو دبا کر ملک میں امن قائم رکھتی ہے

۳ دنیا میں کئی زبردست قومیں دُوسروں کا مال اور حق چھین لینا چاہتی ہیں۔ اس لئے ان کو ظلم سے روکنے اور رعایا کی جان و مال کو محفوظ رکھنے کے لئے فوجوں کی ضرورت ہوتی ہے ÷

انگریزی حکومت سے پہلے شمال کی طرف سے کئی قومیں اس ملک پر حملے کرتی رہتی تھیں۔ چنانچہ تم نے ہندوستان کی تاریخ میں اکثر حملہ آور قوموں کے حالات پڑھے ہوں گے لیکن انگریزوں نے اس ملک کی حفاظت کا ایسا انتظام کیا ہے۔ کہ ڈیڑھ سو سال سے کسی بیرونی حملہ آور کو ہندوستان کی طرف رُخ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فوج کا انتظام

ہندوستان کی بڑی فوج چار حصّوں میں منقسم ہے اوّل۔ باقاعدہ گورہ فوج۔ دوم۔ باقاعدہ ہندوستانی فوج۔ سوم افواج ریاستہائے ہند چہارم مددگار فوج۔ اس تمام فوج کے اعلےٰ افسر سپہ سالار افواج ہند ہیں۔ اس فوج کو علاقوں کے اعتبار سے چار کمان میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور ہر کمان پر ایک کار آزمودہ اور تجربہ کار افسر مقرّر ہے۔ ان چار افسروں کے ماتحت چودہ فوجی ضلع ہیں ؛

فوج کے بڑے افسر کمیشنڈ افسر کہلاتے ہیں۔ فوجی تعلیم کے لئے ڈیرہ دون میں ایک فوجی اسکول ہے جس میں فوجی افسروں کی تربیت کی جاتی ہے۔ اندور میں بھی ایک فوجی کالج ہے۔ جہاں پر ہر سال طلبہ بھیجے جاتے ہیں۔ اس سے پہلے ہر سال بہت سے طلبہ سینڈہرسٹ کے فوجی کالج میں تعلیم پانے کے لئے ولایت بھیجے جاتے تھے۔ مگر اب نہیں بھیجے جاتے ؛

بہترین حاکم کے اوصاف

(۱) سب سے اچھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاکِم وہ خیال کیا جاتا ہے۔ جو اپنی رعایا کی خوش حالی کا ہر وقت خیال رکھے۔ اور اس کے عہد میں جان و مال محفوظ ہو ٭

۲ جو لوگوں کی اقتصادی۔ مادّی اور رُوحانی ترقی کے لئے مختلف ذرائع اختیار کرے ٭

۳ جس کی سلطنت میں لوگوں پر کم از کم ٹیکس لگائے جائیں۔ اور اُن سے زیادہ سے زیادہ فائدے اُٹھائے جائیں ٭

۴ جس کی نگاہ میں سب انسان یکساں ہوں یعنی ہر ایک کے لئے یکساں قانون ہو اور اس کے راج میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پئیں ٭

۵ ۔ جو پس ماندہ اقوام اور طبقۂ نِسوان کا خاص خیال رکھے۔ اور زمینداروں کی بہتری کے لئے ملک میں نہریں سڑکیں ریلیں اور تجارتی منڈیاں قائم کرے ٭

۶ ۔ جس کے ماتحت ہر شخص کو تقریر اور تحریر کی آزادی حاصِل ہو۔ اور اخبارات پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سخت پابندیاں عائد نہ کی جائیں ؞
۷۔ جس کے اپنے اختیارات محدود ہوں۔ اور ملک کا انتظام رعایا کے نمائندوں کے ہاتھ میں ہو
۸۔ جو نیک۔ خدا ترس اور قانون کا پابند ہو ؞

سوالات

۱ ابتدائی زمانہ میں انصاف حاصل کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جاتے تھے؟ مفصّل بیان کرو ؞
۲ منضبط قانون کے کیا فائدے ہیں؟ اور جج اور وکلاء کس طرح اپنے فرائض ادا کرتے ہیں ؞
۳۔ مقدمات میں اپیل کی کیوں ضرورت پڑتی ہے؟ ہمارے صوبے میں سب سے اعلےٰ عدالت کونسی ہے؟
۴۔ پولیس کے فرائض مختصر طور پر بیان کرو ؞
۵۔ ہمارے صوبے میں محکمہ پولیس کا نظام کیا ہے؟
۶۔ فوج کے اہم فرائض بیان کرو۔
۷۔ تمہارے خیال میں بہترین حاکم میں کیا اوصاف ہونے چاہئیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آٹھویں فصل

ٹیکس

ٹیکس کی تعریف حکومت کے خزانہ میں جو روپیہ آتا ہے۔ وہ تقریباً سب کا سب لوگوں ہی سے وصول ہوتا ہے۔ اور وہ ٹیکس یا محصول کہلاتا ہے یا یہ ایک چندہ ہے۔ جو حکومت اپنے اخراجات پورے کرنے اور رعایا کی خدمات انجام دینے کے لئے لوگوں سے وصول کرتی ہے۔ یہ خاص خاص قواعد کے مطابق لگایا جاتا ہے۔ اور وصول کیا جاتا ہے ٭

ٹیکس کی اقسام ٹیکس کی دو بڑی قسمیں ہیں (۱) بلا واسطہ یا اصالتی (۲) بالواسطہ ٭

بلا واسطہ ٹیکس مالگذاری اور انکم ٹیکس بلا واسطہ ٹیکس ہے۔ کیونکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمین کا مالک یا مزارعہ جو زمین سے منفعت حاصل کرتا ہے۔ اپنی منفعت کا ایک حصّہ سرکار کے خزانے میں داخل کرا دیتا ہے۔ یا اگر اُس کی آمدنی کا ذریعہ کاشتکاری کے سِوا کچھ اور ہے۔ تو اُس سے انکم ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ جو اُس کی آمدنی کا ایک حصّہ ہوتا ہے ٭

بالواسطہ ٹیکس وہ ٹیکس ہوتا ہے۔ جو اگرچہ ایک خاص شخص ادا کرتا ہے۔ مگر اُس کا بوجھ سب پر پڑتا ہے۔ مثلاً محصول نمک۔ سرکار یہ ٹیکس صِرف اُس شخص سے وصول کرتی ہے۔ جو نمک بناتا ہے - یا بیچتا ہے۔ لیکن اصل میں اس محصُول کا بار ہر شخص کی جیب پر پڑتا ہے۔ کیونکہ جب وہ شخص نمک فروخت کرتا ہے۔ تو اپنا نفع اور محصول دونو کو جمع کر کے قیمت فروخت میں شامل کر لیتا ہے۔ اس لئے یہ محصول در اصل تمام خریداروں سے وصول کیا جاتا ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بالواسطہ ٹیکس کی بڑی بڑی قسمیں

۱- چونگی کا محصول - یا اشیاے بر آمد و در آمد جو اپنے ملک سے باہر بھیجنے والے مال یا غیر ملکوں سے آئے ہوئے مال پر وصول کیا جاتا ہے - یہ محصول ہندوستان کی بندرگاہوں مثلاً کراچی بمبئی - کلکتہ وغیرہ پر وصول ہوتا ہے - مثلاً میونسپل کمیٹیاں بھی اس مال پر چونگی کا محصول وصول کرتی ہیں جو اُن کی حدود میں باہر سے آتا ہے ؛

۲ محصول مصنوعات - جو مال ملک کے اندر پیدا ہوتا ہے - اور جس کی تجارت ملک کے اندرونی حصّوں میں ہوتی ہے - اس پر جو محصول لیا جاتا ہے اُسے محصول مصنوعات یا انگریزی میں "اکسائز ڈیوٹی" کہتے ہیں ؛

ٹیکس ادا کرنے کی ضرورت

۱- ایک عالم کا خیال ہے کہ خدا ہنسی خوشی محصول ادا کرنے والے سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محبت کرتا ہے۔ کیونکہ بغیر روپے کے کوئی حکومت وہ فرائض ادا نہیں کر سکتی جو بادشاہ اور رعایا دونو پر عائد ہوتے ہیں اور نہ کوئی حکومت ملک پر کامیابی کے ساتھ حکومت کر سکتی ہے۔ چونکہ یہ سب کام لوگوں کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اِس لئے ان کا فرض ہے۔ کہ ان کاموں کے لئے وہ روپیہ ادا کریں ؂

۲ ہر شہری کو چند فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اور ان کے عوض وہ حکومت سے کئی قِسم کے حقوق کا مطالبہ کر سکتا ہے

۳ حکومت ایک نظام ہے۔ جو اپنے علاقہ میں فوج کے ذریعے امن قائم رکھتی ہے جو پولیس کی مدد سے لوگوں سے قانون کی تعمیل کراتی ہے۔ اور اُن کی خوش حالی اور ترقی کے لئے مختلف تجاویز اختیار کرتی ہے۔ تعلیم کے لئے مدرسے کھولتی ہے۔ کھیتوں کی آبپاشی کے لئے نہریں کھدواتی ہے۔ سڑکیں بنواتی ہے۔ تجارت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور آمد و رفت کے لئے ریلیں تعمیر کراتی ہے۔ اگر حکومت کے پاس کافی روپیہ نہ ہو۔ اور لوگ محصول ادا نہ کریں تو بتاؤ یہ کام کیسے انجام پائیں۔ پس ٹیکس ایک قیمت ہے۔ جو شہری اُن بے شمار فوائد کے عوض جو انہیں حکومت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ادا کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ٹیکس ادا نہیں کرتا تو وہ سوسائٹی اور حکومت کے سارے نظام کو درہم برہم کرنے کا مجرم ٹھیرتا ہے۔ اور اچھا شہری کہلانے کا مستحق نہیں۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ٹیکس ایک قسم کی قربانی ہے جو ٹیکس ادا کرنے والا عام لوگوں کے فائدے کے لئے کرتا ہے ٭

ٹیکس کے متعلق ہدایتیں

یہ تم پڑھ چکے ہو کہ حکومت اور ٹیکس لازم و ملزوم ہیں۔ اس لئے مہذب حکومتیں ٹیکس لگاتے وقت کئی امور کو مدِنظر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھتی ہے۔ مثلاً

۱ اُن اشیاء پر شرح محصُول کم ہوتی ہے جو لوگوں کی روزمرّہ ضروریات میں شامل ہیں۔ اور اس کے برعکس سامانِ عیش و عشرت پر زیادہ محصول لگایا جاتا ہے۔

۲ ٹیکس کی شرح مقرر ہوتی ہے۔ یعنی محصول میں مساوات کا اصول برتا جاتا ہے۔

۳ ٹیکس ادا کرنے والے سے ٹیکس کے سوا کچھ زیادہ وصول نہیں کیا جاتا ہے

۴ ٹیکس کا زیادہ حصّہ رفاہ عام کے کاموں میں صرف کیا جاتا ہے۔

۵ محصُول وصول کرنے کا طریقہ آسان۔ سستا اور سادہ ہوتا ہے۔

حکومت کی آمدنی کی بڑی بڑی مدّات

۱ - مالگزاری
۲ - افیون -
۳ - نمک -
۴ - اسٹامپ اور رجسٹریشن -
۵ - محصُولِ اشیاے در آمد و بر آمد -
۶ - انکم ٹیکس -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۷ جنگلات اور کانیں ۔
۸ ریاستوں کے خراج ۔
۹ ریلوے ۔
۱۰ نہریں ۔
۱۱ ڈاک خانہ تار برقی وغیرہ ۔ حکومت کی آمدنی کی بڑی بڑی مدّات ہیں ؛

سوالات

۱ ٹیکس کی تعریف بتاؤ ۔
۲ ٹیکس کی بڑی بڑی قسمیں بذریعہ مثال بتاؤ ؛
۳ چونگی کا محصول اور محصول مصنوعات سے کیا مُراد ہے ؟ کوئی مثال دے کر اپنے جواب کی توضیح کرو ۔
۴ پبلک کے لئے ٹیکس ادا کرنا کیوں ضروری ہے
۵ ۔ حکومت ٹیکس لگاتے وقت کن باتوں کا خیال رکھتی ہے ؟ نیز حکومت کی آمدنی کی بڑی بڑی مدّات کون کونسی ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نویں فصل

برطانوی حکومت کی سرگرمیاں

۱ - آب پاشی

مصنوعی آب پاشی کی ضرورت اور آب پاشی کے طریقے

ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے جہاں اسّی فیصدی آدمی کھیتی باڑی پر گزارہ کرتے ہیں اس لئے اگر پیداوار میں کمی واقع ہو جائے تو ملک میں قحط پھیل جاتا ہے۔ اور لاکھوں انسان موت کا لقمہ بن جاتے ہیں۔ چونکہ اس ملک میں زیادہ رقبہ بارانی ہے۔ اور مینہ پر کھیتی باڑی کا انحصار ہے۔ اس لئے کھیتوں سے پورا فائدہ اُٹھانے کے لئے سرکار انگریزی نے ملک میں آبپاشی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا معقول انتظام کر رکھا ہے +

آبپاشی کے طریقے

۱۔ ہندوستان کے بعض حصے ایسے ہیں۔ جہاں بہت بارش ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے علاقوں میں مصنوعی آبپاشی کی کوئی ضرورت نہیں + لیکن بہت سے علاقے ایسے ہیں جو بارش سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بخارات سے بھری ہوئی مون سون ہوائیں بحیرہ عرب سے اُٹھ کر مغربی ساحل کو تو خوب سیراب کرتی ہیں لیکن علاقہ دکن اُن سے چنداں فیض حاصل نہیں کر سکتا۔ کچھ ہوائیں دریائے نربدا کی وادی سے گزر کر پنجاب کی طرف رُخ کرتی ہیں۔ لیکن سندھ اور راجپوتانے کے علاقے بارش سے محروم رہ جاتے ہیں۔ خلیج بنگال کی مون سون ہواؤں کا بھی یہی حال ہے۔ وہ صرف برما۔ بنگال اور آسام میں مینہ برساتی ہیں۔ اور دُوسرے علاقوں کو اُن سے زیادہ فائدہ نہیں پہنچتا۔ یہ زمین کی سیرابی کا قدرتی طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ دُوسرے تمام ذریعے مصنوعی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں ٭

۲۔ ہمالیہ کی تلہٹی کے ساتھ ساتھ بارش کافی ہو جاتی ہے۔ اور پانی بھی سطح زمین سے چنداں دُور نہیں ہے۔ اس لئے بنارس سے لے کر جہلم تک کنوئیں کھودے گئے ہیں۔ اور زمیندار رہٹ کے ذریعے پانی نکال کر کھیتوں کو سرسبز کرتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ انگریزی علاقے کے جتنے رقبہ میں آب پاشی ہوتی ہے۔ اس کا تہائی حصّہ کنوؤں سے سیراب ہوتا ہے ٭

۳ گنگا اور سندھ کے میدانوں کو ان دونو دریاؤں اور ان کے معاونوں نے سیراب کر رکھا ہے۔ چونکہ یہ دریا ہمالیہ سے نکلتے ہیں۔ جس کے برفانی ذخیرے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس لئے ان دریاؤں میں بارہ مہینے پانی رہتا ہے۔ سرکار نے اس علاقے میں نہروں کا شاندار سلسلہ قائم کر رکھا ہے خاص طور پر پنجاب میں تو نہروں کا جال بچھا ہوا ہے۔ اور سچ پوچھو۔ تو پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی زرخیزی کا دار و مدار انہی نہروں پر ہے
سندھ اور بہاول پور کے ریگستانی علاقوں
کو بھی نہروں سے سیراب کیا جاتا ہے
سرحدی صوبہ میں دریائے سوات سے اپر
اور لوئر دو نہریں نکالی گئی ہیں ٭

۴ دکن کے پہاڑی علاقوں میں دریا تیز رفتار
ہیں۔ اور ان میں سردی کے موسم میں
پانی گھٹ جاتا ہے۔ اس لئے یہاں دریاؤں
پر بند باندھ کر پانی جمع کیا جاتا ہے۔ اور
وہاں سے اُسے نہروں یا نالیوں کی صورت
میں لایا جاتا ہے۔ صرف دریاؤں کے
ڈیلٹوں میں نہریں کھودی گئی ہیں جو
کھیتوں کو سیراب کرتی ہیں ٭

۵ بلوچستان کے علاقے میں گرمی بہت پڑتی
ہے۔ اور عمل تبخیر زیادہ ہوتا ہے۔ اس
لئے مینہ کا پانی جمع کرکے زمین کے اندر
اندر نالیوں میں جنہیں کاریز کہتے ہیں۔
لایا جاتا ہے۔ اور آبپاشی کی جاتی ہے ٭

غیر آباد علاقوں کا آباد کرنا۔ (۱) پنجاب کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنوب مغربی حصہ بالکل خشک اور بنجر پڑا تھا جہاں لمبی لمبی گھاس اُگتی تھی اور ون۔ جنڈ۔ کریر کے درخت ملتے تھے لوگ خانہ بدوش تھے۔ اور مویشی پال کر گزارہ کرتے تھے۔ مگر جب انگریزی علاقے میں شامل ہوگیا۔ تو سرکار نے سب سے پہلے ماجھا (گورداسپور۔ امرتسر۔ اور لاہور) کے علاقے کی آبپاشی کے لئے نہر اپر باری دواب کھولی۔ اس نہر سے تقریباً ۱۳ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے جس میں ایک لاکھ ایکڑ سرکاری بنجر شامل ہے جسے سیراب کرکے چونیاں کی بستی آباد کی گئی ہے۔ اس سکیم پر سرکار کا ۲½ کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہے ؂

۲ ساندل بار یا لوئر چناب کی بستی۔ اس علاقے کو آباد کرنے کے لئے سرکار نے خانکی کے مقام سے لوئر چناب نہر نکالی اور گوجرانوالہ اور جھنگ کے غیر آباد علاقوں میں نہری بستیاں قائم کیں۔ لائل پور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوجرہ ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ سانگلہ جیسی تجارتی منڈیاں آباد ہوگئی ہیں ۔ اور اس وقت پنجاب کا گنجان آباد اور خوش حال علاقہ شمار ہوتا ہے ۔ اس نہر پر سرکار کے ۳ کروڑ ۵۲ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ؛

۳ کرانا بار یا سرگودھا کی بستی ۔ اس غیر آباد علاقہ کو سیراب کرنے کے لئے دریا جہلم سے (مونگ رسول) نہر لوئر جہلم نکالی گئی ہے جو تقریباً ۸½ لاکھ ایکڑ رقبہ ہر سال سیراب کرتی ہے ۔ بھلوال سرگودھا ۔ سلانوالی منڈیاں اسی علاقے میں ہیں ؛

۴ گنجی بار کی بستی ۔ ملتان ۔ منٹگمری اور گنجی بار کو سیراب کرنے کے لئے نہروں کا ایک شاندار سلسلہ قائم کیا گیا ۔ پہلے دریائے جہلم سے منگلا کے مقام سے نہر اپر جہلم نکالی گئی ہے جو پنڈی بہاؤالدین اور گجرات کو پانی دیتی ہوئی دریائے چناب میں آکر گرتی ہے ۔ اس نہر کی بدولت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنڈی بہاؤالدین کی بار آباد کی گئی۔ دریائے چناب سے ایک اور نہر اپر چناب مرالہ کے مقام سے نکالی گئی۔ جو سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے علاقے کو سیراب کرتی ہوئی بلّوکی کے اوپر دریائے راوی میں گرتی ہے ٭

دریائے راوی میں اس نہر کی بدولت کافی مقدار میں پانی موجود رہتا ہے۔ اس لئے بلّوکی کے مقام سے نہر لوئر باری دوآب کاٹی گئی جس کی وجہ سے منٹگمری اور ملتان کے غیر آباد علاقے گلستان بن گئے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ان تینوں نہروں سے ۱۹½ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔ اور ۱۲ کروڑ روپے کی مالیت کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں ٭

۵ وادی ستلج۔ دریائے ستلج کے دونو طرف سینکڑوں میل غیر آباد رقبہ پڑا ہوا ہے دریا کے بائیں کنارے ریاست بیکانیر اور بہاول پور۔ اور داہنی طرف منٹگمری اور ملتان کے اضلاع پھیلے ہوئے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان علاقوں کو آباد کرنے کے لئے ستلج
وادی سکیم بنائی گئی۔ اور دریا پر فیروزپور
سلیمان کی۔ اسلام اور پنج ند پر چار بند
باندھے گئے۔ اور ان مقامات سے گیارہ
نہریں نکالی گئیں۔ فیروزپور بند سے تین
سلیمان کی سے تین۔ اسلام تین۔ اور
پنج ند دو *

۱	فیروزپور کی نہریں	گنگ نہر ریاست بیکانیر کو مشرقی گرے۔ فیروزپور اور نہر دیپال پور۔ ضلع لاہور کی تحصیل قصور و چونیاں اور منٹگمری کی تحصیل دیپال پور کو سیراب کرتی ہے
۲	سلیمان کی	نہر پاکپٹن نیلی بار۔ مشرقی صدیقیہ اور فورڈ واہ۔ ریاست بہاول پور کے علاقہ کو پانی دیتی ہے *
۳	اسلام	نہر میلسی ملتان کے سرکاری بنجر اور ریاست بہاول پور میں آبپاشی کرتی ہیں *

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عباسیہ اور بہاول پور ریاست
۴ پنج ند } بہاول پور کے بہت سے خشک
علاقہ کو آباد کرتی ہیں ؛

۵ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان نہروں پر
بیس کروڑ رُوپیہ خرچ ہوا ہے۔ اور پچاس
لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہونا ہے اگرچہ آج کل
اجناس کا نرخ گر چکا ہے۔ مگر جب وقت
یہ کام مکمل ہُوا تھا اس علاقہ سے ۴۰
کروڑ رُوپے کی مالیت کی کپاس۔ تیل
نکالنے کے بیج۔ گیہوں۔ مکی وغیرہ کی
فصلوں کا اندازہ لگایا گیا تھا ؛

۶ مشرقی پنجاب } سرکار انگریزی نے دریائے
جمنا سے تاجے والہ کے مقام سے نہر
جمن غربی نکال کر رہتک۔ دہلی۔ حصار۔
انبالہ اور ریاست ہائے پھول کیاں۔
(پٹیالہ۔ نابھہ۔ جیند) کے علاقوں میں
آبپاشی کا انتظام کیا ہے آج کل اس نہر
سے پنجاب کے کل نہری رقبہ کا بارھواں
حصّہ سیراب ہوتا ہے۔ اسی طرح دریائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ستلج سے نہر سرہند نکالی گئی ہے۔ جو لدھیانہ۔ فیروزپور کے علاوہ ریاست نابھ جیند۔ پٹیالہ اور فرید کوٹ کے علاقہ کو سیراب کرتی ہے۔ اور ۱۷ لاکھ ایکڑ رقبہ میں ہر سال آب پاشی ہوتی ہے۔ اِن نہروں کی بدولت پنجاب میں اِس وقت ۱۰۸ لاکھ ایکڑ نہری رقبہ ہے۔ حالانکہ سنہ ۶۸-۱۸۶۷ء میں کل دس لاکھ ایکڑ رقبہ نہروں سے سیراب ہوتا تھا۔ اِس حقیقت سے تم پنجاب کی خوش حالی اور ترقی کا اور سرکار انگریزی کی کوششوں کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہو۔

سکھر بیراج سکیم

سِندھ کے صوبے میں سے صحراے تھار گزرتا ہے۔ اور صرف وہی علاقہ آباد ہے جو دریاے سِندھ کے اِرد گرد یا طغیانی کی نہروں سے سیراب ہوتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ گزرا کہ بنجر علاقہ کو آباد کرنے کے لئے سکھر کے پُل سے تین میل نیچے تقریباً ایک میل لمبا مضبوط

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بند دریائے سندھ میں باندھا گیا ہے
اور دریا کے دائیں کنارے سے تین
اور بائیں کنارے سے چار نہریں نکالی
گئی ہیں جن کی بدولت سندھ کا
پچاس لاکھ ایکڑ بنجر علاقہ سیراب ہوتا ہے
اور سندھ بھی ایک خوش حال۔ دولتمند
صوبہ بن گیا ہے ✣

نہر ساردا

گنگا۔ جمنا کے دوآبہ کو سیراب کرنے
کے لئے دریائے گنگا سے دو
نہریں اپر گنگا اور لوئر گنگا اور دریائے
جمنا سے نہر جمن شرقی اور نہر آگرہ نکالی
گئی تھیں۔ مگر اودھ کے خشک علاقے کو
پانی پہنچانے کے لئے دریائے ساردا پر
جو دریائے گھاگرا کا معاون ہے بربدیو کے
مقام پر بڑا بھاری بند باندھا گیا ہے۔ اور
وہاں سے ایک نہر نکال کر اودھ کے شمال
مغربی ضلعوں کو سیراب کیا جاتا ہے ✣ اس
کے علاوہ احاطہ بمبئی کے دریائے نربدا میں
ایک بند باندھا گیا ہے۔ اور اس سے دو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہریں نکالی گئی ہیں ۔

دکن میں آبپاشی کے وسائل

دریائے پریار کا رُخ مغربی گھاٹ کی طرف سے مشرقی گھاٹ کی طرف منتقل کیا گیا ہے ۔ پہلے یہ دریا ریاست ٹراونکور کے علاقے میں بہ کر بحیرۂ عرب میں گرتا تھا ۔ اب اس دریا سے نہریں کاٹ کر ضلع مدورا کے علاقے کو سیراب کیا گیا ہے

۲ پالار اور پوینی دریاؤں کی نہروں سے مدراس کے مغربی حصّہ کو پانی پہنچایا جاتا ہے ۔

دریائے پالار ضلع وازنگل کو سیراب کرتا ہے ۔ ریاست حیدرآباد دکن نے یہاں پونے دو میل لمبا بند باندھا ہے ۔

۳ دریائے کاویری میں میسور کے مقام پر بند باندھا گیا ہے ۔ اور وہاں سے ۸۸ میل لمبی نہر نکالی گئی ہے ۔ اس پر سات کروڑ روپیہ خرچ آیا ہے ۔

حکومت کی ان تدبیروں سے بہت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنجر علاقے سرسبز و شاداب ہوگئے ہیں۔ اور اُن کی خوش حالی میں بہت اِضافہ ہوگیا ہے

۱۔ قحط اور اُس کے انسداد کی تدبیریں

اب ہم قحط اور اُس کے اِنسداد کی تدبیروں کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن قحط کے سلسلے میں حکومت کی سرگرمیوں کا ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس کے اسباب بیان کر دیئے جائیں۔

ا تمہیں معلوم ہے کہ ہندوستان کی آبادی کے زیادہ حصّہ کا انحصار زراعت پر ہے اور آبپاشی کے موجودہ اِنتظام سے پہلے زراعت کا اِنحصار بہت حدتک بارش پر ہوا کرتا تھا۔ ملک کے کئی حصّے ایسے ہیں جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی بالکل ہوتی ہی نہیں جس کی وجہ سے فصل نہیں ہوسکتی۔ اور قحط رونما ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی ملک کے بعض حصّوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں بارش اس زور سے ہوتی ہے کہ دریاؤں میں طغیانی آجاتی ہے۔ اور فصلیں بالکل تباہ ہو جاتی ہیں۔ یا کبھی ژالہ باری اور ٹڈی دل سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اور لاکھوں آدمی بھوکے مرجاتے ہیں۔ احاطہ بمبئی۔ احاطہ مدراس۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اور وسط ہند کے اضلاع میں جہاں بارش کم ہوتی ہے۔ اکثر قحط پڑتا رہا۔ ۱۸۶۵ء میں اُڑیسہ کے علاقے میں قحط پڑا جو پورے دو سال تک رہا۔ اور تقریباً دس لاکھ جانیں تباہ ہوگئیں۔ ۱۸۷۶ء میں مدراس۔ حیدرآباد۔ بمبئی۔ وسط ہند۔ صوبجات متحدہ اور پنجاب کے بعض حصوں میں قحط کی آفت نازل ہوئی جس میں ۵۲ لاکھ انسان ہلاک ہوئے۔ قحط کے اِن واقعات کا باعث صرف بارش کی کمی تھی ٭

۲ جن ملکوں میں صنعت و حرفت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اور زراعت پیشہ لوگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کم ہیں۔ وہاں غیر زراعت پیشہ لوگ کسانوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں اسی فیصدی لوگوں کی زندگی کا دارو مدار زراعت پر ہے۔ اور غیر زراعت پیشہ اشخاص ۲۰ فیصدی ہیں جو اتنی کثیر آبادی کی مدد نہیں کر سکتے۔

۳ ہمارے ملک میں زراعتی طریقے بہت پرانے ہیں۔ موجودہ علمی اور عملی زراعتی طریقوں سے لوگ کم فائدہ اٹھاتے ہیں

۴ زمیندار لوگ قرضہ کے تلے دبے پڑے ہیں۔ اور ان کی مالی حالت خراب ہے

۵ قانون وراثت کے مطابق سب بیٹے اپنے باپ کی اراضی کے مالک ہیں۔ اس طرح تقسیم در تقسیم کے باعث زمین چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں بٹ گئی ہے۔ اور کسانوں کے لئے گزارہ مشکل سا ہو گیا ہے۔

قحط کے تدارک کیلئے سرکار انگریزی کی سرگرمیاں	پچھلے زمانہ میں جب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملک کے کسی حصّے میں قحط پڑتا تھا تو وہاں لاکھوں جانوں کا نقصان ہو جاتا تھا۔ اور دُوسرے صُوبوں میں کانوں کان خبر نہیں پہنچتی تھی۔ ہندوستان میں برطانوی حکومت کے شرُوع شرُوع میں کئی قحط نمودار ہوئے سرکار نے اس مصیبت سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہیں:

۱ حکومت نے قحط کے مقابلے کے لئے ایک مستقل نظام کار مقرر کر رکھا ہے جسے ضابطہ انسدادِ قحط کہتے ہیں۔ بارش کی کمی کی وجہ سے جب فصلیں نہیں ہوتیں۔ تو حکومت فوراً اس ضابطہ کے قواعد کے مطابق کام لیتی ہے۔

۲ حکومت نے موسمی ہواؤں اور بارش اور فصلوں کی حالت کے محکمے بنا رکھے ہیں جو باقاعدہ اپنی رپورٹ شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور لوگوں کو اِطّلاع بہم پہنچاتے رہتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کِس حصّہ میں فصل عمدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اور کہاں قحط کا اندیشہ ہے؟

۳ قحط کے وقت حکومت زمینداروں کو مالیہ معاف کر دیتی ہے۔ یا اُس کی وصولی ملتوی کر دی جاتی ہے۔ کسانوں کو مویشی۔ آلات زراعت اور بیج خریدنے کے لئے رُوپیہ بھی قرض دیتی ہے۔

۴ قحط کے مقابلے کے لئے اس علاقے میں امدادی کام مثلاً نہریں تالاب وغیرہ جاری کئے جاتے ہیں تاکہ لوگ مزدوری کرکے اپنا پیٹ پال سکیں۔

۵ اگر ملک میں غلّہ کی مقدار کم ہو تو دوسرے ملکوں سے غلّہ منگوا کر قحط والے علاقوں میں بانٹا جاتا ہے۔

۶ جن علاقوں میں قحط اکثر پڑتا رہتا ہے وہاں نہریں۔ تالاب اور ریلیں اور سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ تاکہ ایک تو آبپاشی کی وجہ سے پیداوار کافی ہو۔ اور دوسرے ضرورت کے وقت اناج اور غلّہ بآسانی پہنچایا جائے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۷ حکومت نے قحط فنڈ جاری کر رکھا ہے جس میں ہر سال ڈیڑھ کروڑ روپیہ جمع کیا جاتا ہے۔ اور اس روپے سے وہ محتاجوں کو قحط کے وقت مدد دیتی ہے ؂

۸ قحط والے رقبہ میں اکثر قحط کے ساتھ کئی امراض بھی آ دھمکتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر سرکاری ڈاکٹر وہاں بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہ غریبوں کا مفت علاج کرتے ہیں ؂

۹ زمینداروں کو ساہوکاروں سے بچانے کے لئے زمیندارہ بنک کھولے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قانون ساہوکارہ اور قانون انتقال آراضی جاری کر دئے ہیں ؂

۱۰ اس کے علاوہ یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ اگر قحط پڑ جائے تو رُوس۔ کینیڈا اور آسٹریلیا سے غلہ مہیّا کیا جائے ؂

غرض قحط کے انسداد کی ان تدبیروں کی دو قسمیں ہیں۔ مستقل اور امدادی۔ ریلیں اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سڑکیں بنوانا۔ اور آبپاشی کے لئے نہریں کھدوانا مستقل تدبیریں ہیں۔ قحط کے موقع پر کسانوں کی مدد کے لئے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ انہیں امدادی کہتے ہیں ۞

چنانچہ ۱۸۶۵ء کے قحط کے دوران میں حکومت نے سات کروڑ روپیہ کسانوں کی امداد پر صرف کیا۔ سوا کروڑ روپیہ زمین کا لگان معاف کر دیا۔ پونے دو کروڑ روپیہ کسانوں کو قرض دیا گیا۔ اور پونے دو کروڑ خیراتی کاموں میں صرف ہوا ۞

۲۔ تجارت اور صنعت وحرفت

انگریزی راج میں تجارت اور دستکاریوں میں ترقی

کسی ملک کی خوش حالی اور ترقی کا دارو مدار اس کی تجارت اور صنعت و حرفت پر ہے۔ جس ملک میں کارخانے زیادہ ہوں گے وہاں اتنی ہی زیادہ دولت ہوگی۔ اور لوگوں کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندگی کا معیار بڑھ جائیگا۔ اِس لئے ہر ایک مہذّب حکومت کا فرض ہے کہ لوگوں کی مالی حالت بہتر بنائے۔ چنانچہ حکومت انگریزی نے ہندوستان کی تجارت اور صنعت و حرفت کو فروغ دینے کے لئے کئی تدبیریں اختیار کر رکھی ہیں ؎

ایک وقت تھا کہ ہندوستان صنعت و حرفت میں بڑھا ہوُا تھا۔ مگر مغربی ملکوں میں کلوں اور بھاپ سے چلنے والی مشینوں کے مقابلہ میں یہ صنعتیں ماند پڑگئیں۔ کچھ عرصہ سے ہمارے ملک میں بھی کئی قِسم کے کارخانے کھُل گئے ہیں۔ اور حکومت اِن کی ترقی کے لئے کئی قِسم کی رعائتیں دے رہی ہے۔ مثلاً حکومت جب دیکھتی ہے کہ ملکی صنعت غیر ملکی مصنوعات کے مقابلہ میں پوری نہیں اُتر سکتی ہے۔ تو باہر کے مال پر شرح محصول بڑھا دیتی ہے۔ اور ملکی صنعت کو فروغ دینے کے لئے خاص رقم بطور امداد سرکاری خزانہ سے ادا کرتی ہے ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) کارخانوں کے چلانے کے لئے کوئلہ کی ضرورت ہے۔ لیکن ہندوستان میں دو صوبوں بنگال۔ صوبجات متوسط وغیرہ کے سوا باقی صوبوں میں کوئلہ کی کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت بجلی پیدا کرنے کے کارخانے کھول رہی ہے۔ اور پنجاب میں منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم جاری ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے شہروں میں روشنی کا انتظام ہوگیا ہے۔ اور جس وقت یہ سکیم تکمیل ہو جائے گی تو پنجاب میں کپاس بیلنے۔ تیل نکالنے۔ کھانڈ بنانے۔ آٹا پیسنے اور اونی سوتی کپڑے تیار کرنے کے کارخانے کھل جائیں گے۔

(۳) احاطہ بمبئی میں کپاس بہت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے وہاں سوتی کپڑا بننے کے کارخانے موجود ہیں۔ خاص شہر بمبئی میں ٹاٹا ہائیڈرو الیکٹرک کی بدولت بجلی سے کارخانے چلائے جاتے ہیں۔ ان کارخانوں میں جو مال تیار ہوتا ہے۔ اس کی کھپت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے لئے نئی نئی منڈیاں قائم کی جاتی ہیں۔
کچھ عرصہ گزرا۔ کہ حکومتِ ہند نے ایک
وفد ایسے ذرائع معلوم کرنے کے واسطے
افغانستان بھیجا تھا جن کے اختیار کرنے
سے ہندوستان کی تجارت برآمد میں ترقی
ہو سکتی ہے۔ اِس وفد کی رپورٹ سے ظاہر
ہوتا ہے کہ افغانستان میں ۱۵ ہزار ٹن
کھانڈ کی سالانہ کھپت ہے۔ جس میں سے
۸ ہزار ٹن کھانڈ جاوا سے ہندوستان کے
راستے پہنچتی ہے۔ اسی طرح ۱۲۰ لاکھ روپے
(افغانی) کی پٹرول کی تجارت ہندوستان
سے ہوتی ہے۔ آخر میں وفد نے صلاح دی
ہے کہ باداموں۔ بکریوں کی کھالوں اور دیگر
اشیاء کی تجارت کے لئے چمن۔ کوئٹہ۔ پشاور
قندھار اور دیگر شہروں کی کمپنیوں کے ساتھ
رابطۂ اِتحاد بڑھانے سے ہندوستان کی
تجارت میں اِضافہ ہو سکتا ہے ٭

(۴) ہندوستان میں غیر ملکوں سے چینی
بہت آیا کرتی تھی۔ لیکن اب حکومت نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس صنعت کو ترقی دینے کے لئے خاص مراعات دی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۱۴۲ کارخانوں نے تقریباً ۵ لاکھ ۹۰ ہزار ٹن کھانڈ بنائی۔ یاد رکھو ایک ٹن ½۲۷ من کے برابر ہوتا ہے۔ اس سے تم اندازہ لگا سکوگے کہ کس طرح سے یہ صنعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور شرح محصول کے بڑھ جانے کی وجہ سے جاوا کی تجارت کم ہوتی جا رہی ہے

(۵) حکومت نے ایک امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (زرعی تحقیقات کرنے والی کونسل) قائم کی ہوئی ہے جس میں کئی ماہرین سرکاری وظیفہ پر کام کرتے ہیں۔ اور نت نئی ایجادیں کر کے ملک اور حکومت دونو کے لئے مفید ثابت ہو رہے ہیں ؞

(۶) اعلےٰ صنعتی تعلیم دلوانے کے لئے سرکار نے وظیفے مقرر کر رکھے ہیں۔ اور مستحق طالب علموں کو سرکاری خرچ پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انگلینڈ - امریکہ - جرمنی اور دیگر صنعتی ملکوں میں بھیجا جاتا ہے - تاکہ وہ علمی و عملی دونو قسم کی تعلیم حاصل کر کے صنعت وحرفت کو ترقی دیں ٭

(۷) سکولوں میں صنعتی تعلیم کا انتظام کر رکھا ہے - اور اِن مدارس میں جرابیں بُننا - صابون سازی - چمڑہ رنگنا - پارچہ بافی - رنگریزی چھاپہ گری - کشیدہ کاری وغیرہ ہنر سکھلائے جاتے ہیں ٭

(۸) تجارت کی ترقی کے لئے ملک میں ریلوے لائنوں کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے جس نے ملک کے بڑے بڑے شہروں اور منڈیوں کو بندرگاہوں سے ملا دیا ہے ٭

ہندوستان میں سب سے بڑی ریلوے لائن نارتھ ویسٹرن ریلوے ہے جو خیبر پاس (لنڈی خانہ) سے شروع ہو کر لاہور سے ہوتی ہوئی امرتسر - انبالہ - سہارنپور کے راستے دہلی تک چلی جاتی ہے - یہ لائن ۶۶۹ میل ہے - دوسری طرف یہ ریلوے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لاہور سے ہوتی ہوئی بٹھنڈہ کے راستے دہلی تک جاتی ہے۔ اس ریلوے کی ایک لائن لاہور سے کراچی اور کراچی سے بندرگاہ کیماڑی تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ لائن ۷۵۵ میل لمبی ہے ٭

دہلی سے مغل سرائے تک ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی کی لائن ہے۔ اس لائن پر بھی بڑے بڑے اسٹیشن ہیں ٭

"گریٹ انڈین پینینشولا ریلوے" دہلی سے آگرہ۔ بھوپال۔ جھانسی وغیرہ ہوتی ہوئی بمبئی تک اور بمبئی سے پونا ہوتی ہوئی رائےچور تک چلی جاتی ہے۔ اس کی ایک لائن ناگپور سے بمبئی تک پھیلی ہوئی ہے ٭

"بمبے بڑودہ اینڈ سنٹرل انڈیا ریلوے" یہ بھی متھرا۔ گنگاپور۔ رتلام۔ بڑودہ۔ سورت۔ سے ہوتی ہوئی بمبئی پہنچ جاتی ہے۔ اس لائن کو براڈ گیج لائن کہتے ہیں ٭ اس کی دوسری لائن دہلی سے احمدآباد تک ہے۔ اسے میٹر گیج لائن کہتے ہیں۔ یہ لائن چھوٹی ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی طرح ہندوستان میں اور بہت سی ریلوے لائنیں مثلاً جودھ پور بیکانیر ریلوے بنگال اینڈ نارتھ ویسٹرن ریلوے - بنگال - ناگپور ریلوے - مدراس اینڈ سدرن مرہٹہ ریلوے ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام ریلوے - ساؤتھ انڈین ریلوے وغیرہ ہیں - جن کا حال تمہیں نقشہ سے معلوم ہو جائیگا - اِن تمام ریلوں کا انتظام ریلوے بورڈ کے سپرد ہے ؛

(۹) چونکہ ساحل پر عمدہ بندرگاہیں کم تھیں اور مال کئی کئی دن سٹیشنوں - مال گوداموں میں پڑا رہتا تھا - اِس لیئے اوکھا - بیدی - وزیگاپٹم نئی بندرگاہیں بنائی گئی ہیں اور کوچین کی بندرگاہ کی توسیع کی گئی ہے

(۱۰) بنگال میں پٹ سن - نیل - پنجاب میں گیہوں - کماد - بمبئی - سندھ اور پنجاب میں کپاس کی فصلوں کی ترقی کے لئے زراعتی کالجوں اور فارموں میں تجربے کئے جاتے ہیں - اور زراعتی طریقوں کے اختیار کرنے سے اِن کی پیداوار بڑھائی جاتی ہے - تاکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

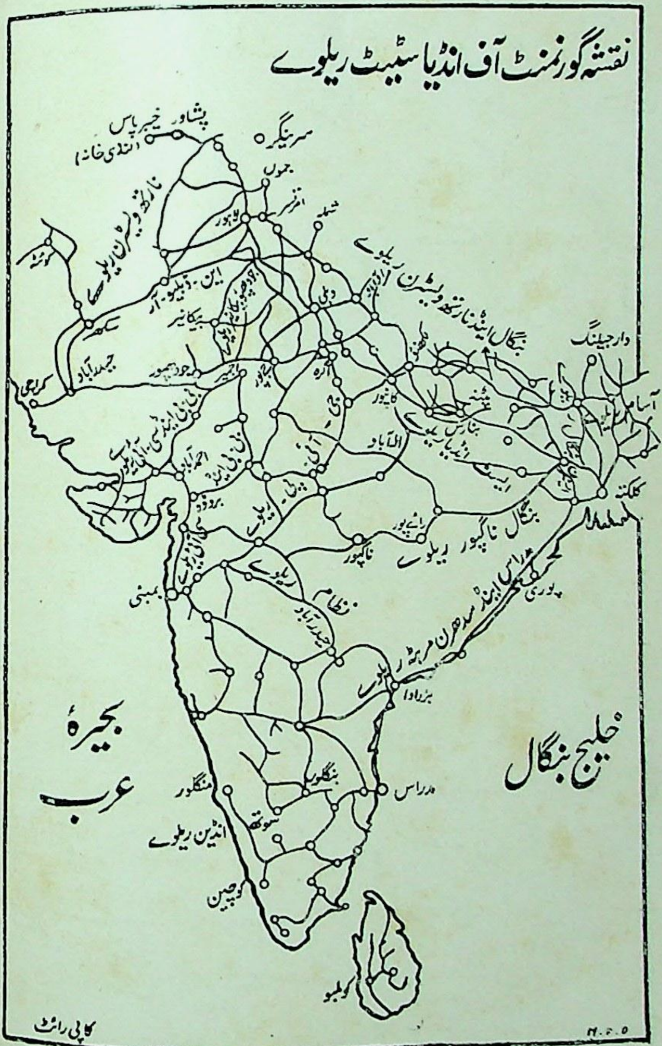

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زراعت کے فروغ کے ساتھ ساتھ تجارت اور صنعت و حرفت کو بھی ترقی ہو۔

(۱۱) بعض علاقوں میں سرکار کئی قسم کے درخت لگوا رہی ہے۔ جن سے تارپین کا تیل اور گندہ بروزہ وغیرہ نکالے جا سکتے ہیں۔ ان میں بعض درخت ایسے بھی ہیں۔ جن کی چھال اور پتوں سے ٹوکریاں اور چٹائیاں بنائی جا سکتی ہیں۔ مثلاً کھجور کا درخت۔ بعض درختوں کی چھال کاغذ بنانے کے کام آتی ہے۔ اور بعض سے کھیل کا سامان تیار کیا جا سکتا ہے۔ شہتوت کے درخت بھی لگوائے جا رہے ہیں۔ کیونکہ ریشم کے کیڑے شہتوت کے پتے کھا کر پرورش پاتے ہیں۔ اس طرح درخت لگوانے سے دو فائدے ہوئے ہیں ایک تو بہت سی گھریلو صنعتوں کو ترقی ہوئی ہے۔ دوسرے وہ پہاڑی ندی نالے بھی بتدریج کم ہو گئے ہیں۔ جو اپنی گزرگاہ میں ریت بچھا کر ملک کو بنجر بنا رہے تھے اس مختصر بیان سے تمہاری سمجھ میں آگیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوگا کہ حکومت تجارت اور صنعت و حرفت
کو فروغ دینے کے لئے کیا کیا کر رہی ہے
پھر بھی ہندوستان ابھی تجارت اور صنعت
و حرفت میں دُوسرے ملکوں سے بہت پیچھے
ہے۔ اس ملک میں کوئلے اور لوہے کی کانیں
اتنی نہیں کہ ملک کی ضرُوریات پوری کر سکیں
اس لئے حکومت کو کارخانوں کے لئے وِلایت
سے کلیں منگوانی پڑتی ہیں۔ اس کے علاوہ
ہندوستانیوں کی ضرورت کی اکثر چیزیں ابھی
تک دُوسرے ملکوں سے آتی ہیں۔ مثلاً سوتی
اونی۔ اور ریشمی کپڑا۔ لوہے کا سامان۔ کچّا
ریشم۔ موٹریں۔ سائیکلیں۔ کھانڈ۔ مختلف دوائیں
ربڑ۔ تمباکو وغیرہ اور کروڑوں رُوپے کا
سامان آرائش دُوسرے ملکوں سے منگوایا
جاتا ہے۔ ایسے ایسے سامان کو جو باہر سے
آئے مال درآمد کہتے ہیں۔ اور جو دوسرے
ملکوں کو جائے اُسے مال برآمد کہتے ہیں
ہندوستان کا مال برآمد صرف خام پیداوار
یعنی گندم۔ رُوئی۔ چاول۔ سن اور گرم مسالے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وغیرہ ہیں۔ یہاں کی مصنوعات باہر نہیں جاتیں جنگِ عظیم کے بعد ہندوستان کی تجارت برآمد کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے ؁

محکمۂ تجارت اور ہائی کمشنر

حکومت نے تجارت اور صنعت و حرفت کو ترقی دینے کے لئے کئی محکمے قائم کر رکھے ہیں۔ مثلاً ایک محکمہ تجارت کا محکمہ کہلاتا ہے۔ اس کا کام تجارتی معلومات مہیا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اعداد و شمار کا بھی ایک محکمہ ہے جو قیمتوں کی کمی بیشی اور بحری و برّی تجارت کے متعلق معلومات بہم پہنچاتا ہے۔ انگلستان میں ہندوستان کی طرف سے ایک اعلیٰ افسر بھی مقرر ہے جس کی معرفت تجارت کے متعلق ہر قسم کی گفت و شنید ہوتی ہے۔ یہ افسر ہائی کمشنر فار انڈیا کہلاتا ہے۔ حکومتِ ہند کو جس قدر سامان کی ضرورت پڑے۔ وہ اسی کی معرفت ہندوستان آتا ہے ؁

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) تعلیم اور حفظانِ صحت

انگریزی راج میں تعلیمی ترقی

انگریزی راج سے پہلے لوگوں کی تعلیم کا کوئی خاص اِنتظام نہ تھا مولوی اور پنڈت اپنے اپنے گھروں یا پاٹھ شالاؤں اور مسجدوں میں لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ لارڈ ڈلہوزی کے عہد میں باقاعدہ محکمۂ سررشتۂ تعلیم بنایا گیا۔ اور اس کا اِنتظام ایک افسر کے سپُرد کر دیا گیا۔ جو سررشتۂ تعلیم کا دائرکٹر کہلاتا ہے۔ ہر ضلع میں ایک ہائی سکول اور کئی چھوٹے چھوٹے مدرسے کھولے گئے۔ لارڈ رپن کے عہد میں دیسی مدرسوں کو بھی سرکار کی طرف سے اِمداد دی جانے لگی۔ اور اِسکولوں کا معائنہ کرنے کے لئے انسپکٹر مقرر ہوئے۔ غیر سرکاری مجلسوں نے سکول کھولنے شروع کئے۔ اور پرائمری تعلیم کا انتظام ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاتھ میں آگیا۔

اس کے علاوہ اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹیاں بنائی گئیں۔ ابتدا میں اُن کا کام صرف امتحان لینا اور کامیاب طالب علموں کو سندیں عطا کرنا تھا۔ ۱۹۰۴ء میں یونیورسٹی ایکٹ منظور ہوا جس کی رُو سے حکومت کو یونیورسٹیوں پر پُورا پورا اختیار حاصل ہوگیا۔ ساتھ ہی امتحان لینے کے لئے قابل پروفیسر مقرر کرنے کے علاوہ دیسی زبانوں کو ترقی دینا۔ اور علمی تحقیقات کا مناسب انتظام کرنا بھی یونیورسٹیوں کے سپرد کر دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر یونیورسٹی میں مختلف مضامین کے آنرز اسکول کھولے گئے۔ جن میں طالب علم خاص خاص مضامین کے متعلق علمی تحقیقات کرتے ہیں۔

۱۹۱۱ء کے دربارِ شاہی میں تعلیم کی اشاعت کے لئے ۵۰ لاکھ سالانہ کی امداد کا اعلان حضور ملک معظم نے کیا۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرائمری تعلیم کی طرف خاص توجہ مبذول کی گئی۔ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء میں جبری تعلیم کا قانون پاس ہوا جس کی رُو سے مختلف رقبوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں کی عملداریوں میں پرائمری لازمی تعلیم کا انتظام کیا گیا +

سنہ ۱۹۱۹ء کی اصلاحات سے پہلے محکمۂ تعلیم کا اِنتظام سرکار کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن سنہ ۱۹۱۹ء کی اِصلاحات کی رُو سے لوگوں کے نمائندے یعنی وزیروں کے سپرد کیا گیا اور اُنہوں نے تعلیم کے پھیلانے کے لئے شدومد سے کام شروع کر دیا۔ پرائمری حصہ میں پانچ کی بجائے چار جماعتیں رکھی گئیں۔ پانچویں اور چھٹی لوئر مڈل کہلانے لگیں۔ ساتویں اور آٹھویں اپر مڈل۔ اس کے علاوہ تقریباً تمام بڑے بڑے شہروں میں انٹرمیڈیٹ کالج کھولے گئے جن میں نویں۔ دسویں اور ایف۔ اے کی دو جماعتوں کی تعلیم دی جاتی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو اشخاص لِکھنا پڑھنا تک نہیں جانتے اُن کی تعلیم کے لئے مدارس شبینہ کھولے گئے۔ جہاں سیدھی سادی گفتگو اور عام فہم لیکچروں کے ذریعے مفید معلومات اور معمولی لِکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے ؛

دیہات میں کتب خانے قائم کئے گئے اہلِ دیہات کی تعلیم کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ انجمن "صلیبِ احمر" حفظانِ صحت کی تعلیم مختلف ذریعوں سے پھیلاتی ہے۔ اور تصویری لیکچروں کے ذریعے وبائی امراض کے متعلق واقفیت بہم پہنچاتی ہے ؛

سنہ ۱۹۱۹ء کے بعد ہندوستان میں تیزی سے تعلیم پھیل رہی ہے۔ چنانچہ تعلیم نسواں کے لئے دیہاتوں میں پرائمری سکول قصبوں میں مڈل اور ہائی سکول اور بڑے بڑے شہروں میں کالج کھولے گئے ہیں صنعتی تعلیم کی جانب بھی توجہ کی جارہی ہے۔ بڑے بڑے صنعتی مراکز میں صنعتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدارس کھولے گئے ہیں ۔ اور گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے کی کوشش کی جا رہی ہے سکاؤٹ تحریک بھی حکومت کی تعلیمی سرگرمیوں کا ایک حصّہ ہے ۔ اس تحریک کی بدولت لوگ وفادار شہری بنتے ہیں اور ان میں خدمت خلق کا مادہ پیدا ہوتا ہے ۔

۴ ۔ وبائی امراض کا انسداد ۔

ہر مہذّب حکومت کا فرض ہے کہ لوگوں کی صحت کا خیال رکھے ۔ اس فرض کو پورا کرنے کے لئے سرکار نے دو طریقے اختیار کئے ہیں :۔
اوّل ۔ علاج کے ذریعے بیماریوں کا انسداد
دوم ۔ حفظانِ صحت کے اصولوں کی اشاعت

ہندوستان میں جن امراض کا زیادہ زور رہتا ہے ۔ اُن کا اور اُن کے انسداد کی تدبیروں کا مختصر حال ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

(۱) طاعون ۱۸۹۶ء میں پہلے پہل بمبئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں نمودار ہُوا۔ اور آہستہ آہستہ تمام ملک میں پھیل گیا۔ سرکار نے اس کی روک تھام کے لئے محکمہ طاعون قائم کیا جس کے افسر طاعون زدہ رقبہ میں جائیں۔ گاؤں کے لوگوں کو گھروں سے باہر نکال کر کھلے میدانوں میں رکھیں۔ ٹیکہ لگائیں اور طبّی امداد بہم پہنچاتے رہیں:۔

۲۔ ہیضہ یہ مرض برسات کے موسم میں زوروں پر ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ صاف پانی بہم پہنچایا جائے۔ بازاروں کی نالیاں صاف ہوں۔ کوڑا کرکٹ جمع نہ ہونے دیا جائے۔ گلے سڑے پھل نہ کھائے جائیں۔ سرکار بڑے بڑے شہروں میں کئی قسم کی دوائیں۔ اور اس مرض سے بچنے کے لئے اشتہارات تقسیم کرتی ہے۔ ہسپتالوں میں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ حفظانِ صحت کے افسر نالیوں میں چونا ڈلواتے ہیں کنوؤں میں دوا ڈال کر انہیں صاف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرتے ہیں۔ گلے سڑے پھل بیچنے کی ممانعت کر دی جاتی ہے۔

۳۔ چیچک یہ متعدی مرض ہے۔ سرکار نے اس سے بچنے کے لئے چیچک کے ٹیکہ کا انتظام کیا ہے۔ ہر ضلع میں سول سرجن کے ماتحت ٹیکہ لگانے والے مقرر کئے ہیں جو گاؤں گاؤں میں دورہ کر کے بچوں کو ٹیکہ لگاتے ہیں۔ اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔

۴۔ موسمی بخار ہمارے ملک میں نصف سے زیادہ موتیں موسمی بخار کی وجہ سے ہوتی ہیں جسے ملیریا بھی کہتے ہیں مرض کے روکنے کے لئے ہر سال غریب غربا میں کونین مفت تقسیم کی جاتی ہے جو اس مرض کا حکمی علاج ہے۔

ان وسائل کے علاوہ سرکار نے صحت عامہ کا محکمہ قائم کیا ہے جس کا بڑا افسر ڈائرکٹر حفظانِ صحت ہے۔ اس کے ماتحت کئی افسر ہیں۔ طبی محکمہ میں کئی قسم کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈاکٹر ہیں۔ جو ضلع اور قصبات کے ہسپتالوں
کے انچارج ہوتے ہیں۔ اور مریضوں کا
مفت علاج کرتے ہیں۔ لاہور میں طالب علموں
کو فن جراحی اور طبابت سکھانے کے
لئے میڈیکل کالج اور بڑا ہسپتال کھلا
ہوا ہے۔ کسولی اور لاہور میں دیوانے جانوروں
کے کاٹے کا علاج ہوتا ہے۔ اور اب ہر
ضلع میں اس قسم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔
مستورات کے لئے زنانہ ہسپتال کھلے ہوئے
ہیں جن میں لیڈی ڈاکٹر اور دائیاں کام
کرتی ہیں۔ دیوانے اور پاگل اشخاص کے
لئے لاہور میں پاگل خانہ ہے جہاں ان
کا باقاعدہ علاج معالجہ ہوتا ہے۔ اور جو
تندرست ہو جاتے ہیں۔ اُن کو واپس گھر
بھیج دیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں
ہر سال ہفتہ اطفال منایا جاتا ہے تندرست
اور قوی بچّوں کو انعام دیا جاتا ہے متحرک
تصاویر اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے
ذریعے حفظانِ صحت کے اصولوں کی اشاعت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی جاتی ہے ؛

۵۔ کسانوں کی اِصلاح اور ترقی کی تدبیریں

دیہات سدھار کا محکمہ تم پڑھ چکے ہو کہ ہندوستان میں اسّی فیصدی کسان آباد ہیں۔ اِس لئے حکومت کو اِن کی اِصلاح اور ترقی کا خاص خیال رہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت نے دیہات سُدھار کے نام سے ایک الگ محکمہ قائم کر رکھا ہے جو کسانوں کو زراعت کے نئے نئے طریقوں حفظانِ صحت کے اصولوں اور اصلاح و ترقی کے دُوسرے ذریعوں کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچاتا رہتا ہے ؛

پنجاب میں دیہات سُدھار کا محکمہ نہایت مفید کام کر رہا ہے۔ اس محکمہ کے افسروں نے ہر گاؤں میں لیکچروں کا اِنتظام کر کے اور خود بھی دورہ کر کے جو کوشش کی ہے۔ اُس سے جاہل کسانوں میں زراعت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے جدید طریقوں سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوتا جاتا ہے۔ مقدمہ بازی کا مرض آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ اور اہل دیہات یہ بھی جان گئے ہیں۔ کہ ہیضہ۔ ملیریا۔ طاعون چیچک وغیرہ وبائی امراض سے محفوظ رہنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں ؛

جب سے ریڈیو کا محکمہ قائم ہوا ہے۔ دیہات سدھار کا کام زیادہ آسان ہو گیا ہے کسانوں کے لئے مفید لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ڈراموں۔ کہانیوں اور گیتوں کے ذریعے بھی اُن کے نقائص دُور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور دیہات کے لوگ گھر بیٹھے ہر قسم کی مفید معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ اگرچہ ابھی دیہات سدھار کا کام ابتدائی حالت میں ہے۔ تاہم اُمید ہے۔ کہ آگے چل کر وہ بہت ترقی کریگا۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کسانوں میں بیداری پیدا ہو جائے گی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون انتقالِ اراضی اور دوسرے مفید قوانین

حکومت نے کسانوں کی بہتری کے لئے کئی مفید قانون بھی بنا رکھے ہیں۔ ان میں سے قانون انتقال اراضی بہت اہم ہے۔ اس قانون کی رُو سے کوئی کسان اپنی زمین ڈپٹی کمشنر کی منظوری لئے بغیر کسی غیر زراعت پیشہ شخص کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا۔ اور زمین قرض کے عوض قرق نہیں ہوسکتی۔ البتّہ غیر زراعت پیشہ لوگ بیس سال تک کے عرصہ کے لئے ٹھیکہ پر زمین لے سکتے ہیں۔ قرض ادا کرنے کی غرض سے بیس سال کی مدّت کے لئے زمین رہن بھی رکھی جا سکتی ہے۔ اس قانون سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا ہے۔ کہ کسانوں کی زمینیں ساہوکاروں اور دوسرے غیر زراعت پیشہ لوگوں کے قبضہ میں جانے سے بچ گئی ہیں۔

اس کے علاوہ ایکٹ ساہوکارہ کی رُو سے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ ہر ساہوکار لین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دین کا باقاعدہ حساب رکھے۔ اور چھ مہینے کے بعد مقروض کو اِطّلاع دیتا رہے کہ اُس کے ذمّہ کِتنا قرضہ ہے۔ قانون قرضہ بھی نہایت مفید قانون ہے۔ اس قانون کے ماتحت شرح سود مقرر کر دی گئی۔ کوئی ساہوکار اس سے زیادہ سود نہیں لے سکتا۔ جگہ جگہ مصالحتی بورڈ قائم کئے گئے ہیں۔ جن کے سپُرد قرضخواہ اور مقروض میں سمجھوتہ کرانے کا کام ہے۔ اس قانون کی رُو سے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ ساہوکاروں کو اصل رقم کے دو چند سے زیادہ ڈگری نہ دی جائے۔ قرضخواہ کسی مقروض کو گرفتار بھی نہیں کرا سکتا۔ البتہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مقروض قرض ادا کر سکتا ہے تو اُسے گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

مجلس اقوام

سنہ ۱۹۱۴ء میں یورپ کی سلطنتوں کے درمیان ایک زبردست جنگ چھڑ گئی تھی جو سنہ ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی۔ اس جنگ نے دنیا کا نقشہ بدل دیا اور کوئی ملک اُس سے اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چونکہ جنگِ عظیم کے دَوران میں بعض چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کو سخت نقصان پہنچا تھا۔ چنانچہ بلجیم تو بالکل تباہ ہوگیا تھا۔ اس لئے مسٹر ولسن آنجہانی نے جو اُس وقت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ یہ تجویز پیش کی کہ تمام سلطنتیں دُنیا میں امن قائم رکھنے۔ اور کمزور سلطنتوں کو طاقت ور حکومتوں کے ظلم سے بچانے کے لئے ایک انجمن قائم کریں۔ چنانچہ ۲۸ جون ۱۹۱۹ء کو ورسیلز (فرانس) میں ۳۹ قوموں کے نمائندے جمع ہوئے۔ اور اُنہوں نے مجلس اقوام کی بنیاد رکھی۔ اس مجلس کے تین بڑے بڑے اصول ہیں ؛

۱ ایک دُوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا انجمن کی منظوری کے بغیر کبھی لڑائی نہ کرنا۔ اگر کوئی ملک اپنے وعدہ کو توڑ کر دُوسرے ملک پر حملہ کرے۔ تو باقی ممبروں کا فرض ہے کہ اس ملک کی حفاظت کریں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۔ انصاف کے لئے بین الاقوامی قانونی عدالت قائم کرنا۔ اور اس کے فیصلے پر کاربند رہنا ÷

۳۔ انجمن کے ممبروں کا ہر سال اکٹھے ہونا اور دنیا کے معاملات اور ملکوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ کرنا ÷

اس وقت تک ساٹھ سے زیادہ حکومتوں کے نمائندے اس انجمن میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور اس کا دفتر جنیوا (سوئیٹزرلینڈ) میں ہے۔ یہ انجمن کئی کمیٹیوں میں منقسم ہے۔ اور ہر کمیٹی اپنا فرض ادا کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ جب سے یہ انجمن قائم ہوئی ہے۔ اس نے کئی مفید کام کئے ہیں۔ مثلاً

۱۔ کئی حکومتوں کے درمیان صلح کرائی گئی ہے۔ ورنہ اِن کے لئے جنگ کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا ÷

۲۔ افیون اور دوسری برائیوں کے دُور کرنے کے لئے انجمن نے خاص قانون بنا رکھے ہیں۔ اور تمام حکومتیں جو اس انجمن کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممبر ہیں۔ ان پر عمل کرتی ہیں ٭

۳ مزدوروں کی سہولت کے لئے کارخانوں میں کام کا وقت مقرّر کر دیا گیا ہے اور حکم دیدیا گیا ہے کہ مزدوروں سے اس سے زیادہ کام نہ لیا جائے ٭

۴ جو قومیں کسی ملک میں اقلیت میں ہیں۔ اِن کی تہذیب۔ مذہب اور زبان کی حفاظت کے لئے خاص قانون منظور کئے گئے ہیں۔ اور انہیں تسلیم کرنا اکثریت کا فرض قرار دیا گیا ہے ٭

۵ پچھلے کئی سالوں سے یورپ کا امن خطرہ میں تھا۔ سار کے علاقے کے متعلق جرمنی اور فرانس میں جھگڑا چلا آتا تھا مگر انجمن اقوام نے اس خوش اسلوبی سے یہ جھگڑا نمٹایا کہ جرمن بھی خوش ہوگئے اور فرانسیسی بھی۔ اگر یہ فیصلہ ان قوموں کی مرضی کے مطابق طے نہ پاتا۔ تو دنیا کو جنگِ عظیم کے شعلوں میں کودنا پڑتا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶ کئی ایسے عِلاقے ہیں۔ جن پر انجمن حکومت کر رہی ہے۔ مگر جونہی لوگ جمہوری حکومت کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اِن کا ملک ان کو واپس دے دیا جاتا ہے مثلاً عراق عرب وغیرہ ؎

سوالات

۱ ہندوستان میں مصنوعی آبپاشی کی کیوں ضرورت ہے۔ اور یہاں آبپاشی کے کون کون سے طریقے جاری ہیں ؎

۲۔ ہندوستان میں کونسے علاقے غیر آباد تھے۔ اور انہیں کِس طرح آباد کیا گیا؟

۳۔ سکھر بیراج سکیم اور نہر ساردا پر مختصر نوٹ لکھو۔

۴۔ دکن میں آبپاشی کے لئے کیا وسائل اختیار کئے ہیں ؎

۵۔ ہندوستان میں قحط کے وجوہات کیا ہیں؟ اور اس کے تدارک کے لئے سرکار انگریزی کی سرگرمیوں کا ذکر کرو ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶ - انگریزی راج میں تجارت اور دستکاریوں میں کیا ترقی ہوئی ہے ؟

۷ - حکومتِ ہند نے ملک میں تعلیم پھیلانے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے - مختصراً بیان کرو

۸ - ہمارے ملک میں کون کونسے وبائی امراض ڈیرہ آکر لگاتے ہیں - سرکار ان کے انسداد کے لئے کیا وسائل اختیار کرتی ہے ؟

۹ - مجلس اقوام کن اصولوں پر قائم کی گئی ہے اور اس سے دنیا کو کیا فائدے میسر ہوئے ہیں ؟

۱۰ - ہندوستان کی ریلوں کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہے -

۱۱ - دیہات سدھار کے محکمہ سے کسانوں کو کیا کیا فائدے پہنچتے ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دُوسرا حصّہ

حفظانِ صحت

پہلی فصل

قوانینِ حفظانِ صحت

جن پر عمل کرنے سے صحت اور تندرستی حاصل ہوتی ہے

حفظانِ صحت اُس عِلم کا نام ہے جس کے اصولوں پر عمل کرنا صِحت کی حفاظت کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے نہایت مفید ہے۔ تندرست رہنے اور
کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے نہایت
ضروری ہے کہ ان اصولوں پر جہاں تک
ممکن ہو عمل کیا جائے۔ کیونکہ جب ان
کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ تو مختلف بیماریاں
حملہ کر بیٹھتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ جسم اور دماغ کام کرنے کے قابل نہیں
رہتے۔ اور آدمی اپنے رشتہ داروں اور
دوستوں کے لئے باعثِ تکلیف ہو جاتا ہے
ان اصولوں کا تعلق ہوا۔ پانی۔ خوراک۔ لباس
ہوا اور مکان۔ ورزش و غسل سے ہے

صحت کے لئے ہوا

تازہ اور صاف ہوا سب سے ضروری چیز
ہے۔ جب ہم سانس لیتے ہیں تو ہوا ہمارے
پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے۔ ہوا کا وہ
حصہ جسے آکسیجن کہتے ہیں۔ ہمارے خون
کو صاف کرتا ہے۔ اور گندہ مادہ کاربانک
ایسڈ کی صورت میں باقی ہوا کے ساتھ خارج
ہو جاتا ہے۔ اگر کاربانک ایسڈ گیس باقاعدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خارج نہ ہوتی رہے۔ اور باقاعدہ آکسیجن پھیپھڑوں میں نہ جاتی رہے۔ تو خون صاف نہیں ہو سکتا اور صحت قائم نہیں رہ سکتی۔

صاف اور تازہ ہوا میں آکسیجن اور نائٹروجن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اور کاربانک ایسڈ گیس بہت کم۔ ایسی ہوا کھلے کھیتوں اور باغات میں میسّر آتی ہے

ہوا کو صاف کرنے کا قدرتی طریقہ

درخت دن کے وقت "کاربانک ایسڈ گیس" ہوا سے لے کر اپنی نشوونما کے لئے خود کاربن جذب کر لیتے ہیں اور آکسیجن کو ہوا میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے برعکس رات کو درخت کاربانک ایسڈ گیس نکالتے ہیں۔ لہذا رات کے وقت درختوں کے نیچے بیٹھنا اور سونا مفید صحت نہیں ہے

تیز آندھیاں اپنی تیز رفتار سے گندی ہوا کو صاف ہوا میں ملا کر اس قدر رقیق کر دیتی ہیں۔ کہ وہ ہوا انسان کے لئے نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہتی ہے۔

بارش۔ ہوا میں ملے ہوئے ذرّات کو گھلا کر زمین پر سے بہا لے جاتی ہے اور اس طرح ہوا کو صاف ستھرا کر دیتی ہے۔

دُھوپ اپنی تمازت سے ہوا کے جراثیم کو مار ڈالتی ہے۔ اور ہوا کو صاف کرتی ہے۔

صاف پانی

ہوا کے بعد پانی ہماری زندگی اور صحت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ہمارے جسم کا ۳/۴ حصّہ پانی ہے۔ اور ہم ہر روز کافی مقدار میں پانی استعمال کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارا جسم سوکھ نہ جائے۔ پانی پینے کا بہترین وقت علی الصبح ہے۔ اور صبح اور شام کے کھانے کے درمیان ہے پانی نہ صرف جسم کے تمام حصّوں کو خوراک پہنچاتا ہے۔ بلکہ سب اعضاء سے پیشاب کی صورت میں گندگی نکال پھینکتا ہے۔ جس طرح نہانے سے جسم باہر سے صاف ہوجاتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اسی طرح پانی پینے سے جسم اندر سے
صاف ہو جاتا ہے۔ پینے کے علاوہ پانی نہانے
کپڑے دھونے اور دوسرے سینکڑوں طریقوں
پر استعمال ہوتا ہے ؂

پانی صاف شفاف - بے ذائقہ
پھیکا اور بے رنگ ہونا چاہئے۔ اس میں کسی قسم
کی غلاظت ملی ہوئی نہو۔ اسی لئے کنوؤں کا پانی اچھا
خیال کیا جاتا ہے۔ جن علاقوں میں تالابوں یا دریاؤں
کا پانی پینے کا اتفاق ہو۔ وہاں پانی کشید کرلینا
بہتر ہے۔ اگر گندہ پانی پیا جائے تو بہت
سی غلاظتیں معدہ میں سے ہو کر خون میں مل
جاتی ہیں۔ اور انسان بیمار ہو جاتا ہے ؂

خوراک } خوراک ہمارے جسم کی نشو و نما
اور طاقت کے لئے اشد ضروری
ہے۔ جسطرح بغیر کوئلے کے انجن کام نہیں کرسکتا
اسیطرح بغیر خوراک کے ہمارا جسم حرکت کرنے
سے معذور ہے۔ حتی الوسع خوراک سادہ اور
پاک ہونی چاہئے۔ کیونکہ ثقیل غذا معدہ کو
نقصان پہنچاتی ہے۔ اور صحت کو گرا دیتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ غذا سے ہی ہمارا خون بنتا ہے۔ اگر غذا بوسیدہ اور خراب ہو تو خون خراب پیدا ہوتا ہے۔ اور گندے خون سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔

پوشاک جو کپڑے ہم پہنیں۔ صاف ستھرے اور موسم کے مطابق ہوں۔ اُنہیں کم از کم ہفتہ میں دو بار دھولینا چاہیئے۔ کیونکہ خون کی غلاظت جلد کے مساموں کے راستے جسم سے نکلتی ہے۔ اور کپڑوں میں جذب ہو کر اُنہیں بُودار بنا دیتی ہے جس سے بیمار ہونے کا اندیشہ ہے۔

کپڑے تنگ نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ تنگ کپڑوں سے سانس اور خون کے دورہ میں رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم پوری طرح نشوونما نہیں پا سکتا۔

غسل کرنا دن میں ایک مرتبہ ضرور نہا لینا چاہیئے۔ کیونکہ نہانے سے پٹھے مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ اور جلد صاف ہو جانے سے مسام کھل جاتے ہیں۔ خون کا دورہ تیزی سے ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے ٭

ورزش ورزش سے جسم تندرست اور پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔اور بدن میں چستی آتی ہے۔ جن آدمیوں کو خوراک ہضم نہیں ہوتی یا جسم موٹا ہے۔ اُنہیں ہلکی ورزش مفید ہے۔ اس سے مسام کھل جاتے ہیں اور خون اچھی طرح دورہ کرتا ہے۔ اس لئے ہر ایک انسان کو قضائے حاجت کے بعد ڈنبل موگری۔ مگدر وغیرہ سے ضرور ورزش کرنی چاہئے ٭ لیکن ورزش اتنی ہونی چاہئے کہ تکان نہ ہو ٭

عام اصول کھانے پینے اور سونے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرو۔ اگر حد سے زیادہ بڑھ جاؤگے تو جسم موٹا اور بھدا ہو جائیگا۔ اور صحت بگڑ جائے گی ٭

اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے گا تو صحت اور طاقت دونو برقرار رہیں گی۔ کسی دانا نے کیا اچھا کہا ہے۔ کہ:۔

"تندرستی ہزار نعمت ہے"۔ اِس کے بغیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خواہ انسان کِتنا ہی دولت مند کیوں نہ ہو۔ کچھ فائدہ نہیں۔ اور وہ کتنا ہی روپیہ خرچ کیوں نہ کرے۔ اُسے آرام اور دلی اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا ؞

کنوؤں کا پانی اور اس کے صاف کرنے کے طریق

انسان کی صحت کے لیئے صاف پانی نہایت ضروری ہے۔ اس لئے دیہات میں کنوؤں کے بنانے اور اُن کی حفاظت کے لئے لوگوں کو خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کچے کنوئیں کا پانی عام طور پر اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں لوگ کپڑے دھوتے اور مویشیوں کو پانی پلاتے ہیں۔ جس سے کنوؤں کے ارد گرد کیچڑ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں کئی طرح کی میل کچیل اور گوبر شامل ہو جاتا ہے۔ یہ غلاظت مچھروں اور دیگر امراض کے جراثیم کا گھر ہے۔ پس جب یہ غلاظت کنوئیں میں سرائیت کرتی ہے۔ تو جراثیم یا کیڑوں کے تخم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی کنوؤں کے پانی میں رل جاتے ہیں۔ اور
جو شخص ایسے کنوؤں کا پانی پیتا ہے
مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا
ہے۔ اس لئے کنواں بناتے وقت مندرجۂ
ذیل ہدایات کا خیال رکھنا چاہیئے:۔

۱۔ کنواں پختہ ہونا چاہیئے۔ اس میں اعلیٰ
درجے کی اینٹیں لگی ہوں۔ اور چنائی
بہت احتیاط سے کی گئی ہو۔

۲۔ کنوئیں کی منڈیر تقریباً ۲ فٹ اونچی
ہو۔ اور اس کے ارد گرد چار فٹ
چبوترہ ہو جس کا ڈھلان چاروں طرف
ہو۔

۳۔ چبوترے کے ارد گرد ایک پختہ نالی ہو
تاکہ زائد پانی وہاں سے نکل کر باہر
چلا جائے۔

۴۔ کنوئیں کا منہ اوپر سے ڈھکا رہنا چاہیئے
اور اس میں صاف برتن ڈالنے چاہئیں
کیونکہ گندے برتنوں سے پانی گندہ
ہو جاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵- کنوؤں کے اِرد گرد میلے کچیلے کپڑے
نہیں دھونے چاہئیں۔ ورنہ بیماریوں
کے جراثیم پانی میں داخل ہو جائیں گے
۶- مویشیوں کو دُور لے جا کر پانی پلانا چاہیئے
۷- سال میں دو مرتبہ گار نکالی جائے۔ اور
وبائی موسموں میں پانی صاف کرنے کی
دوا- پوٹاشیم پرمیگنیٹ ڈالی جائے ؛
۸- اگر کنوئیں کا پانی خراب ہو تو عمل تقطیر
یا کشید کے ذریعے صاف کر لینا چاہیئے
۹- کنواں کافی گہرا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ کم
گہرے کنوئیں کے پانی میں اِرد گرد کی
غلاظت شامل ہو جاتی ہے۔ جہاں پانی
کم گہرا ہو۔ وہاں ٹیوب ویل لگوانے
چاہئیں۔ ٹیوب ویل لوہے کی نالی کو
پانی میں اُتارنے سے بنایا جاتا ہے۔
اور پمپ کے ذریعہ اس سے پانی
حاصل کیا جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ
نل کے چاروں طرف پتھر یا پختہ اینٹوں
کی چنائی ہو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قوانین حفظانِ صحت پر عمل کرنیکے فوائد

حفظانِ صحت کے قوانین پر عمل کرنے سے انسان مضبوط۔ قدآور اور تندرست رہتا ہے اس مطلب کے لئے مندرجۂ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیئے :-

۱- ہر گاؤں میں اچھا کنوآں ہونا چاہیئے۔ جہاں سے ہمیشہ صاف اور پاکیزہ پانی مل سکے

۲- گاؤں کی ہر گلی اور کوچے میں صفائی کا پورا پورا انتظام ہونا چاہیئے تاکہ گاؤں کی ہوا تازہ اور صاف ہو۔ گوبر اور کوڑا کرکٹ گاؤں کی حدود سے کم از کم سو کرم کے فاصلہ پر گڑھا کھود کر ڈالنا چاہیئے۔ اور اگر اس پر مٹی ڈال دی جائے تو سونے پر سہاگہ کا عمل ہوگا۔ کیونکہ یہی چیز کسانوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی کھاد بن جائے گی۔ اور غلاظت نہ ہونے سے گاؤں میں بیماریاں بھی نہ پھیلیں گی۔

۳- صبح اور شام کے وقت مکانوں کی چھت پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھنٹہ۔آدھ گھنٹہ بیٹھنا چاہیئے

۴۔ بستروں کو ہفتہ میں کم از کم دو بار باہر نکال کر دھوپ دینی چاہیئے۔ کیونکہ پسینہ زہریلا ہوتا ہے۔ اور اگر وہ بستروں میں رہیگا۔ تو بیماری کا باعث بن جائیگا۔

۵۔ رہائشی کمرے میں اناج کی بوریاں اور دیگر خورد و نوش کا سامان نہیں رکھنا چاہیئے ورنہ چوہوں کے لئے کھلا میدان ہوگا۔ اور ان کے بڑھنے سے طاعون کا مرض پھیل جائیگا۔ کیونکہ "چوہے اور طاعون" لازم و ملزوم ہیں ٭

ہوادار مکان اور اُس کی صفائی

۱۔ مکانات کی تعمیر قوانین صحت کے اصولوں کے مطابق ہونی چاہیئے کسانوں کے لئے زیادہ قیمتی اور پختہ مکانوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صاف ستھرے اور ہوادار گھروں کی ضرورت ہے۔ جن میں سورج کی روشنی اور دھوپ آسکے۔ اس لئے مکان تعمیر کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہونا چاہیئے۔

۱۔ مکان تنگ و تاریک نہ ہو۔ اور نشیب مقامات پر مکان نہ بنائے جائیں۔ اگر مکانوں کی سطح گلی کی سطح سے نیچے ہوگی۔ تو گندہ پانی مکانوں کے اندر آ جائیگا۔ اور مکانوں میں (نمدار) سیلابہ رہیگا بدبو پیدا ہوگی۔ اور مچھروں کے پیدا ہونے کی وجہ سے موسمی بخار کا دَور دَورہ رہیگا ؞

۲۔ صحن کا فرش گلی کے فرش سے کم از کم ایک فٹ اونچا اور رہائشی مکان کی سطح صحن کی سطح سے آدھ فٹ اُونچی ہونی چاہیئے۔ اس طرح مکان کا اندرونی حصہ خشک رہیگا ؞

۳۔ مویشیوں کے کمرے رہائشی کمروں سے علیحدہ ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ہوا میں سے آکسیجن مویشی کھا لیں گے اور کمرے کی ہوا گندی ہو جائے گی ؞

۴۔ رہائشی کمرے میں دروازے۔ کھڑکیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور روشندان رکھنے چاہئیں تاکہ کمرے
میں کافی تازہ ہوا آسکے۔ اور سورج کی
روشنی اور دھوپ بھی اپنا اثر کرسکے۔
گندہ ہوا جس میں زہر ملا ہوا ہوتا ہے۔
ان کھڑکیوں کے راستے باہر نکل جاتی
ہے۔ اور تازہ ہوا اندر آتی ہے۔ اگر
زہریلی ہوا اندر ہی رہیگی۔ تو پھر وہ سانس
کے راستے پھیپھڑوں کے اندر داخل
ہو جائے گی۔ اور تپ دق اور دوسرے
امراض پیدا کرے گی ٭

اندھیرے کمروں میں رہنے والے اشخاص
ہمیشہ زرد۔ کمزور اور بیمار رہتے ہیں جس
سے معلوم ہوتا ہے کہ روشنی بھی صحت
کے لئے ضروری چیز ہے۔ اس لئے ضروری
ہے کہ کمرے کھلے اور فراخ ہوں۔ اور
ان میں روشنی کا کافی انتظام ہو ٭

۵- باورچی خانہ ہمیشہ رہنے اور سونے کے
کمروں سے الگ ہو۔ اس لئے اس کا دھوآں
کمروں میں داخل ہوکر ہماری آنکھوں کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خراب نہ کرے۔ اور اس کے علاوہ آگ کے جلانے کے لئے آکسیجن کی ضرورت ہے۔ اور وہ آکسیجن ہوا سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہی آکسیجن ہماری صحت کے لئے بھی اشد ضروری ہے۔ اگر یہی کمروں کی آکسیجن آگ جلانے میں خرچ ہو جائیگی۔ تو پھر ہمیں کافی آکسیجن نہیں مل سکیگی۔ اور اس کا اثر ہماری صحت پر پڑیگا۔ اس کے علاوہ آگ سے کمرے گرم ہو جائیں گے ۔

۶۔ پاخانہ مکان کے ایسے حصہ میں ہو۔ جہاں سے گندی ہوا دوسرے کمروں میں نہ آ سکے۔

۷۔ مکان پر کم از کم سال میں دو دفعہ ضرور سفیدی کرانی چاہیئے۔ کیونکہ سفیدی کرانے سے کئی بیماریوں کے جراثیم ہلاک ہوجاتے ہیں۔

۸۔ گندگی گھر سے دور کھیتوں میں پھینکنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ پاخانہ اور گندی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نالیوں میں ہر روز فینائل ڈالنی چاہیئے
مکانوں سے بارش اور مستعمل پانی کے
نکلنے کے لئے ایک موری کا انتظام ہونا
چاہیئے *

مکانات کی ہوا کے کثیف ہونیکے اسباب

۱- تمام دروازوں ۔ کھڑکیوں اور روشندانوں کے بند رکھنے سے ہوا کثیف ہو جاتی ہے ۔

۲- ایک ہی کمرے میں بہت سے لوگوں کے رہنے یا سونے سے ہوا کثیف ہوجاتی ہے ۔

۳- تمام رات چراغ یا لیمپ جلائے رکھنے سے بھی ہوا ٹھیک نہیں رہتی ۔

۴- مویشی خانہ جس میں مویشیوں کی رہائش ہو۔ اس میں آکسیجن کم ہوتی ہے ۔ اور ہوا کثیف ہوتی ہے ۔ کیونکہ مویشی بھی ہماری طرح یہی جزو یعنی آکسیجن سانس لینے کے لئے استعمال کرتے ہیں *

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵۔ رات کو کمرہ میں آگ جلا کر سونے سے بعض دفعہ کوئلوں کی گیس سے دم گھٹ جاتا ہے۔ اور انسان مر جاتا ہے ؛

۶۔ کوڑا کرکٹ وغیرہ کو گھروں میں جمع رکھنے اور گوبر اور بول و براز پڑا رہنے سے بھی ہوا ناقابل استعمال ہو جاتی ہے کثیف ہوا سے گلے اور چھاتی سے تعلق رکھنے والی کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً زکام۔ کھانسی۔ نمونیا۔ گلے کی خراش اور تپ دق۔ اس لئے اگر گاؤں صاف ستھرے ہوں گے تو لوگ ان بیماریوں سے بچ جائیں گے ؛

انسان کی سخت ترین دشمن مکھیاں

مکھی ایک ایسا کیڑا ہے جو ہر قسم کی آب و ہوا میں پل سکتا ہے۔ اور ایک دفعہ میں ۱۰۰ سے ۱۵۰ تک اور اپنی چند روزہ زندگی میں پانچ چھ بار انڈے دے دیتا ہے۔ اس لئے اس کی تعداد بہت جلد بڑھتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوڑا۔ کرکٹ اور فضلہ اس کا من بھاتا کھاجا
ہے۔ میٹھی چیزوں سے بھی بڑی رغبت
ہے۔ ایک وقت میں مکھی غلاظت پر
بیٹھتی ہے۔ اور فوراً وہاں سے ہٹ کر
کھانے کی چیز پر بیٹھتی ہے۔ تو اپنی سونڈ
کے ذریعہ منہ کا لعاب خوراک پر ڈال دیتی
ہے۔ اور وہ لعاب خوراک میں رل جاتا ہے
اور خوراک غلیظ ہو جاتی ہے۔ دوسرے غلاظت
پر بیٹھتے وقت کئی قسم کے جراثیم اُس کی
ٹانگوں کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں اور خوراک
میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس یہ جراثیم غذا
کے ذریعہ ہمارے جسم میں داخل ہو جاتے
ہیں۔ ہیضہ۔ تپ محرقہ اور دیگر بیماریاں پیدا
کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ مکھیاں زخموں
کو جلد اچھا نہیں ہونے دیتیں۔ دُکھتی ہوئی
آنکھوں پر غلاظت چھوڑ جاتی ہیں۔ اور وہ
ورم کر آتی ہیں۔ اِسی لئے کہا جاتا ہے کہ
مکھیاں بیماری کا گھر ہیں ٭

مکھیوں کا دفعیہ | مکھیاں عموماً گوبر۔ فضلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا کسی گیلی جگہ پر انڈے دیتی ہیں - اگر گاؤں میں گوبر اور فضلہ بہت زیادہ ہوگا - تو مکھیاں بڑھنی جائیں گی - پس ان کے روکنے کے لئے گوبر کو باہر پھنکوا دینا چاہیئے تاکہ سورج کی روشنی سے ان کے انڈے اور بچے ضائع ہو جائیں -

۲- مکھیاں میلے پانی پر بھی انڈے دیتی ہیں اس لئے میلے پانی کو کسی برتن میں ڈال کر دور فاصلے پر گاؤں سے باہر کھیتوں میں پھینک دینا چاہیئے تاکہ وہ کھاد کا کام دے سکے ۔

۳- کھانے کی تمام چیزوں کو جالی دار الماری میں رکھنا چاہیئے

۴- برسات کے موسم میں فینائل پانی میں ملا کر کمرے کے اندر چھڑک دو - مکھیاں خود بخود اُڑ جائیں گی ۔

۵- دروازے پر پردہ لٹکواؤ - اس طرح مکھیاں اندر داخل نہیں ہوں گی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶- مکھیوں کو مکھی مار کاغذ سے مار ڈالو۔ یا
جال میں پھنسا کر مارو۔

شہر اور حفظانِ صحت کے اصول

شہروں میں صحت اور صفائی کا کام وہاں کی میونسپل کمیٹی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور اس مطلب کے لئے ہیلتھ آفیسر (صحت کا افسر) اور اُس کا عملہ لوگوں کی واقفیت کے لئے وبائی امراض کے متعلق ہدایات شائع کرتا رہتا ہے۔ شہر کے گلی کوچوں۔ بدرؤں۔ اور نالیوں۔ واٹر ورکس وغیرہ کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

نمونہ کے شہر میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہونی چاہئیں:-

۱- شہر کی تمام سڑکیں۔ گلیاں اور کوچے پختہ اینٹوں سے بنے ہوئے ہوں۔ اور اُن پر کھڑی اینٹوں کا فرش ہو۔

۲- سڑکوں کے دونو جانب بڑی بڑی نالیاں ہوں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳ کنوئیں شہر کی اُونچی سطح پر ہوں ٭

۴ شہر کی نالیوں کا پانی بڑی بدر رؤوں میں سے ہوتا ہُوا شہر سے باہر کسی تالاب میں جاکر گرتا ہو۔ تاکہ اس پانی سے کھیتوں کو سیراب کیا جائے ٭

۵ شہر کے کوڑا کرکٹ اور فضلے وغیرہ کو گاڑیوں کے ذریعے باہر دُور فاصلے پر لے جانے کا اِنتظام ہو ٭

۶ گلی کوچوں اور نالیوں کے صاف کرنے کے لئے خاکروب اور سقّے ملازم رکھے جائیں اور روزانہ صفائی کا خیال رکھّا جائے۔ ورنہ اِن میں بدبو پیدا ہو جائے گی۔ اور ہوا خراب ہونے کے باعث بیماریوں کے پھیلنے کے لئے موقع مِل جائیگا ٭

۷ شہر میں مکانات یک منزلہ ہوں۔ اور وہ دُور دُور ہوں۔ تاکہ ایک مکان کی پشت دُوسرے سے علٰحدہ ہو ۔ اور دونو کے درمیان صحن اور باغیچہ لگانے کے لئے کافی جگہ بہتر ہوسکے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۸ کمرے فراخ اور ہوا دار ہوں۔ اور اُن
میں سُورج کی روشنی آ سکے ÷
۹۔ شہر کے مختلف حصّوں میں باغات کا انتظام
ہو۔ تاکہ لوگ صبح اور شام وہاں سیر کے
لئے جائیں۔ اور تازہ ہوا کھائیں۔
۱۰ بیماریوں کے انسداد اور علاج معالجہ کے
لئے ہسپتال موجود ہوں ÷

سوالات

۱ حفظانِ صحت کے وہ کونسے قوانین ہیں۔جن پر
عمل کرنے سے انسان کی صحت اچھی رہتی ہے؟
۲ کنوؤں کا پانی صاف کرنے اور ان کو غلاظت
سے بچانے کے لئے کون کونسی تدابیر اختیار
کرنی چاہئیں؟
۳ قوانین حفظانِ صحت پر عمل کرنے سے انسان
کس طرح فائدہ اُٹھا سکتا ہے؟
۴ ہوا قدرتی طور پر کس طرح صاف ہوتی رہتی ہے
۵ ہوادار مکان کے بنانے میں تم کن باتوں کا خیال
رکھو گے۔ اس کو صاف رکھنے کے لئے کیا تدابیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختیار کرو گے ؟

۶ مکانات میں ہوا کس طرح کثیف ہو جاتی ہے اور کثیف ہوا سے کیا بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ؟

۷ ثابت کرو۔ کہ مکھیاں انسان کی سخت ترین دشمن ہیں۔ تم کس طرح ان کو تباہ کرو گے ؟

۸ مکانات کی تعمیر میں کن باتوں کا خیال کرنا چاہیئے کیا گاؤں میں موجودہ مکانات ان اصولوں پر بنے ہوئے ہیں ؟ اگر نہیں تو تم کیا طریقہ اختیار کرو گے ؟

۹ شہروں میں حفظان صحت کے اصولوں کی پیروی کس طرح کی جاتی ہے ؟

۱۰ شہروں میں گندی نالیاں اور بدرروئیں کیسی ہونی چاہئیں۔ اور ان کی صفائی کس طرح سے کرنی چاہیئے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسری فصل

وبائی امراض اور ان کا علاج

موسمی یا ملیریا بخار

ہسپتال کے فوائد پہلے لوگوں کا خیال تھا کہ مختلف قسم کی بیماریاں بُری رُوحوں اور دیوی دیوتاؤں کے ناراض ہونے سے پھیلتی ہیں اس لئے وہ اپنی تقدیر پر بھروسہ کر کے ساری کوشش۔ جادو۔ ٹونے۔ جھاڑ پھونک اور منتوں پر صرف کرتے تھے۔ بعض اوقات نیم حکیموں کی چاندی ہو جاتی تھی۔ اور وہ بھولے بھالے دیہاتیوں کی سادہ لوحی کا نا جائز فائدہ اُٹھا کر مالا مال ہو جاتے تھے۔ اِن طریقوں سے ہزاروں اشخاص بے وقت مر جاتے تھے۔ لیکن اب سرکارِ انگریزی نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر شہر اور بڑے بڑے قصبات اور دیہات
میں سرکاری خرچ پر ہسپتال کھولے ہوئے
ہیں۔ جہاں مفت علاج ہوتا ہے اور خوراک
ولباس کا خرچ بھی سرکار برداشت کرتی
ہے ॥

ان ہسپتالوں میں ہر قسم کے مرض کا
علاج ہوتا ہے۔ فن جراحی کی مدد سے بواسیر
پتھری۔ پیٹ اور آنکھوں کی بیماریوں کا
علاج ہوتا ہے۔ دانتوں کے درد کا علاج اب
اتنا آسان ہو گیا ہے کہ چند منٹوں میں
بلا تکلیف دانت یا ڈاڑھ باہر نکال دی
جاتی ہے۔ اس سے پیشتر کسی لائق جراح
کی ضرورت پڑتی تھی۔ اور وہ اپنے پرانے
زمانے کے اوزار سے دانت نکالا کرتا تھا
باؤلے کتے یا جانور کے کاٹنے سے ہزاروں
انسان پاگل ہو جاتے تھے۔ مگر اب کسولی
اور لاہور۔ اور دیگر جگہوں پر اس قسم کے
جانوروں کے کاٹے ہوئے مریضوں کا علاج
پاسٹیور ہسپتالوں میں ہوتا ہے۔ چیچک ہیضہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طاعون وغیرہ ایسے متعدی امراض تھے کہ
جن کی وجہ سے لاکھوں اِنسان مرجاتے تھے
لیکن جب سے ڈاکٹر جینر نے ٹیکہ کا
علاج نکالا ہے - اکثر مریض بچ جاتے
ہیں ؀

ہندوستان میں برسات کے موسم میں
موسمی بخار زور پکڑ جاتا ہے - اور ایک تہائی
اموات کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے لیکن حکومت
نے ملکہ وِکٹوریہ کے حکم سے جنوبی امریکہ
کے ملک پیرو سے سنکونا کے درخت منگوا
کر آسام اور نیلگری کی پہاڑیوں پر لگوائے
اور اُن سے کونین کی گولیاں بنوا کر ہسپتالوں
میں بخار کے علاج کے لئے استعمال کرائیں
کونین موسمی بخار کے لئے حکمی علاج ہے -
اس سے پیشتر لوگ کئی کئی دن دوائیں پیتے
تھے - اور بھوکے پیاسے پڑے رہتے تھے
عورتوں کے علاج معالجہ کے لئے زنانہ ہسپتال
لیڈی ڈاکٹروں کے ماتحت کھلے ہوئے ہیں
ایکس ریز کے ذریعے جسم کے اندرونی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندرونی حصّوں کی تصویر کھچ جاتی ہے۔ اور فوراً بیماری کی تشخیص ہو جاتی ہے۔ اس لئے مریض کو ہسپتال میں لانے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ جب کوئی آدمی بیمار پڑ جائے۔ تو فوراً کسی لائق ڈاکٹر سے علاج کرائے اور اگر غریب ہے۔ تو فوراً ہسپتال میں داخل ہو جائے ؛

موسمی یا ملیریا بخار کے اسباب

موسمی بخار ایک قسم کے جراثیم کی وجہ سے جو انسان کے خون میں پلتے اور بڑھتے ہیں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے یہ جراثیم ایک خاص قسم کے مچھروں کے ذریعے جنہیں اینوفیلز (Anopheles) کہتے ہیں۔ خون میں داخل ہوتے ہیں۔ جب یہ مچھر آدمی کو کاٹتا ہے تو یہ جراثیم انسان کے خون میں چلے جاتے ہیں۔ اگر مچھر کسی آدمی کو نہ کاٹے تو وہ بخار سے بچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن ملکوں میں مچھر نہیں ہوتا۔ وہاں لوگ موسمی بخار کی مصیبت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس بات کا تجربہ
پہلے پہل دو لائق ڈاکٹروں نے ملک اٹلی
میں جہاں مچھروں کا بہت زور تھا۔ کیا تھا
اُنہوں نے اپنے گھر کی تمام کھڑکیوں اور
دروازوں پر تار کی جالی لگوائی۔ اور مچھروں
کو اندر نہ آنے دیا۔ دن کے وقت بھی وہ
ایسے موقع پر باہر نکلتے تھے۔ جب کہ مچھر
اُنہیں نہ کاٹ سکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ
وہ موسمی بخار سے بچے رہے۔ لیکن اِن
کے پڑوسی بخار میں پھنسے رہے۔ واپسی پر
وہ بہت سے مچھّر ایک پنجرے میں بند
کرکے اپنے ملک انگلستان میں لے آئے
وہاں اُنہوں نے ایک ڈاکٹر اور اس کے
نوکر کو اِن مچھروں سے کٹوایا۔ اور وہ دونو
ملیریا بخار کی زد میں آگئے۔ پس ثابت ہوا
کہ ملیریا بخار کی اصلی وجہ مچھر ہی ہیں *

مچھر اور ان کی تباہی

تمام مچھر کھڑے پانی
میں پیدا ہوتے ہیں
مادہ مچھر پانی کی سطح پر انڈے دیتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ہر ایک انڈے میں سے ایک چھوٹا سا کرم پیدا ہوتا ہے۔ جو پانی کے اوپر تیرتا رہتا ہے۔ اور تقریباً دس دن کے بعد پورا مچھر بن جاتا ہے۔ اگر ہم تھوڑا سا مٹی کا تیل پانی میں ڈال دیں۔ تو سب کرم مر جاتے ہیں۔ کیونکہ مٹی کا تیل پانی کی سطح پر جھلی سی بنا دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ کرم سانس نہیں لے سکتے ؂

پس جہاں پانی اکٹھا ہو۔ وہاں ہفتہ عشرہ میں صرف ایک دفعہ مٹی کا تیل ڈال دینا چاہیئے۔ اس طرح مچھر پیدا نہ ہوں گے۔ اور نہ ہی موسمی بخار کی شکایت ہوگی ؂

مچھر اور موسمی بخار مچھروں کی بہتات برسات کے موسم میں ہوتی ہے کیونکہ اس موسم میں جگہ جگہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ پانی میں مچھر بڑی تعداد میں انڈے دے دیتے ہیں۔ جو کچھ دنوں کے بعد مچھر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح ان کی تعداد بڑھتی رہتی ہے ؂

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب کوئی شخص موسمی بخار میں مبتلا ہو اور مچھر اُسے کاٹے۔ تو بخار والے کے جراثیم مچھر کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ مچھر جب دوسرے تندرست آدمی کو کاٹتا ہے۔ تو بخار کے جراثیم مچھر کے جسم سے تندرست آدمی کے جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اُس تندرست آدمی کو اُسی وقت بخار ہو جائے۔ کیونکہ جب تک جراثیم کافی ترقی نہ کر سکیں۔ اور تعداد میں بڑھ نہ جائیں۔ بخار نہیں ہوتا۔ کم از کم دو تین ہفتہ میں یہ عمل مکمل ہو جاتا ہے ٭

ایک غلط خیال بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ موسمی بخار سردی لگنے سے ہوتا ہے۔ مچھروں کے کاٹنے سے نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بات حقیقت سے بہت دُور ہے۔ انگلستان میں سردی شدت کی ہوتی ہے۔ اور وہاں کئی آدمیوں کو سردی لگ جاتی ہے۔ لیکن کسی شخص کو موسمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بخار نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک میں موسمی بخار پھیلانے والے مچھر بالکل نہیں ہوتے۔ البتہ وہ ہندوستانی جو یہاں سے انگلستان جاتے ہیں۔ سردی لگنے سے بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ایسے مچھر بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کے جراثیم کئی کئی مہینے بے حس و حرکت پڑے رہتے ہیں۔ جب آدمی کام کرتا ہوا تھک جائے یا اُسے سردی لگ جائے اور اُس کی طاقت کم ہو جائے۔ تو بخار کے جراثیم اس کے خون پر غلبہ پا لیتے ہیں۔ اور اُس کو بخار ہو جاتا ہے۔ انگلستان میں جن ہندوستانیوں کو سردی لگنے سے بخار ہو جاتا ہے۔ اُن کے خون میں اس قسم کے مچھروں کے جراثیم ہوتے ہیں ٭

موسمی بخار سے بچنے کی تدابیر

اگر تم موسمی بخار سے بچنا چاہتے ہو۔ تو مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرو:-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱ گھروں کے اِرد گرد پانی کھڑا نہ رہے۔
تاکہ وہاں مچھر جمع اور پیدا نہ ہو سکیں۔
۲ ناکارہ کنوؤں پر جالی لگوا دینی چاہیئے
۳ تالابوں۔ جوہڑوں میں پانی کے اوپر
مٹی کا تیل ڈلوا دینا چاہیئے تاکہ مچھروں
کے بچے سانس نہ لے سکیں اور مرجائیں
اور اگر مچھر انڈے دینے آئیں تو ڈوب
کر مرجائیں ۔
۴ گلی۔ کوچوں اور گھروں میں غلاظت جمع
نہ ہونی چاہیئے۔ ان باتوں سے مچھروں
کی تعداد میں کمی ہو جائے گی ۔
۵ برسات کے موسم میں باقاعدہ کونین استعمال
کی جائے ۔
۶ رات کو چارپائی کے گرد مچھر دانی لگانی
چاہیئے۔ تاکہ مچھر کاٹ نہ سکیں۔ اس سے
مریض کے جراثیم دوسروں تک نہیں
پہنچ سکیں گے۔ اور تندرست آدمی بھی
اِن سے محفوظ رہیگا۔
یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مچھر روشنی اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیز ہوا سے دُور بھاگتا ہے۔ اس لئے عام طور پر ہوادار اور روشن مکانوں میں مچھر بہت کم ہوتے ہیں۔ اور عموماً انہیں صرف رات ہی کو کاٹنے کا موقع ملتا ہے

۷ اگر جسم کے ننگے حصّوں پر مچھر بھگانے والا تیل لگایا جائے۔ تو کچھ گھنٹوں کے لئے آدمی مچھر کی زد سے بچا رہتا ہے یہ تیل مٹی کے تیل۔ میٹھے تیل اور سنگترے کے تیل کو ملا کر بنایا جاتا ہے

۸ اکثر مچھلیاں مچھروں کے بچّوں کو کھا جاتی ہیں۔ اس لئے اگر ان کو کھڑے پانی میں ڈال دیا جائے۔ تو وہاں مچھر انڈے نہیں دے سکتے۔

خاص قسم کی مچھلیاں جنہیں مچھر کھانے والی مچھلیاں کہتے ہیں (LARVICIDAL FISH) اور جو بڑی خوبصورت ہوتی ہیں۔ اور بڑی آسانی سے پالی جا سکتی ہیں۔ (محکمہ فشریز پنجاب اور شعبۂ علم حیوانات گورنمنٹ کالج لاہور سے مفت دستیاب ہو سکتی ہیں)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایک بڑی مچھلی
جو قریبًا چار انچ لمبی ہوتی ہے۔ ایک
دن میں ۱۵۰ مچھروں کے بچے ہضم
کر جاتی ہے۔ یہ مچھلی گندے پانی میں
رہ سکتی ہیں۔ اور گھروں میں چھوٹے
چھوٹے برتنوں میں بھی رکھی جا سکتی ہیں
مچھروں کے علاوہ اُبلے ہوئے چاول وغیرہ
پر بھی گزر کر سکتی ہیں ٭

۹ چونکہ مچھر اکثر اسباب وغیرہ میں چھپے
رہتے ہیں۔ اس لئے تمام کمروں کو اچھی
طرح بند کرکے کری زول (Cresol.) کا
دھوآں دینا چاہیئے۔ جس سے کہ مچھر مر جائیں
گے۔

۱۰ فلٹ (Flit جو بازاروں سے ہر وقت
دستیاب ہو سکتا ہے۔ (اور گھر پر بھی
بآسانی بنایا جا سکتا ہے) کو اگر دیواروں
پر جہاں اکثر مچھر بیٹھے ہوں چھڑکا جائے
تو اس سے مچھروں کے سانس لینے کے
سوراخ بند ہو جاتے ہیں اور مچھر مر جاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں ۔

کونین کی دریافت

جنوبی امریکہ کے ملک پیرو میں سپین کے بادشاہ کی طرف سے کاؤنٹ آف سنکون وائسرائے تھا۔ اس کے ماتحت ڈون لوئیس ایک صوبہ کا حاکم تھا۔ ایک دن وہ حاکم دورہ کرتا ہوا اپنے ساتھیوں سمیت جنگل میں چلا گیا۔ لیکن جب وہاں سے آرہا تھا۔ تو بخار میں مبتلا ہوگیا۔ اور اس کے لئے گھر واپس پہنچنا مشکل ہوگیا۔ اس کے ساتھی ایک گاؤں میں گئے۔ اور نزدیک کے گاؤں کے نمبرداروں کو بلا لائے۔ انہوں نے آکر دیکھا۔ کہ صاحب موصوف کو ہر تیسرے روز بخار ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ اس بخار کے علاج سے واقف تھے۔ فوراً اپنے گاؤں سے ایک درخت کی چھال جو سرخ رنگ کی تھی منگوائی۔ اور اسے خوب باریک پیس کر ایک سفوف تیار کیا۔ اور پانی میں گھول کر لوئیس کو پینے کے واسطے دیا۔ اگرچہ اس کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذائقہ کڑوا تھا۔ مگر اس نے پی لیا ÷

دوسرے دن جب کہ بخار کا وقت شروع ہونے والا تھا۔ اُس کے نوکر اُسے دیکھنے کے لئے آئے۔ مگر اُسے تندرست دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اس طرح اُس نے دو تین بار یہ دوا کھائی اور تندرست ہوگیا۔ آتی دفعہ اُس نے اس درخت کے پھل پھول۔ چھال اور کچھ پتے اپنے ساتھ لے لئے ÷

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد وائسرائے کی بیوی موسمی بخار میں مبتلا ہوگئی۔ جب لوئیس کو اس معاملہ کی خبر ہوئی۔ تو اُس نے ایک تیز رفتار قاصد کے ہاتھ اس درخت کی چھال بھیجی۔ اور اس کے استعمال کرنے کے لئے ایک خط بھی بھیجا۔ اُس حکیم نے جو مریضہ کا علاج کر رہا تھا۔ لوئیس کی ہدایت کے مطابق سفوف گھول کر مریضہ کو پلا دیا۔ چند گھنٹوں کے بعد بخار اُتر گیا۔ اور وہ تین چار ہی دن میں تندرست ہوگئی ÷

کاونٹ آف سنکون جب یورپ واپس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آیا۔ تو اپنے ساتھ بہت سی چھال لے آیا چونکہ یہ درخت اور چھال کاونٹ آف سنکون کے ذریعے متعارف ہوئے۔ اس لئے اِس کی چھال سنکونا ہی کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ اور جو دوا اِس چھال سے بنتی ہے کوئین کہلاتی ہے۔

موسمی بخار کا حکمی عِلاج کوئین

موسمی بخار کے جراثیم انسان کے خون میں ہوتے ہیں۔ جس وقت ہم کوئین کھاتے ہیں۔ تو وہ معدہ میں سے ہوتی ہوئی اِنسان کے خون میں مل جاتی ہے اور موسمی بخار کے جراثیم کو مار ڈالتی ہے۔ مگر صرف ایک دفعہ کھانے سے تمام جراثیم نہیں مرتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ چند ہفتوں تک اس کا استعمال بلا ناغہ کریں۔ تاکہ موسمی بخار دُور ہو جائے۔

کوئین کی جو ٹکیہ ہسپتالوں یا ڈاک خانوں سے ملتی ہے۔ پانچ گرین کی ہوتی ہے۔ مریض کو دو ہفتہ تک صبح۔ دوپہر اور شام کو ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک ٹکیہ کھانی چاہیئے۔ اس کے بعد احتیاطاً ہفتہ میں دو بار ٹکیہ کھا لینی چاہیئیں۔ اس طرح موسمی بخار کے تمام جراثیم مر جائیں گے۔ اور آدمی تندرست ہو جائیگا۔ مگر پانچ سے دس سال تک کی عمر کے لئے ایک ٹکیہ صبح اور ایک شام۔ اور تین سال سے پانچ سال تک کی عمر کے لئے آدھی ٹکیہ دونو وقت کے لئے کافی ہے ؛

کونین کا استعمال

کونین کھانے سے پہلے انسان کو ایک ہلکا سا جلاب لے لینا چاہیئے۔ تاکہ قبض کی شکایت نہ رہے۔ دوسرے دن کونین کی ٹکیہ پانی کے گھونٹ یا شربت کے ساتھ نگل لی جائے اور دوپہر اور شام کو اگر مل سکے تو گرم گرم دودھ کا استعمال بھی کیا جائے۔ بخار کی حالت میں مریض کو ہلکی غذا کھانی چاہیئے۔ اگر سخت غذا کھائیگا۔ تو ہضم نہ کرسکیگا۔ اور دوبارہ بیمار پڑ جانے کا اندیشہ رہیگا ؛

کونین کے خلاف فضول اعتراض

ہمارے ملک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں موسمی بخار کا دَور دورہ رہتا ہے۔ اور ہر سال لاکھوں آدمی اس کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔ اِس لئے ان مہینوں میں ہر ایک آدمی کو ہر ہفتہ دو ٹکیاں روزانہ کھانی چاہئیں۔ کیونکہ کونین موسمی بخار کے جراثیم کو جو مچھّر کے کاٹنے سے خون میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مار ڈالتی ہے۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کونین کی تاثیر گرم ہے۔ اور نقصان پہنچاتی ہے۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک انسان کے گھر کو آگ لگ رہی ہے۔ اور باہر مینہ برس رہا ہے۔ مگر لوگ اِسے باہر جانے سے روکتے ہیں کہ تمہارے کپڑے خراب ہوجائیں گے۔ کیا یہ مناسب ہے کہ وہ گھر میں رہ کر جل مرے؟ ان کے خیال کے مطابق بخار سے جل بھُن کر مرجانا اچھا۔ لیکن کونین کی گرم تاثیر سے بخار کا رفع کرنا بُرا۔ جو لوگ کونین کو نقصان دِہ مانتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ نیولا آدمی کو کچھ نقصان نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہنچاتا۔ مگر سانپ جو آدمی کا جانی دشمن ہے اُسے جان سے مار ڈالتا ہے۔ یہی حالت کونین کی ہے۔ جو موسمی بخار کے زہریلے جراثیم کو مار ڈالتی ہے۔ اور انسان کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتی ؞

سوالات

۱ موسمی یا ملیریا بخار کے کیا اسباب ہیں ؟ بالتفصیل بیان کرو۔
۲ مچھر کہاں سے آتے ہیں ؟ اور تم ان کو کس طرح تباہ کر سکتے ہو ؟
۳۔ موسمی بخار سے بچنے کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں ؟
۴ کونین کی دوائی کس طرح دریافت ہوئی ؟ اور اس کے کیا فائدے ہیں ؟
۵ بخار کی حالت میں مریض کو کونین کھانے میں کن باتوں کو مدِّ نظر رکھنا چاہئے ؟
۶ ہسپتال کھلنے سے پہلے لوگ بیماریوں کے متعلق کیا خیال رکھتے تھے۔ اور ہسپتالوں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگوں کو کیا کیا فائدے حاصل ہوئے ہیں ؟

تیسری فصل

متعدّی امراض

۱ - ہیضہ

ہیضہ ایک متعدّی مرض ہے۔ نوجوانوں اور طاقتور اشخاص پر بڑی شدّت سے حملہ کرتا ہے۔ اس کے جراثیم غذا یا پانی کے ذریعہ انسان کی انتڑیوں میں داخل ہو کر اسے قے اور اسہال کی بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور وہ بہت جلد کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر وقت پر دوا نہ دی جائے تو مریض ایک دو دن میں ہی اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیضہ کے اسباب

۱۔ غلیظ غذا اور گندہ پانی ہیضہ کا گھر ہیں ❊

۲ مکانات۔ بستر۔ کپڑے۔ جلد اور خاص کر معدہ۔ جگر اور انتڑیوں کی غلاظت کے سبب ہیضہ ہوتا ہے ❊

۳۔ گندے پھل اور کھانے میں بے اعتدالی ہیضہ کے مرض کو دعوت دیتے ہیں ❊

۴ ہیضہ کے جراثیم سانس کے ذریعے ہمارے جسم میں داخل نہیں ہوتے۔ بلکہ پہلے پانی۔ دودھ اور غذا میں مل جاتے ہیں۔ اور غذا کے ساتھ انسان کے جسم میں چلے جاتے ہیں۔ اگر گھر کی ہوا کثیف ہو۔ تو پانی دودھ اور غذا بھی زہریلی ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے تندرست آدمی بھی بیمار ہو جاتے ہیں ❊

بچاؤ کی تدابیر

ہیضہ سے بچنے کے لئے مندرجۂ ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے :۔

۱ گھر۔ لباس اور جسم کو صاف رکھیں ❊

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲ مریض کے کمرے میں نہ تو کوئی شخص
خوراک تیار کرے۔ اور نہ کھائے۔
۳ جس شے کو مریض نے چھوا ہو۔ اُسے
کوئی آدمی استعمال نہ کرے۔
۴ مریض کے کپڑے یا بستر کسی چشمے،
کنوئیں۔ تالاب۔ ندی۔ نالے کے پانی
کے نزدیک نہ دھوئے جائیں۔ کیونکہ
ہیضہ کے جراثیم پانی میں داخل ہوجاتے
ہیں۔ اور جب لوگ اُس پانی کو پینے
یا کھانے پکانے یا برتن دھونے میں
استعمال کرتے ہیں۔ تو وہ بھی ہیضہ کا
شکار ہو جاتے ہیں *
۵ جو شخص مریض کی تیمارداری کر رہے ہوں
اُنہیں کھانا کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ
صابن سے اچھی طرح صاف کر لینے چاہئیں
۶ معمولی برتن (یا گملے) کو خشک مٹی سے
یا بجھے ہوئے چونے سے نصف کے قریب
بھر لیں۔ اور مریض کو اُسی میں قے اور
پاخانہ کروائیں۔ اور زمین میں گڑھا کھدوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر برتن دبادیں۔ جس کپڑے میں گندگی لگ جائے۔ اس کو بالکل جلا دیں۔ یا پانی میں جوش دیدیں۔ تاکہ جراثیم ختم ہو جائیں

۷ مریض کے کپڑوں کو کئی روز تک سورج کی کڑکتی دھوپ میں سکھلانا چاہئے۔ تاکہ ہیضہ کے جراثیم ان میں سے مرجائیں ؛

۸ مریض کے کمرے میں کافور۔ گندھک۔ گوگل۔ لوبان وغیرہ جلانا چاہئے۔ تاکہ کمرے کی ہوا کثیف نہ ہونے پائے۔

۹ زیادہ پکّے یا کچے پھل استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ اور نہ ہی وُہ پھل اور سبزیاں جو پانی میں اُگتی ہیں۔ مثلاً۔ تربوز۔ کدو وغیرہ۔ سبزی اور میوہ ہمیشہ صاف پانی سے دھو کر اِستعمال کریں؛

۱۰ پر میگنیٹ پوٹیشیم (لال رنگ کی دوائی) کنوئیں میں ڈالیں ؛

۱۱ ڈاکٹری علاج کرائیں۔ اور ٹیکہ لگوائیں۔ پانی اور دُودھ ہمیشہ گرم کر کے پیئیں۔ اور اپنے کھانے کی چیزوں کو گرد و غبار اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مکھیوں سے بچائیں ۔

۲۔ طاعون یا پلیگ

طاعون اور چوہے طاعون دراصل چوہوں کی بیماری ہے۔ چھوٹے چھوٹے جراثیم سے جو خون میں ہوتے ہیں۔ یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی چوہے کو طاعون ہو جاتا ہے تو اُس کے خون میں کئی ننھے ننھے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ چونکہ پسو چوہوں کو کاٹتے ہیں۔ اور ان کا خون چوستے ہیں۔ خون میں طاعون کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم انہیں پسوؤں کے ذریعے ایک چوہے سے دوسرے چوہے میں پہنچتے رہتے ہیں۔ چونکہ پسو چوہے کو آدمی پر ترجیح دیتا ہے۔ اس لئے اس کوشش میں رہتا ہے کہ اپنا گزارہ چوہوں پر ہی کرے۔ لیکن جب چوہوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے اور پسو بھوک سے بے تاب ہو جاتا ہے تو مجبوراً اپنی نظر انسان پر کرتا ہے۔ اور پھر یہ پسو آدمی کو کاٹتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ تو وہ جراثیم جو اس نے چوہوں کے بدن سے جذب کئے تھے۔ انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اگر تم اس مرض سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اپنے گھروں کو چوہوں سے پاک صاف رکھو۔

طاعون کے اثرات

طاعون کی وجہ سے آدمی سر کے درد اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پیٹھ اور بازوؤں میں درد محسوس کرتا ہے۔ آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں اور عموماً دو تین دن کے بعد بغلوں میں یا گردن کے قریب گلٹی نمودار ہوتی ہے۔ اور چند دنوں کے بعد آدمی اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے۔

طاعون کس طرح پھیلتا ہے

جب ایک آدمی طاعون والے گاؤں سے کسی ایسے گاؤں میں پہنچتا ہے۔ جہاں طاعون نہیں ہوتا۔ تو اُس کے کپڑوں یا بستر میں ایسے پسّو موجود ہوتے ہیں۔ جو طاعون والے چوہوں کے جسموں سے اُن کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرتے وقت اُتر جاتے ہیں۔ اور اُن میں طاعون کے جراثیم ہوتے ہیں۔ اس لئے جب وہ آدمی اپنے کپڑے یا بستر کھول کر رکھتا ہے۔ تو پسّو اُس گھر کے چوہوں کو کاٹ لیتے ہیں۔ اور وہ بھی مرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح گاؤں اور شہروں میں طاعون پھیلتا ہے۔ اور بڑھ جاتا ہے ؛

طاعون سے بچنے کے طریقے

مندرجہ ذیل طریقوں کے اختیار کرنے سے ہم اپنے آپ کو طاعون سے بچا سکتے ہیں :-

۱ چوہوں سے گھروں کو بالکل پاک صاف رکھیں ؛

۲ جس گاؤں میں طاعون ہو۔ وہاں کے لوگوں کو اپنے گاؤں میں نہ آنے دیں۔ تاکہ یہاں بیماری نہ پھیل جائے۔

۳ جب چوہے مرنے شروع ہوں۔ تو پسّوؤں کے کاٹنے سے بچنے کے لئے باہر میدانوں اور کھیتوں میں جا رہیں۔ اور جب تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھر میں آگ کے ذریعے پسوؤں کو نہ مار ڈالیں۔ رہائش اختیار نہ کریں۔

۴ طاعون والے گاؤں میں سب لوگوں کو ٹیکہ لگوانا چاہیے۔ کیونکہ ٹیکہ طاعون کا شرطیہ علاج ہے۔

۵ اگر کسی شخص کو طاعون ہو جائے تو ڈاکٹری علاج کرائے۔

۶ چوہوں کو کم کرنے کے لئے پنجرے گھر میں رکھیں۔ فاسفورس کو آٹے اور گڑ میں ملا کر زہر کی گولیاں بنائیں۔ اور چوہوں کے بلوں کے پاس رکھیں۔ نیز اناج کی بوریاں اور اناج سے بھرے ہوئے برتن کھلے نہ رکھیں۔

۳۔ چیچک

یہ بھی ایک متعدی مرض ہے۔ جس سے ہزاروں بچے ہر سال مر جاتے ہیں۔ اور ہزاروں کے چہرے بدنما ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی جراثیم ہی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو انسان کے خون میں داخل نہیں ہوتے۔ بلکہ سانس لینے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

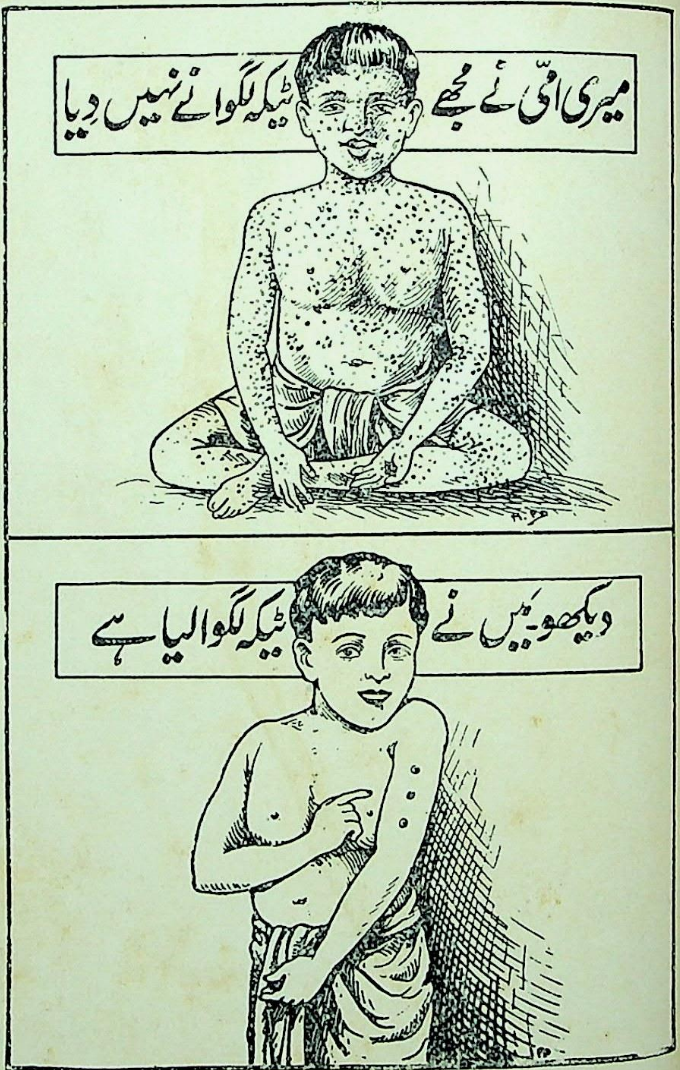

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے منہ اور ناک کے راستے ہمارے اندر چلے جاتے ہیں۔ اس لئے مریض کو چھونا سخت خطرناک ہے۔ کیونکہ اس کی جلد کی پھنسیوں میں جراثیم کثرت سے موجود ہوتے ہیں۔ جب مریض کھانستا ہے تو وہ جراثیم ہوا میں رل جاتے ہیں۔ اور تندرست آدمی بھی اس ہوا میں سانس لینے سے بیمار ہو جاتا ہے ؛

انسداد

۱۔ جس کمرے میں چیچک کا مریض رہتا ہے۔ وہاں جانے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اس لئے آمد و رفت کم رکھیں ؛

۲؛ چیچک کے سبب بچے اندھے ہو جاتے ہیں اور چہرے بدنما ہو جاتے ہیں۔ ان مصیبتوں سے محفوظ رہنے کا واحد طریقہ ٹیکہ ہے۔

۳ بچے کے پیدا ہونے کے بعد جلد ٹیکہ لگوانا چاہیئے۔ اور ہر سات سال کے بعد پھر لگواؤ

۴ مریض کو ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دوا پلانی چاہیئے اور اُسے علیحدہ کمرے میں رکھنا چاہیئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵ اُس کے کپڑوں کو دھوپ میں کئی دِن تک سکھانا چاہیئے ؛

چیچک کے ٹیکہ کے فائدے

ٹیکہ دریافت ہونے سے پہلے پچانوے فیصدی انسان چیچک کے مرض میں مبتلا ہو جاتے تھے ۔ مگر اب اس ٹیکہ کے عمل کی وجہ سے صرف چند فی صدی اس بلا سے نقصان اُٹھاتے ہیں ۔ چیچک کے جراثیم گائے کے خون میں پرورش پاتے ہیں ۔ مگر اُسے کچھ نقصان نہیں پہنچاتے ۔ البتہ ایک بیماری پیدا کرتے ہیں ۔ جسے گائے کی چیچک کہتے ہیں ۔ اس کے بعد یہ جراثیم کمزور ہو جاتے ہیں ۔ ان کمزور جراثیم کو ٹیکہ کے ذریعے انسان کے بدن میں داخل کرتے ہیں ۔ تو انسانی خون کے سفید ریشے ان کو مار ڈالتے ہیں ۔ اور اس طرح جو زہر اندر پیدا ہوتا ہے ۔ وہ چیچک کے جراثیم کو مار دیتا ہے ۔ لیکن انسان کو کچھ نقصان نہیں پہنچنے پاتا ۔ یہ عمل ڈاکٹر ایڈورڈ جنیز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے ۱۷۹۶ء میں دریافت کیا تھا۔ اُس وقت سے اس کے ذریعے کروڑوں انسان اس مصیبت اور بے وقت موت سے بچ گئے ہیں اس لئے اگر اس مرض سے چھٹکارا پانا ہو تو ہر چھٹے ، ساتویں سال ٹیکہ کراؤ۔ کیونکہ پہلے ٹیکے کا اثر جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے کمزور ہوتا جاتا ہے ؛

۴۔ تپِ دق

سب بیماریوں سے خطرناک اور لمبی بیماری تپِ دق ہے۔ یہ مرض انسان کو اس طرح کھا جاتا ہے۔ جیسے لکڑی کو دیمک۔ دنیا میں لاکھوں آدمی اس موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس لئے انسان کو اس سے بچنے کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے ؛

اسباب

۱۔ تپِ دق ایک قسم کے جراثیم سے ہوتا ہے۔ جو انسان کے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر آہستہ آہستہ کھانسی کی شکایت پیدا کر دیتا ہے۔ انسان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خون تھوکتا ہے۔ اور روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور چند ہی مہینوں میں اس دُنیا سے سفر کر جاتا ہے۔ تپِ دق کا مریض جب زمین پر تھوکتا ہے۔ تو اس کے جراثیم ہوا میں رل جاتے ہیں۔ اور سانس کے ذریعے تندرست آدمیوں کے پھیپھڑوں کے اندر چلے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی اس نامراد مرض کا شکار ہو جاتے ہیں ٭

۲ جس مریض کو تپ دق ہو۔ اُس کے ساتھ سونے اور کھانا کھانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

۳ چھوٹے چھوٹے تنگ و تاریک مکانوں میں رہنے سے جہاں کافی ہوا کا گزر نہ ہو۔ انسان بیمار اور کمزور ہو جاتا ہے۔

۴ بعض لوگ تھوکتے رہتے ہیں اور زہریلے جراثیم پھیلاتے رہتے ہیں۔ یہ جراثیم اکثر تپِ دق پھیلانے کا باعث بنتے ہیں ٭

۵ دانتوں کے غلیظ رکھنے سے میل کچیل اندر جاتی رہتی ہے۔ اور زہریلے جراثیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرورش پا کر پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں ÷

۶ غلاظت تپ دق کی ماں ہے۔ بعض لوگ راستہ میں ہی رفع حاجت کر دیتے ہیں اور ہوا کو کثیف بنا کر انسان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ غلیظ اور گندے کتوں کو برتن چاٹنے نہ دیں ÷

۷ زیادہ کام کرنے یا دیر تک بیٹھ کر کام کرنے یا شراب پینے سے تپ دق ہو جاتا ہے

تپ دق سے بچنے کی ہدائتیں

۱ مریض کے کمرے میں نہ جاؤ۔ اُس کے بلغم کو زمین پر نہ پھینکو بلکہ جلا دو۔

۲ مریض کے ساتھ نہ سوؤ۔ نہ کھاؤ۔ نہ پیُو۔

۳ رفع حاجت کے لئے کھیتوں میں باہر جاؤ۔ اور فضلے کو مٹی سے ڈھانپ دو تاکہ مکھیاں جراثیم کو نہ لا سکیں۔

۴ روز مرہ داتن کرو۔ یا منجن سے دانتوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو صاف کرو۔ اور اپنے کھانے کو گرد و غبار اور مکھیوں سے بچاؤ۔

۵ تازہ اور کھلی ہوا میں زیادہ وقت بسر کرو۔ مریض کو دن کے وقت باہر کھیتوں میں۔ گاؤں یا شہر سے دُور کھلی ہوا میں رہنا چاہئے اور رات کے وقت شبنم سے بچنے کے لئے کھلے برآمدے میں سونا چاہئے۔ دھوپ اور تازہ ہوا تپ دق کے سخت دشمن ہیں

۶ اچھی اور قوّت پہنچانے والی غذا کھاؤ۔ اور ہلکی سی ورزش کرو۔

۷ فوراً کسی لائق ڈاکٹر سے مشورہ کرو۔ اور اُس کی ہدایات پر عمل کرو۔

۸ بچپن میں شادی نہ کرو اور نشیات سے پرہیز کرو *

سوالات

۱ ہیضہ کس طرح پیدا ہوتا ہے ؟ اور ہم اس سے کیونکر بچ سکتے ہیں ؟

۲ ہیضہ کے مریض کی تیمارداری میں تم کن باتوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا خیال رکھوگے ؟
۳ کہا جاتا ہے۔ کہ چوہے اور طاعون لازم و ملزوم ہیں کیونکر ؟
۴ طاعون کِس طرح ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں پھیلتا ہے۔ اور اس سے بچنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کروگے ؟
۵ تپِ دق کے کیا اسباب ہیں ؟ اور اسے کِس طرح روکا جا سکتا ہے ؟
۶۔ ثابت کرو۔ کہ دُھوپ اور تازہ ہوا تپِ دق کے سخت دُشمن ہیں ٭

چوتھی فصل

خوراک

خوراک کے فوائد جس طرح گھر بنانے کے لئے کئی چیزوں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح غذا ہمارے بدن کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اینٹ ۔ پتھر ۔ چونے وغیرہ کا کام دیتی ہے۔

۱ اس سے ہمارا جسم بڑھتا ہے ۔ اور پھلتا پھولتا ہے ۔

۲ جب ہم جسمانی مشقت کا کام کرتے ہیں چلتے پھرتے ہیں ۔ یا دماغی کام کرتے ہیں تو ہمارا بدن گھستا ہے ۔ اور ہماری قوتیں خرچ ہوتی رہتی ہیں ۔ اس کمی کو خوراک پورا کرتی ہے ۔ اور کھانے کے بعد انسان خوشی محسوس کرتا ہے ۔

۳ جس طرح ایندھن ڈالنے سے آگ جلتی رہتی ہے ۔ اور حرارت پیدا کرتی ہے ۔ بعینہٖ خوراک جسم میں آہستہ جل کر حرارت پیدا کرتی ہے ۔ یعنی خوراک جسم کی حرارت کو قائم رکھتی ہے ۔

خوراک کی قسمیں

انسانی خوراک کو عام طور پر چار قسموں میں بانٹا گیا ہے ۔

۱ گوشت کی قسم کی چیزیں ۔

۲ وہ اشیاء جن میں نشاستہ یا سٹارچ پایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاتا ہے۔

۳ وہ چیزیں جن میں تیل یا چربی پائی جاتی ہے۔

۴ جن میں وٹیمن بہت ہوتا ہے۔

ہمارے کھانے کی تمام چیزیں اِن ہی چار قِسم کی غذاؤں سے تعلق رکھتی ہیں گوشت کی قِسم کی جتنی اشیاء ہیں۔ ان میں نائٹروجن جو جسم کے نشو و نما کے لئے ضروری ہے۔ زیادہ پائی جاتی ہے۔ لہذا ہر قِسم کے گوشت اور انڈے کے استعمال سے جسم زیادہ موٹا ہو جاتا ہے۔ نشاستہ بھی ہماری خوراک کا ایک اہم جزو ہے اس کے استعمال سے جسم میں چستی اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔ گیہوں۔ چاول آلو۔ گنہ۔ ساگو دانہ اور کھانڈ میں نشاستہ زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے اِن اشیاء کا استعمال بھی ہماری تندرستی کے لئے از بس ضروری ہے۔ مندرجہ بالا اشیا کے علاوہ چند اور چیزیں ہماری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحت اور تندرستی کو قائم رکھنے میں بہت زیادہ حصّہ لیتی ہیں۔ ان کو ہم ویٹمن کہتے ہیں۔ ویٹمن زیادہ تر سبزیوں اور پھلوں میں ملتے ہیں۔ اسی لئے یہ زیادہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کہ سبزیوں اور پھلوں کا استعمال ہم کو دوسری سب اشیا سے زیادہ کرنا چاہیئے۔

خوراک ہمیشہ تازہ کھانی چاہیئے۔ باسی خوراک میں ایک تو ویٹمن کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ دوسرے بہت سے متعدی امراض کے جراثیم پیدا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ باسی خوراک ہم کو بہت سی مرضوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اس لئے تازہ خوراک استعمال کرنی چاہیئے۔

ویٹمن اوپر کے بیان سے تمہیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ ویٹمن ہمارے جسم کے نشو و نما اور خون کی صفائی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ یہ ویٹمن پانچ قسم یعنی ا ب ج د د سا کی ہوتی ہیں:-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ا یہ دودھ - مکھن - گھی - انڈے کی زردی
گاجر - ٹماٹر - کیلے اور سبزیوں میں پائی
جاتی ہے - چوپائے اِسے اپنے دودھ
جگر - گردے اور چربی میں جمع کرتے
ہیں - اور پرندے انڈوں کی زردی
میں -

ب یہ پودوں کے بیجوں - پھلوں - دالوں -
پتوں اور انڈوں میں نیز دودھ اور جگر
میں ہوتی ہے - چونکہ یہ اکثر چھلکوں
میں پائی جاتی ہے - لہذا جب ہم چاول
یا گندم کا چھلکا اُتار ڈالتے ہیں - تو یہ
اُن میں بڑی حد تک گھٹ جاتی ہے -

ج یہ وٹیمن تازہ سبزیوں اور متعدد پھلوں میں
ملتی ہے - زیادہ گرمی پہنچنے سے یہ وٹیمن
ضائع ہو جاتی ہے - جن بچوں کو اُبلا ہوا
دُودھ دیا جاتا ہے - ان میں وٹیمن ج کی
کمی رہ جاتی ہے - چونکہ گرم کرنے سے
وٹیمن ضائع ہو جاتی ہے -

د یہ وٹیمن دودھ - مکھن - گھی - انڈہ کی زردی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مچھلی کے تیل میں پائی جاتی ہے۔ یہ وٹیمین جلد پر سورج کی شعاعیں پڑنے سے بھی پیدا ہوتی ہے ❊

۲ یہ وٹیمین ب کے ساتھ ملی جلی ان ہی اشیاء میں ہوتی ہے۔ جن کا ذکر (ب) کے تحت میں کیا جاچکا ہے ❊

عمدہ خوراک انسان کو اپنی صحت اور طاقت بحال رکھنے کے لئے عمدہ غذا کی اشد ضرورت ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جس غذا میں پروٹین (طاقت والی چیزیں) ۹۰ سے ۱۰۰ گرام اور چربی ۸۰ سے ۹۰ گرام۔ کھانڈ نشاستہ وغیرہ ۴۰۰ سے ۵۰۰ گرام اور وٹیمن۔ نمک وغیرہ کافی مقدار میں موجود ہوں۔ وہ عمدہ غذا تصوّر کی جاتی ہے۔ ہندوستانی گھرانوں میں عام طور پر جو غذا کھائی جاتی ہے۔ ان میں یہ اشیا مندرجہ ذیل تناسب سے ہوتی ہے ❊

دیکھو صفحہ ۲۶۹

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غذا کی قسم	مقدار اونس میں	گراموں میں (۱ اونس = ۲۸ ۱/۴ گرام)		
		پروٹین طاقت والی	چربی	کھانڈ وغیرہ
آٹا	۱۲	۴۶٫۸	۴٫۵۸	۲۴۴٫۲
چاول	۴	۱۳٫۸	۴٫۵	۱۳۳٫۸
گوشت	۲	۱۱٫۹	۳٫۹	×
سبزی	۸	۴٫۴	٫۴	۳۱٫۸
دودھ	۲۰	۱۸٫۸	۲۰٫۴	۲۷٫۲
گھی	۱٫۵	×	۳۴٫۴	×
دال	۱	۴٫۵	۱	۱۶٫۲

دودھ دودھ ایک مکمل خوراک ہے۔ ہمارے جسم کی نشوونما کے لئے جو اشیاء زیادہ ضروری اور اہم ہیں۔ وہ سب اس میں پائی جاتی ہیں۔ نائٹروجن۔ مٹھائی اور چکنائی اور وٹیمن۔ نمک اور پانی ہر ایک چیز اس میں ملتی ہے۔

دُودھ دوسری اشیاء کی نسبت زود ہضم ہے۔ ہمارا جسم اِسے جلدی قبول اور جذب کر لیتا ہے۔ لہٰذا اس کا استعمال صحت کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے لازمی ہے۔ بچوں کے لئے دودھ خاص طور پر ایک قدرتی غذا ہے۔ ان کے جسم کی نشو و نما کے لئے دودھ سے بڑھ کر اور کوئی غذا بہتر نہیں ؛

گائے وغیرہ کے دودھ میں مٹھاس کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے بچوں کے لئے اس کا استعمال مفید نہیں پڑتا۔ مجبوراً اگر جانوروں کا دودھ پلانے کی ضرورت بھی پڑے۔ تو اس میں کچھ پانی ملا دینا ضروری ہے۔ پانی ملانے سے مٹھاس کے اجزاء میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور بچوں کے معدے اسے ہضم کر سکتے ہیں ؛

دودھ ہمیشہ تازہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اس میں جراثیم بہت جلد پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے باسی دودھ کا استعمال صحت کے لئے غیر مفید ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے ملک کے گوالے دودھ اکثر ایسے برتنوں میں دوہتے ہیں۔ جن میں میل کچیل کے باعث کئی قسم کی بیماریوں کے جراثیم شامل ہو جاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔ اس لئے دُودھ ہمیشہ اُبال کر پینا چاہئے

منشئی اشیاء

افیون۔ بھنگ۔ گانجا شراب منشئی اشیاء ہیں۔ ان کا استعمال کرنا صحت کے لئے بہت مضر ہے یہ چیزیں جسمانی صحت کو سخت نقصان بھی پہنچاتی ہیں۔ ان سے دِل و دماغ کمزور اور قوتِ ارادی کم ہو جاتی ہے۔ پٹھّے اور دماغ سست پڑ جاتے ہیں۔ اخلاق اور چال چلن بگڑ جاتا ہے۔ اور انسان بُری صحبت میں پڑ کر چور۔ ڈاکو اور بد چلن ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی سوسائٹی کے دشمن ثابت ہوتے ہیں۔ اور کئی قِسم کے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی شراب میں اُلکحل (جو شراب کا ست ہوتا ہے)۔ پائی جاتی ہے۔ اگر اس کے چند قطرے آگ پر ڈالے جائیں۔ تو وہ تیل کی طرح جل اُٹھتے ہیں۔ یہی قطرے اگر پودوں یا مچھلیوں پر پھینکے جائیں۔ تو وہ مُرجھا کر مر جاتے ہیں۔ زبان پر رکھیں تو ایک قسم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی جلن پیدا ہوتی ہے۔ بھلا جب دُوسرے جانداروں پر اس کا یہ اثر ہے تو انسان کے کلیجے پر کیا حالت گزرتی ہوگی۔ اس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اس لئے جن لوگوں کو یہ بُری عادت پڑ گئی ہے۔ اگر اِس کو چھوڑ دیں۔ تو ایک تو اُن کی صحت درست رہے گی۔ دوسرے اس رُوپے کی بچت سے اُن کی مالی حالت بہتر ہو جائے گی۔ صرف صوبہ مدراس ہی میں ہر سال غریب لوگ $3\frac{1}{2}$ کروڑ رُوپے کا ناریل یا تاڑی کی بنی ہوئی شراب پیتے ہیں۔

سوالات

۱ غذا ہمارے لئے کیوں ضروری ہے؟ اس کے فوائد بیان کرو۔

۲ غذا کی بڑی بڑی اقسام بتاؤ۔ اور مثالوں کے ذریعہ اپنے جواب کی توضیح کرو۔

۳ دودھ کیوں مفید ہے۔ اور اس میں کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جزو ملتے ہیں ؟

۴ بچّے کے لئے ماں کا دُودھ کیوں ضروری ہے ؟

۵ نشئی اشیاء سے کیا مراد ہے ؟ اور وہ کیوں مضرِ صحت ہیں ؟

سیّد احمد شاہ پرنٹر پبلشر نے مطابع الیکٹرک پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں چھپوا کر شائع کیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضمیمہ

ہندوستان کی آبادی

مطابق

مردم شماری سنہ 1931ء

کل = 35,28,37,778

شہری، قصباتی = 3,89,85,427
دیہاتی = 31,38,52,351

مرد = 18,18,28,923
عورتیں = 17,10,08,855

آبادی بلحاظ صوبہ وار

نام صوبہ یا مقام	کل آبادی	شہری یا قصباتی	دیہاتی
اجمیر ماروواڑ	560292	180199	380093
جزائر انڈیمان نکوبار	29463	×	29463

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام صوبہ یا مقام	کل آبادی	شہری یا قصباتی	دیہاتی
بہار	25727500	1152117	24575383
اڑیسہ	5306142	191429	5114713
چھوٹا ناگپور	6643934	310291	6333643
آسام	8622251	213421	8408830
بلوچستان (زلزلہ کے بعد آبادی کم ہو گئی)	463508	92025	371483
بنگال	50114002	3684330	46229672
بمبئے	17992053	4202578	13789475
سندھ	3887070	699307	3187763
سنٹرل پراونسز	12065885	1160357	10905528
برار	3441838	528113	2913725
کورگ	163327	9827	153500
دہلی	636246	447442	188804
مدراس	46740107	6337256	40402851
صوبہ سرحد	2425076	386177	2038899
صوبجات متحدہ آگرہ واودھ	48408763	5424621	42984142

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریاستہائے ہند کی آبادی

کُل = 81310845

قصباتی ، شہری = 9326558

دیہاتی = 71983887

مرد = 41897367

عورتیں = 39413478

صوبہ پنجاب کی آبادی بلحاظ فرقہ دارانہ تقسیم

کل آبادی = 23580852

قصباتی یا شہری = 3067464

دیہاتی = 20513388

مسلمان 13302991 ، ہندو 54,58,578

سکھ 30,64,144

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے حلقہ ہائے انتخاب

عام حلقہ ہائے انتخاب

جس میں اچھوت یا مندرجہ جدول شامل ہیں

قصباتی نشستیں :-

(۱) جنوبی قصبے :- (میونسپلٹیاں) بھوانی - حصار - سرسہ - بانسی رہتک - سونی پت - بیری - جھجر - ریواڑی - پلول - اسمال ٹاؤن بڑلاڈہ - ٹوہانہ - مہیم - ہدایت پور چھاؤنی (گوڑ گاؤں) سول لائن رہتک (ایک نشست)

(۲) جنوب مشرقی قصبے :- (میونسپلٹیاں) پانی پت - کرنال - کیتھل - شاہ آباد - انبالہ - انبالہ چھاؤنی صدر بازار - کالکا جگادھری - ساڈھورہ - روپڑ - شملہ - لدھیانہ - جگراؤں و رائے کوٹ (چھاؤنیاں) انبالہ - کسولی - ڈگشائی - سپاٹو وجتوگ (نوٹیفائیڈ ایریا) کیتھل منڈی - کرنال سول سٹیشن - انبالہ سول سٹیشن (ایک نشست)

(۳) مشرقی قصبے :- (میونسپلٹیاں) دھرم سالہ - ہوشیار پور - اُڑمڑ ٹانڈہ - کرتار پور - جالندھر - نکودر - موگہ - فیروز پور - مکتسر - ابوہر - فاضلکا - (چھاؤنیاں) دھرم سالہ - جالندھر -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فیروز پور و سول لائینز ہوشیار پور (ایک نشست)

(۴) لاہور شہر - میونسپلٹی و لاہور چھاؤنی (ایک نشست)

(۵) امرتسر شہر - میونسپلٹی و چھاؤنی امرتسر (ایک نشست)

(۶) شمال مشرقی قصبے - (میونسپلٹیاں) چونیاں - قصور - پٹی - باغبانپورہ معہ بھوگیوال - جنڈیالہ - ترنتارن - بٹالہ - گورداسپور - پٹھانکوٹ - ڈلہوزی - سیالکوٹ - پسرور - وزیر آباد - حافظ آباد - گوجرانوالہ - شیخوپورہ و ننکانہ صاحب (چھاؤنیاں - بالون - بکلوہ و سیالکوٹ) سمال ٹاؤن - منڈی پتوکی - ہر دو ڈسکہ - سول لائینز گورداسپور (ایک نشست)

(۷) شمال مغربی قصبے :- (میونسپلٹیاں) گجرات - جلال پور جٹاں - بھیرہ - سرگودھا - ساہیوال - خوشاب - جہلم - چکوال - پنڈ دادنخاں - راولپنڈی - مری - حضرو - کیمل پور - پنڈی گھیپ - میانوالی - عیسے خیل - کالا باغ - جھنگ مگھیانہ و چنیوٹ چھاؤنیاں جہلم - راولپنڈی - مری - کیمل پور و اٹک (نوٹیفائیڈ ایریا) گجرات سول لائینز (ایک نشست)

(۸) جنوب مغربی قصبے :- (میونسپلٹیاں) پاک پٹن - منٹگمری - اوکاڑہ - کمالیہ - گوجرہ - لائل پور - ملتان - خانیوال - مظفر گڑھ - لیہ - ڈیرہ غازی خاں - جام پور (چھاؤنی ملتان) - سول لائینز مظفر گڑھ (ایک نشست)

دیہاتی نشستیں :-

جنوبی حصار :- تحصیل حصار - بھوانی ...... ایک نشست

ہانسی :- تحصیل حصار .... ایک نشست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شمالی حصار :- تحصیل فتح آباد و سرسہ .... (ایک نشست)

شمالی رہتک :- تحصیل سونی پت و علاقہ تھانہ۔ گوہانہ و بڑادوہ "

وسطی رہتک :- تحصیل رہتک۔ علاقہ مہیم .... "

جھجر :- تحصیل جھجر .... "

شمال مغربی گڑگاؤں - گڑگاؤں - تحصیل ریواڑی (ایک نشست)

جنوب " " - تحصیل فیروز پور۔ جھرکا۔ نوح۔ پلول۔ بلبھ گڑھ (دو نشست) اقوام مندرجہ جدول (ایک نشست)

جنوبی کرنال :- تحصیل کرنال و پانی پت (ایک نشست)

شمالی کرنال :- تحصیل کیتھل و تھانیسر (دو نشستیں) اقوام مندرجہ جدول (ایک نشست)

انبالہ و شملہ :- اضلاع انبالہ و شملہ (دو نشستیں) اقوام مندرجہ جدول (ایک نشست)

شمالی کانگڑہ :- علاقہ تھانہ شاہ پور۔ دھرم سالہ۔ کانگڑہ و پالم پور (ماسوائے بھنگال ذیل کے)

جنوبی کانگڑہ :- علاقہ تھانہ برسار۔ ہمیر پور۔ سوجانپور (ایک نشست)

مشرقی کانگڑہ :- علاقہ تھانہ کلو۔ سراج و ذیل بھنگال۔ پالم پور تحصیل .... (ایک نشست)

مغربی کانگڑہ :- علاقہ تھانہ اندورا۔ نور پور۔ ہری پور۔ جوالا مکھی (ایک نشست)

مغربی ہوشیار پور :- تحصیل ہوشیار پور۔ دسوہا و گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور (دو نشست) اقوام مندرجہ جدول (ایک نشست)

اونہ :- تحصیل اونہ۔ ضلع ہوشیار پور .... " "

جالندھر :- ضلع جالندھر (دو نشست) اقوام مندرجہ جدول " "

لدھیانہ و فیروز پور :- ضلع لدھیانہ و فیروز پور (دو نشست)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اقوام مندرجہ جدول (ایک نشست)
مغربی لاہور ڈویژن :- اضلاع لاہور، گوجرانوالہ و شیخوپورہ (ایک نشست)
امرتسر و سیالکوٹ :- اضلاع امرتسر و سیالکوٹ (دو نشست) اقوام مندرجہ جدول (ایک نشست)
گورداسپور :- ضلع گورداسپور (ایک نشست)
راولپنڈی ڈویژن :- راولپنڈی ڈویژن (ایک نشست)
جنوب مشرقی ملتان :- ضلع منٹگمری۔ تحصیل میلسی۔ خانیوال کبیر والا (ضلع ملتان) (ایک نشست)
لائل پور جھنگ :- اضلاع لائل پور و جھنگ (دو نشست) اقوام مندرجہ جدول (ایک نشست)
مغربی ملتان ڈویژن :- اضلاع مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ تحصیل ملتان۔ شجاع آباد۔ لودھراں (ایک نشست)

مسلم حلقہ ہائے اِنتخاب

جنوبی قصبے :- (میونسپلٹیاں) بھوانی۔ حصار۔ سرسہ۔ ہانسی۔ رہتک۔ سونی پت۔ بیری۔ جھجر۔ ریواڑی۔ پلول۔ پانی پت۔ کرنال۔ کیتھل۔ شاہ آباد (نوٹیفائیڈ ایریا) کیتھل منڈی اور کرنال سول سٹیشن (اسمال ٹاؤن) بڑلاڈہ۔ ٹوہانہ۔ مہیم و ہدایت پور چھاؤنی (گڑگاؤں) سول لائینز۔ رہتک (ایک نشست)
جنوب مشرقی قصبے :- (میونسپلٹیاں) انبالہ۔ انبالہ چھاؤنی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدر بازار۔ کالکا۔ جگادھری۔ ساڈھورا۔ روپڑ۔ شملہ۔ لدھیانہ
جگراؤں۔ وراسے کوٹ (چھاونیاں) انبالہ۔ کسولی۔ ڈگشائی۔
سباٹو وجتوگ۔ (نوٹیفائیڈ ایریا) انبالہ سول سٹیشن (ایک نشست)
مشرقی قصبے:۔ (میونسپلٹیاں) دھرم سالہ۔ ہوشیارپور۔
اڑمڑ ٹانڈہ۔ کرتار پور۔ جالندھر۔ نکودر۔ موگہ۔ فیروزپور۔ مکتسر
ابوہر۔ فاضلکا۔ چونیاں۔ قصور۔ پٹی (چھاونیاں) دھرم سالہ۔
جالندھر و فیروزپور (سمال ٹاؤن۔ پتوکی منڈی و سول لائینز۔
ہوشیارپور (ایک نشست
اندرونی لاہور:۔ لاہور اندرون سرکلر روڈ (ایک نشست)
بیرونی لاہور:۔ میونسپل علاقہ لاہور سرکلر روڈ کے باہر۔
لاہور چھاونی و میونسپلٹی باغبانپورہ معہ بھوگیوال (ایک نشست)
امرتسر شہر:۔ میونسپلٹی و چھاونی امرتسر (ایک نشست)
شمال مشرقی قصبے:۔ (میونسپلٹیاں) جنڈیالہ۔ ترنتارن۔ بٹالہ
گورداسپور۔ پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ سیالکوٹ۔ پسرور۔ وزیرآباد۔
حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ و ننکانہ صاحب (چھاؤنیاں)
بالون۔ بکلوہ و سیالکوٹ (سمال ٹاؤن) ہردوڈسکہ و سول
لائینز گورداسپور (ایک نشست)
راولپنڈی ڈویژن کے قصبے:۔ (میونسپلٹیاں) گجرات۔جلالپورجٹاں
بھیرہ۔ سرگودھا۔ ساہیوال۔ خوشاب۔ جہلم۔ چکوال۔ پنڈدادنخاں
راولپنڈی۔ مری۔ حضرو۔ کیمبل پور۔ پنڈی گھیب۔ میانوالی۔
عیسٰے خیل۔ کالاباغ (چھاونیاں۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ مری۔
کیمبل پور۔ اٹک و (نوٹیفائیڈ ایریا) گجرات سول لائینز۔
(ایک نشست)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملتان ڈویژن :۔ (میونسپلٹیاں) پاکپٹن ۔ منٹگمری ۔ اوکاڑہ ۔ کمالیہ ۔ گوجرہ ۔ لائل پور ۔ جھنگ مگھیانہ ۔ چنیوٹ ۔ ملتان ۔ خانیوال مظفر گڑھ ۔ لیہ ۔ ڈیرہ غازیخاں و جام پور (چھاونی) ملتان سول لائینز مظفرگڑھ (ایک نشست)

دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب

حصار :۔ ضلع حصار (ایک نشست)

رہتک :۔ ضلع رہتک (ایک نشست)

شمال مغربی گڑگاؤں :۔ گڑگاؤں ۔ ریواڑی ۔ بلبگڑھ و نوح ۔ (ایک نشست)

جنوب مشرقی گڑگاؤں :۔ تحصیل فیروز پور جھرکا و پلول ضلع گڑگاؤں (ایک نشست)

کرنال :۔ ضلع کرنال (ایک نشست)

انبالہ و شملہ :۔ اضلاع انبالہ و شملہ (ایک نشست)

کانگڑہ و مشرقی ہوشیار پور :۔ ضلع ہوشیار پور ۔ تحصیل دسوہہ و اونہ (ایک نشست)

مغربی ہوشیار پور :۔ تحصیل ہوشیار پور و گڑھ شنکر (ایک نشست)

شمالی جالندھر :۔ تحصیل جالندھر و نواں شہر ...... ”

جنوبی جالندھر :۔ تحصیل پھلور و نکودر ...... ”

لدھیانہ :۔ ضلع لدھیانہ ...... ”

فیروز پور وسطی :۔ تحصیل فیروز پور و مکتسر ...... ”

مشرقی فیروز پور :۔ تحصیل زیرہ و موگہ ...... ”

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فاضلکا:- تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور .... (ایک نشست)
لاہور:- تحصیل لاہور (ایک نشست) چونیاں (ایک نشست) قصور (ایک نشست)
امرتسر:- تحصیل امرتسر (ایک نشست) ترنتارن (ایک نشست) اجنالہ (ایک نشست)
مشرقی گورداسپور:- تحصیل گورداسپور و پٹھانکوٹ (ایک نشست) بٹالہ (ایک نشست) شنکر گڑھ (ایک نشست)
شمالی سیالکوٹ:- رقبہ تھانہ پھلکیانا - چپڑار - سیالکوٹ و سمبڑیال (ایک نشست)
سیالکوٹ وسطی:- تھانہ ڈسکہ - پسرور - ستراہ - نیدوکی - (ایک نشست)
جنوبی سیالکوٹ:- تھانہ پھلورا - ظفروال - قلعہ سوبھا سنگھ ناردوال ورعیہ (ایک نشست)
شمالی گوجرانوالہ:- تحصیل وزیر آباد - تھانہ قلعہ دیدار سنگھ (ایک نشست)
مشرقی گوجرانوالہ:- تحصیل گوجرانوالہ (ماسوائے تھانہ قلعہ دیدار سنگھ (ایک نشست) تحصیل حافظ آباد (ایک نشست)
شیخوپورہ:- تحصیل شیخوپورہ (ایک نشست) تحصیل ننکانہ صاحب (ایک نشست) تحصیل شاہدرہ (ایک نشست)
شمالی گجرات:- تھانہ سرائے عالمگیر - کھاریاں و ڈنگہ - (ایک نشست)
مشرقی گجرات:- تھانہ کڑیانوالہ و لالہ موسے (ایک نشست)
جنوب مشرقی گجرات:- تھانہ جلال پور جٹاں - گجرات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدر و کنجاہ (ایک نشست)
شمال مغربی گجرات :۔ تھانہ پنڈی بہاؤالدین ۔ میانہ ۔ گوندل۔ واہ۔ کوٹھالہ شیخاں (ماسوائے ذیل میانوالی) (ایک نشست)
جنوب مغربی گجرات :۔ تھانہ پھاڑیوالہ و پھالیہ و قادر آباد۔ و ذیل میانوالی (ایک نشست)
شاہ پور :۔ تحصیل شاہ پور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (ایک نشست)
خوشاب :۔ تحصیل خوشاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ″
بھلوال :۔ تحصیل بھلوال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ″
سرگودھا :۔ تحصیل سرگودھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ″
جہلم :۔ تحصیل جہلم (ایک نشست) تحصیل پنڈ دادنخاں (ایک نشست) تحصیل چکوال (ایک نشست)
راولپنڈی صدر :۔ تحصیل راولپنڈی (ایک نشست)
گوجر خاں :۔ تحصیل گوجر خاں (ایک نشست)
مشرقی راولپنڈی :۔ تحصیل مری و کہوٹہ (ایک نشست)
شمالی اٹک :۔ تحصیل اٹک ۔ فتح جنگ ۔ تحصیل بھنر ذیل و ناڑا جلوال و باسل ذیل (پنڈی گھیب ۔ تحصیل اٹک (ایک نشست)
وسطی :۔ تحصیل فتح جنگ (ماسوائے بھنر ذیل) ڈھانڈی ۔ کمرا ٹیل خور ۔ کھونڈہ ۔ کمال پور ۔ کھونڈہ کھٹی نذر احمد شاہ و پنڈی گھیب ذیل تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک (ایک نشست)
جنوبی اٹک :۔ تحصیل تلہ گنگ و جنڈ ۔ ناڑہ کھٹڑ و میرا ذیل تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک (ایک نشست)
شمالی میانوالی :۔ تحصیل عیسٰے خیل و میانوالی (ماسوائے تھانہ پپلان و دان بچھران ذیل (ایک نشست)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنوبی میانوالی :۔ تحصیل بھکر تھانہ پپلاں و واں بچھراں ذیل ضلع میانوالی (ایک نشست)
منٹگمری :۔ تحصیل منٹگمری (ایک نشست) تحصیل اُکاڑہ (ایک نشست) تحصیل دیپال (ایک نشست) تحصیل پاکپٹن (ایک نشست)
لائل پور :۔ تحصیل لائل پور (ایک نشست) تحصیل سمندری (ایک نشست) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ (ایک نشست) تحصیل جڑانوالہ (ایک نشست)
مشرقی جھنگ :۔ علاقہ تھانہ چنیوٹ ۔ لالیاں و بھوانا (ایک نشست)
وسطی جھنگ :۔ علاقہ تھانہ جھنگ صدر ۔ کوتوالی ۔ (دیہاتی) قادرپور سوچی والا و برانہ ضلع جھنگ (ایک نشست)
مغربی جھنگ :۔ علاقہ تھانہ شورکوٹ ۔ گڑھ مہاراجہ اٹھارہ ہزاری و سمن ضلع جھنگ (ایک نشست)
ملتان :۔ تحصیل ملتان (ایک نشست) تحصیل شجاع آباد (ایک نشست) تحصیل لودھراں (ایک نشست) تحصیل میلسی (ایک نشست) تحصیل خانیوال (ایک نشست) تحصیل کبیروالا (ایک نشست)
مظفرگڑھ صدر :۔ تحصیل مظفرگڑھ (ایک نشست)
علی پور :۔ تحصیل علی پور (ایک نشست)
شمالی مظفرگڑھ :۔ تحصیل کوٹ اُدو و لیہ (ایک نشست)
شمالی ڈیرہ غازی خاں :۔ علاقہ تھانہ دیہوا ۔ دانرا ۔ تونسہ ۔ کالا ۔ باطل و ڈیرہ غازیخاں صدر ۔ ضلع غازی خاں (ایک نشست)
وسطی ڈیرہ غازی خاں ۔ علاقہ تھانہ (دراہمن ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوٹ چھتہ چھوٹی و جام پور (ایک نشست)
جنوبی ڈیرہ غازی خاں:۔ علاقہ تھانہ دجل۔ ہرنڈ۔ کوٹ متھن۔ راجن پور۔ روہیجان۔ فاضل پور و شاہ والی (ایک نشست)

سکھ حلقہ ہائے انتخاب

مشرقی قصبے:۔(ا) (قصباتی) (میونسپلٹیاں) بھوانی۔ حصار سرسہ۔ ہانسی۔ رہتک۔ سونی پت۔ بیری۔ جھجر۔ ریواڑی۔ پلول پانی پت۔ کرنال۔ کیتھل۔ شاہ آباد۔ انبالہ۔ انبالہ چھاونی صدر بازار۔ جگادھری۔ ساڈھوری۔ روپڑ۔ کالکا۔ شملہ۔ لدھیانہ جگراؤں۔ رائے کوٹ۔ دھرم سالہ۔ہوشیار پور۔ اڑمڑ ٹانڈہ۔ کرتار پور۔ جالندھر۔ نکودر۔ موگہ۔ فیروز پور۔ مکتسر۔ ابوہر فاضلکا۔ امرتسر۔ جنڈیالہ۔ ترنتارن۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔ پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ سیالکوٹ و پسرور (چھاونیاں) انبالہ۔ کسولی۔ ڈگشائی۔ سپاٹو۔ جتوگ۔ دھرم سالہ۔ جالندھر۔ فیروز پور۔ امرتسر۔ بالوں۔ بکلوہ و سیالکوٹ (نوٹیفائیڈ ایریا) کیتھل منڈی کرنال سول سٹیشن و انبالہ سول سٹیشن (سمال ٹاؤن بڈھ لاڈا ڈوہانہ۔ مہیم۔ ہدایت پور چھاؤنی) (گڑگاؤں و ہر دو ڈسکہ۔ و سول لائینز رہتک۔ ہوشیار پور و گورداسپور (ایک نشست)
جنوبی قصبے:۔ (میونسپلٹیاں) چونیاں۔ لاہور۔ باغبانپورہ معہ بھوگیوال۔ قصور۔ پٹی۔ وزیر آباد۔ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ ننکانہ صاحب۔ گجرات۔ جلال پور جٹاں۔ بھیرہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرگودہ ۔ ساہیوال ۔ خوشاب ۔ جہلم ۔ چکوال ۔ پنڈ دادنخاں ۔ راولپنڈی
مری ۔ حضرو ۔ کیمبل پور ۔ پنڈی گھیب ۔ میانوالی ۔ عیسےٰ خیل ۔ کالاباغ
پاکپٹن ۔ منٹگمری ۔ اکاڑہ ۔ کمالیہ ۔ گوجرہ ۔ لائل پور ۔ جھنگ مگھیانہ
چنیوٹ ۔ ملتان ۔ خانیوال ۔ مظفرگڑھ ۔ لیہ ۔ ڈیرہ غازی خان ۔
جام پور (چھاونیاں) لاہور ۔ جہلم ۔ راولپنڈی ، مری ۔ کیمبل پور
اٹک ۔ ملتان (نوٹیفائیڈ ایریا) گجرات ۔ سول لائینز (سمال ٹاؤن)
منڈی پتوکی و سول لائینز مظفرگڑھ (ایک نشست)

(ب) دیہاتی حلقہ ہائے اِنتخاب

جنوب مشرقی پنجاب ۔ اضلاع حصار ، رہتک ۔ گوڑگاؤں ۔ کرنال
شملہ و انبالہ ۔ نرائن گڑھ اور جگادھری ۔ تحصیل ضلع انبالہ
(ایک نشست)
شمالی انبالہ :۔ تحصیل کھرڑ و روپڑ (ایک نشست)
کانگڑہ و شمالی ہوشیارپور ۔ ضلع کانگڑہ ۔ تحصیل ہوشیارپور
و دسوہہ (ایک نشست)
جنوبی ہوشیارپور :۔ تحصیل گڑھ شنکر و اونہ (ایک نشست)
مغربی جالندھر :۔ تحصیل جالندھر و نکودر " "
مشرقی جالندھر :۔ تحصیل نواں شہر و پھلور " "
مشرقی لدھیانہ :۔ تحصیل سمرالہ ۔ علاقہ تھانہ ساہیوال ۔ لدھیانہ
صدر ۔ (ایک نشست)
جگراؤں :۔ تحصیل جگراؤں (ایک نشست)
شمالی فیروزپور :۔ تحصیل زیرہ و فیروزپور (ماسوائے منتھانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب تحصیل) علاقہ تھانہ جلال آباد و گرو ہر سہائے فیروز پور
(ایک نشست)
مشرقی فیروز پور :- علاقہ تھانہ موگہ - میہانہ و نہال سنگھ والا
(ایک نشست)
مغربی فیروز پور :- تحصیل فاضلکا و علاقہ تھانہ کوٹ بھائی -
(ایک نشست)
جنوبی فیروز پور :- سب تحصیل منتھانہ و علاقہ تھانہ بھاگھ پرانا
و کمشمر (ایک نشست)
مغربی لاہور :- تحصیل لاہور و چونیاں (ایک نشست)
قصور :- تحصیل قصور " " " " " " " "
شمالی امرتسر :- علاقہ تھانہ اجنالہ - رمداس - لوپوکی - گھرنڈہ
و جھبیل باگہ و سہنسرہ ذیل - علاقہ تھانہ مجیٹھ - تحصیل اجنالہ
ضلع امرتسر (ایک نشست)
وسطی امرتسر :- علاقہ تھانہ امرتسر صدر - کتھو ننگل و جنڈیالہ
و ذیل ہائے مہتہ و شیروں بھاگھ ذیل (علاقہ تھانہ بیاس)
جوہل سوہیاں ذیل - علاقہ تھانہ مجیٹھ - تحصیل امرتسر (ایک
نشست)
جنوبی امرتسر :- علاقہ تھانہ ترنتارن - سرہالی و ویروال
و ذیل چیمہ باٹھ - بوٹالہ - علاقہ تھانہ بیاس (ایک نشست)
شمالی گورداسپور :- تحصیل گورداسپور - پٹھانکوٹ و شکرگڑھ
(ایک نشست)
بٹالہ :- تحصیل بٹالہ - (ایک نشست)
سیالکوٹ :- ضلع سیالکوٹ (ایک نشست)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوجرانوالہ و شاہدرہ :۔ ضلع گوجرانوالہ و تحصیل شاہدرہ (ایک نشست)
مغربی شیخوپورہ :۔ تحصیل شیخوپورہ و ننکانہ صاحب (ایک نشست)
گجرات و شاہ پور :۔ ضلع گجرات و شاہ پور ..... "
شمالی مغربی پنجاب :۔ اضلاع جہلم ۔ راولپنڈی ۔ اٹک ۔ میانوالی (ایک نشست)
مشرقی منٹگمری :۔ تحصیل اوکاڑہ ۔ دیپال پور و پاکپٹن ۔ ضلع منٹگمری (ایک نشست)
مغربی لائل پور :۔ تحصیل لائل پور ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ ضلع لائلپور (ایک نشست)
مشرقی لائل پور :۔ تحصیل سمندری و جڑانوالہ ۔ ضلع لائل پور ۔ (ایک نشست)
جنوب مغربی پنجاب :۔ اضلاع جھنگ ۔ ملتان ۔ مظفرگڑھ ۔ ڈیرہ غازی خان ۔ تحصیل منٹگمری (ایک نشست)

عورتوں کے حلقہ ہائے انتخاب

(ا) عام ۔ قصباتی

شہر لاہور عام (قصباتی خاص) میونسپلٹی و چھاونی لاہور ۔ (ایک نشست)

(ب) مسلم ۔ قصباتی

مسلم اندرونی لاہور ۔ شہر لاہور اندرون سرکلر روڈ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک نشست
مسلم بیرونی لاہور :- میونسپل علاقہ لاہور بیرون سرکلر روڈ لاہور چھاؤنی ۔ میونسپلٹی باغبانپورہ معہ بھوگیوال (ایک نشست)

سکھ عورت

امرتسر :- کل ضلع امرتسر (ایک نشست)

اینگلو انڈین حلقہ ہائے انتخاب

اینگلو انڈین :- پنجاب . . . . (ایک نشست)

ہندوستانی عیسائی حلقہ ہائے انتخاب

مشرقی وسطی پنجاب :- اضلاع لاہور ۔ امرتسر ۔ گورداسپور و سیالکوٹ (ایک نشست)

مغربی وسطی پنجاب :- اضلاع گوجرانوالہ ۔ شیخوپورہ ۔ شاہ پور منٹگمری ۔ لائل پور و ملتان (ایک نشست)

حلقہ تجارت وصنعت

پنجاب حلقہ تجارت وصنعت :- ناردرن انڈیا چیمبر آف کامرس پنجاب چیمبر آف کامرس ۔ انڈین چیمبرس آف کامرس پنجاب ٹریڈرز ایسوسی ایشن . . . . (ایک نشست)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar